مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجیے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

تیرا میرا پیار

سیدہ شاہ

"دادی! آپ کو پتا ہے۔" وہ رازداری سے اپنی دادی سے بولی۔ دادی بھی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کی ایک ایک بات بڑے دھیان سے سن رہی تھیں۔ اس کی کزنز یا تو کرائم پاٹنرز زیادہ کہہ سکتے ہیں۔ ہنسی دبانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ وہ جانتی تھی اپنی کزن کو جو کوئی نہ کوئی پنگا ضرور کرے گی۔۔

"کیا پتر". دادی استفسار کرنے لگیں۔

"کیسے بتاؤں دادی! بتاتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے لیکن کیا کروں بتانا بھی تو ضروری ہے۔" وہ اور ایکٹنگ میں بالی ووڈ کی ہیروئنز کو پیچھے چھوڑ گئی۔۔

"اور ایکٹنگ کی دکان" اسکی کزن ہنسی دباتے ہوئے دوسری کے کان میں بولی۔۔

"نہیں یار دکان نہیں ہے۔ پوری سپر مارکیٹ ہے یہ" دونوں ہنسنے لگیں۔ اس نے دونوں کو گھوری سے نوازا۔ دونوں نے اپنے ہونٹوں پہ شہادت کی انگلی رکھ دی۔۔۔

"کیا پتر جلدی بتانا۔میرا دل بیٹھا جارہا ہے"۔اس کے سسپنس کے چکر میں دادی کا ہارٹ فیل ہونے والا تھا۔۔۔۔

"دادی جو میں آپ کو بتانے جارہی ہوں۔اس سے آپ کا دل کھڑا ابھی ہو جائے گا"۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے جھٹکے سے اٹھی۔اس کی بے ڈھنگی بات پہ اس کی کزنز کی منہ سے ہنسی کے فوارے چھوٹے۔وہ ایک دم ان کی طرف مڑی۔انھیں ایسے دیکھنے لگی جیسے زندہ نگل جائے گی۔دونوں نے بامشکل ہنسی روکی۔۔

"پتر اب بتا بھی دے کیا بات ہے۔کیوں ہارٹ اٹیک دلوانا چاہتی ہے."اس کی دادی بے چینی سے دل پہ ہاتھ رکھتی بولیں۔

"اوہو دادی! کیا آپ بھی۔میں یہاں سسپنس ناولز کی طرح آپکو سارا واقعہ سنا رہی ہوں۔اور کہاں آپ بورنگ لوگوں کی طرح بول رہی ہیں سیدھے سیدھے بتا۔سارا مزا خراب ہو جائے گا ایسے،"

"تم اب بتا بھی دو۔کہ اگلے مہینے بتانا ہے۔"اس کی ایک کزن اس کی ایکٹنگ سے تنگ آگئی۔۔۔

"تم چپ کرو چڑیل۔"

"میں تمھیں کتنی بار کہا ہے میرا نام خراب مت کرو۔تم خود ہوگی چڑیل۔"اس کی کزن غصے میں آگئی۔

"یار یہ چڑیل تھوڑی ہے، یہ تو بل بتوڑی ہے،"دوسری کزن نے لقمہ دیا۔وہ غصے میں کچھ بولنے ہی والی تھی کہ دادی جھنجھلا گئیں۔

"تم سب لڑنا بند کرو، تو بتا پتر ؟"دادی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تو میں کہاں تھی؟ہاں"وہ یاد آتے ہی بولی۔

"دادی کل رات میری آنکھ شدید پیاس کی وجہ سے کھل گئی۔مجھے پانی کی شدید طلب ہو رہی تھی۔میں نے دیکھا تو جگ خالی تھا۔"۔۔

"تو تم پانی لینے نیچے آئی اور تم ایک سایہ دیکھا اور تم بھاگی روم کی طرف لیکن اس نے تمہیں پکڑ لیا۔اور تم بہت مشکل سے اس کے چنگل سے نکل کے آگئی۔ہے نا۔وہی ٹیپکل گھسی پٹی ہارر سٹوری جس کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔تھوڑی ہارر مویز دیکھا کرو دماغ پہ اثر ہو گیا ہے تمہارے"،،،اس کی کزن اس کے بولنے سے پہلے ہی کو دپڑی اور اپنا موقف دینے لگی۔۔۔

"در فٹے منہ تیرا!اس بکواس کے لیے اُس وقت سے تو میرا دو سیر خون کم کر چکی ہے۔منحوس ماری۔"اس کی دادی اسے سر پہ چپت لگاتی اسے گالیوں سے نوازنے لگیں۔

"یار دادی بکواس کر رہی ہے یہ،"وہ اپنی کزن کو تیکھی نظروں سے دیکھتی دانت پیس کے بولی۔ اور ایسے اشارے کر رہی تھی۔ جیسے کہہ رہی ہو بعد میں مل تُو مجھے، جو اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی ٹوتھ پیسٹ کا ایڈ بنی ہوئی تھی۔۔۔

"جب میں یہاں ہال میں پہنچی تو مجھے کسی کے پیروں کی دھپ دھپ کی آواز آئی"۔ وہ سڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"پھر"اس کی کزن نے تجسس سے پوچھا۔

"پھر کیا مجھے لگا کہ کوئی چور ہے۔ میں یہ واس اٹھایا اور دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگی۔"وہ واس اٹھاتے آہستہ آہستہ چل کے دکھانے لگی۔۔۔

"دھیرے دھیرے کیوں؟"اس کزن سوال پوچھنے لگی۔۔

"کیونکہ اسے ہمارے سامنے بونگی بھی تو مارنی تھی"دوسری دانت نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

"تم لوگوں کو اگر ایسے ہی چپڑ چپڑ کرنی ہے تو تم دونوں اپنی تشریف کا ٹوکرا یہاں سے اٹھا سکتی ہو،"وہ ناک پھلائے انھیں باہر جانے کو بول رہی تھی۔ دونوں نے اس کی بات سن کے نفی میں سر ہلایا۔

پھر وہ اسی پوز میں واپس آئی۔۔

"آگے بھی کچھ بولے گی کہ اگلے سال آجاؤں تیری بات سننے"۔ دادی نے اسے ٹوکا۔۔۔

"ہاں !تو جیسے میں واس لے کے آگے بڑھی تو وہ انسان کچھ گنگنا رہا تھا۔مجھے تجسس ہوا۔میں نے دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں دادی کو پیارا پوتا اور میرا ازلی دشمن وہ چھچھوندر تھا۔"وہ کڑوا سا منہ بنا کے بولی۔

"ہہہہہم "دادی نے آنکھیں دکھائیں تو اسے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی درستی کرنی پڑی۔

"می میرا مطلب تھا؛صفوان۔......."

"تو اس میں ایسا کیا تھا اس میں جو تو نے میرے دو گھنٹے ضائع کروا دیے اپنے بے تکے سسپنس کے چکر میں۔"دادی کو اب اس کی بے تکی باتوں پہ غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

"دادی ایک تو آپ سے صبر بلکل نہیں ہوتا،کلائمکس تو ابھی باقی ہے میرے دوست۔"اس نے شاہرخ خان کے ڈائلاگ کی ٹانگ توڑ دی۔۔۔۔۔

"پکچر تو ابھی باقی ہے میرے دوست؛یہ ڈئلاگ تھا"اس کی کزن نے اس کی درستی کی۔۔

"ہاں ہاں:وہی وہی،"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں اندھیرے میں پلر کے ساتھ لگ کے کھڑی؛سب ملاحظہ کر رہی تھی۔تو دیکھا آپ کا لاڈلا پوتا نشے میں ٹُن تھا۔جھوم تو ایسے رہا تھا کہ جیسے لندن کی پرنسس کیٹ سے اس کی شادی ہونے والی ہو۔"۔۔۔۔۔

"جاہل عورت پرنسس کیٹ کی شادی پرنس ولیم سے پہلے ہی ہو چکی ہے۔اور اس بڑھی گھوڑی کا بھائی کیا کریں گے۔"اسکی کزنز کو اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ صفوان کو اس نے نشے کی حالت میں دیکھا بلکہ یہ دکھ تھا کہ پرنسس کیٹ کی شادی وہ صفوان سے کرا چکی تھی۔۔۔۔

"یہ پرپرنشس کُوٹ کون ہے" دادی عجیب سا نام لیتی بولیں۔اس نے ماتھا پیٹ لیا۔دادی کو کیٹ کی پڑی تھی۔یہ نہیں کہ ان کا پوتا نشے میں تھا۔۔

"ارے آپ کو تو اس بات کی ٹنشن ہونی چاہیے کہ وہ چھچھوندر، کریلا نشے میں تھا۔آپ سب کو کیٹ کی پڑی ہے۔شہہ،ء"وہ سر کو جھٹکا دیتی ان سب کو سمجھانے لگی۔

"ہائے میرے اللہ صفوان نشے میں تھا۔اُس کی تو خیر نہیں۔"دادی اپنی چھڑی کو ہوا میں لہراتے غصے سے بولیں۔

وہ شاطر ہنسی ہنسنے لگی۔اس کی کزن نے آبرو اچکا کر اسے شک سے دیکھا۔۔۔

"بھائی ایسے نہیں ہیں۔وہ ایسا بلکل بھی کر سکتے۔"ان میں اس ایک صفوان کی بہن بھی تھی۔اسے پتا تھا کہ اس کی کزن اس کی بھائی کی خون کی پیاسی تھی۔اسے تنگ کرنے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔

"چپ کرو تم بھائی کی چمچی۔"وہ اسے ڈانٹتے دادی کی طرف مڑی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اور تو اور دادی ایک گانا بھی گا رہا تھا۔جو گانے کے بول تھے۔کیا بتاؤں دادی۔اَستغفر اللہ،"وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی ایکٹنگ کرنے لگی۔۔۔۔

"کیا تھے" دادی نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے پوچھا۔وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی اور گانے لگی۔۔

"او ساقی ساقی رے ساقی

آ ہ پاس آ رہ نہ جائے کوئی خواہش باقی"،،،

وہ اپنی سریلی آواز میں اونچی اونچی آواز سے گانے لگی۔اس کی آواز سن کر ان سب نے کان بند کر لیے۔۔۔

"ابے بل بتوڑی اپنا پھٹا ڈھول بند کر۔بد تمیز" وہ گا رہی تھی کہ اس کی ایک کزن نے کانوں پہ ہاتھ رکھے دہائی دی۔وہ منہ بناتی گانا بند کر گئی۔۔۔۔

"سوچیے دادی وہ کسی ساقی کو تلاش کر رہا تھا۔کہیں اس کی خواہش نہ باقی رہ جائے۔اور یہ بھی کہہ رہا تھا۔ڈارلنگ،جانو مجھے چھوڑ کے مت جاؤنا۔"۔

وہ تیلی لگا چکی تھی۔اپنے شیطانی دماغ کی ساری خرافات اس نے دادی کے دماغ میں انڈیل دی۔وہ یہ سوچتے مسکرا رہی تھی کہ اس کے جانی دشمن کی اب بینڈ بجے گی۔اور اسے فری میں انٹرٹینمنٹ ملے گا۔بیٹھے بٹھائے میلوڈرامہ دیکھنے کو ملے گا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"صفوان بھائی تو گئے۔ آج دادی انھیں دن میں تارے دکھانے کے موڈ میں ہیں۔" وہ دادی کی طرف دیکھتی اپنی دوسری ساتھی کے کان میں بولی۔ دادی جو غصے سے تلملا رہی تھیں۔۔

" آج آنے دو صفوان کو۔ انتظام کرتی ہوں میں اس کا اور اس کی ساقی کا" دادی غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

"تو مسٹر چھچھوندر! میری شکایت کی تھی نا۔ اب تم دیکھنا کر لیے تمہیں انگلیوں پہ نچوایا تو میرا نام بھی۔۔۔ آیت ملک نہیں۔" وہ دل ہی دل میں صفوان سے مخاطب ہوئی۔ اپنے آپ کو دل ہی دل میں شاباشی دے رہی تھی۔ اور دھیرے دھیرے مسکرا بھی رہی تھی۔ اب کچھ دیر میں بم پھٹنے والا تھا۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

یہ منظر ہے کراچی کے ایک بزنس کلاس کے بڑے اور خوشحال گھرانے کا ہے۔ اس بڑے سے محل نما گھر کے باہر سنگ مرمر کی تختی پہ سنہرے الفاظ میں لکھا تھا۔۔۔

"MALIK VILLA".....

باہر سے یہ جتنا بڑا لگتا ہے۔ یہاں کے لوگ اتنے ہی ملنسار، اخلاق اور خوشحال ہیں۔ اس والا میں زندگی رقص کرتی ہے۔ اور اس گھر کی جان ہیں ہماری Protagonist ؛ آیت ملک ہیں۔ اور ان کے جانی

دشمن اور کزن صفوان ملک بھی۔ جنہیں تنگ کر کے ہماری Protagonist ؛ہیروئن صاحبہ کو چس آتی ہے۔۔

اس گھر کو دادا ابو یعنی سعادت صاحب اور دادی یعنی زرینہ بیگم نے سنوار کے؛ جوڑ کے رکھا ہے۔ ان کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا۔ اللہ نے دونوں میاں بیوی کو چار اولادوں سے نوازا۔ تین بیٹے اور ایک لاڈلی بیٹی۔

سب سے بڑے بیٹے کا نام حسان ملک تھا۔ جن کی شادی اپنی خالہ زاد عامرہ ہوئی تھی۔ عامرہ بہت اچھی خاتون تھیں۔ خاندان کی بڑی بہو ہونے کی ساری ذمہ داری بہت بخوبی نبھائی۔ ان کے چار بچے ہیں۔ سب سے بڑے اور خاندان کے سب سے بڑے، ہونہار اور پولائٹ بیٹے؛ شایان ملک۔۔ جو اپنے والد کے ساتھ مل کے بزنس سنبھال رہے تھے، اس کے بعد احسن ملک جو بہت ہی شرارتی اور زندہ دل انسان ہیں۔ اسی شرارت کے چکر میں گھر کے بڑوں سے ان کی عزت افزائی ہوتی رہتی تھی۔۔ احسن ملک یونیورسٹی میں ایم بی اے کے سٹوڈنٹ تھے، اس کے بعد آتی ہیں ملائکہ جو بے انتہاء ڈرپوک اور شرمیلی سی ہیں۔ اور ہماری ہیروئن صاحبہ کی بیسٹ فرینڈ وہ بھی یونیورسٹی میں بی ایس باٹنی کر رہی تھی۔ اس کے بعد آتی ہیں سب سے چھوٹی ہما ملک۔ بالی ووڈ کی دیوانی۔ شاہ رخ کی سب سے بڑی فین۔ یہ انٹر کی سٹوڈنٹ ہیں۔۔

دوسرے نمبر پہ آتے ہیں رضوان ملک جن کی شادی اپنی کلاس فیلو منزہ سے ہوئی ہے۔جو بہت محبت کرنے والی خاتون ہیں۔ان کے تین بچے ہیں۔

پہلے نمبر پہ آتی ہیں ہادیہ ملک۔جو اپنی تعلیم مکمل کر چکی تھیں۔خاندان کی سب سے سمجھدار اور سگھڑ بیٹی ہونے کا خطاب انہی کو حاصل تھا۔یہ شایان سے چھوٹی اور احسن سے تین سال بڑی تھیں۔بڑوں نے باہمی مشاورت سے چھ مہینے پہلے ہادیہ کا نکاح شایان سے کروادیا تھا۔بس شایان کے کمرمیں رخصتی باقی تھی۔۔۔پھر آتے ہیں ہمارے ہیر و صفوان ملک۔جو احسن کے ہم عمر اور کلاس فیلو ہیں۔ان کی تولا شخصیت کا آج تک کسی کو اندازہ نہیں ہوا۔پل میں پل میں ماشہ۔ان کی طبیعت میں کبھی غصے کا عنصر دیکھنے کو ملتا تو کبھی شرارت کا۔خیر ان کا فیورٹ مشغلہ ہماری ہیروئن صاحبہ کو پریشان کرنا تھا۔یہ موصول کوئی اور کام کریں نہ کریں آیت صاحبہ کو تنگ کرنے کا کام بخوبی کرتے سرانجام دیتے تھے۔۔۔

خیر اس کے بعد آتی ہیں شانزے ملک جو ایک نمبر کی چنڈ ہیں۔پنگے لینا فیورٹ مشغلہ اور یونی میں لڑکوں سے لڑائی ہوبی۔شرارت میں احسن صاحب کو مات دیتی ہیں۔اور دونوں بنتی بہت ہے۔یہ بھی یونی میں پولیٹکل سائنس میں گریجویشن کررہی ہیں۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تیسرے نمبر پہ آتے ہیں ذکریا ملک۔ان کی شادی سعادت صاحب کے کزن کی بیٹی فریال سے ہوئی۔فریال ایک بہت اچھی ماں اور بہو ثابت ہوئیں تھیں۔ان کو خدا نے دو اولادوں سے نوازا تھا۔بڑے بیٹے تھے امن ملک جو ہادیہ سے ایک سال چھوٹے تھے۔خاندان کے کھڑوس،اکھڑ مزاج اور سنجیدہ ترین شخص۔اپنی بہن کی زبان میں بورنگ شخص۔یہ بھی بزنس سنبھالتے تھے۔اکھڑ مزاج ہونے کے باوجود ان کا دل معصوم سی ملائکہ پہ آ گیا۔اور کب وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔انہیں خود بھی نہیں پتا چلا۔دادی کو پہلے ہی پتا تھا کہ وہ ملائکہ کو پسند کرتا ہے سو دونوں کی نکاح بھی شایان ہادیہ کے نکاح والے دن ہی کروا دیا گیا۔ملائکہ تو امن سے بچتی پھرتی تھی۔اسے امن سے بہت ڈر لگتا تھا۔جیسے ہی وہ امن کو دیکھتی تو جھنیپ جاتی تھی۔۔۔۔

پھر آتی ہیں ہماری ہیروئن صاحبہ یعنی آیت ملک۔ایک نمبر کی شیطان۔الٹی کھوپڑی کی۔جو چیز آیت میڈیم کو چاہیے تو بس چاہیے۔یہ بھی شانزے کے ساتھ پولیٹکل سائنس کی سٹوڈنٹ تھی۔فیورٹ مشغلہ صفوان کو تنگ کرنا۔اس کی ٹانگ کھینچنا اور اس سے جھگڑنا۔۔آیت جتنی چنچل تھی اتنی ہی ایموشنل بھی تھی۔اس میں اور امن میں پانچ سال کا فرق تھا۔صفوان آیت سے تین سال بڑا تھا۔جب وہ صرف پانچ سال کی تھی تو ان کے والد کا دل کے دورے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔جس کی وجہ سے وہ اور امن بچپن میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے۔اس کے تایا ابو اور دادا نے انہیں کبھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بھی ذکریا صاحب کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ امن پھر بڑا تھا لیکن آیت تو بہت چھوٹی تھی۔ اس لیے امن نے کبھی اس کی کوئی بات نہیں ٹالی ہمیشہ اس کی خواہش پوری کی۔۔۔۔

اس بعد آتی ہیں آیت کی پھپھو شازیہ جن کی شادی اسلام آباد میں ہوئی تھی۔ ان کے دو بچے تھے رافع جو کہ آیت کا ہم عمر تھا اور اس کے بعد ان کی بیٹی تھی رعنا جو ہما کی ہم عمر اور ایک نمبر کی پڑھاکو تھی۔۔ سب کزنز کی پاٹنر شپ تھی۔ بڑے تین شایان، ہادیہ اور امن سلجھے اور سمجھدار تھے تو بس کام سے کام رکھتے تھے۔ لیکن صفوان۔ احسن، رافع ہمیشہ سے بیسٹ فرینڈ رہے ہیں۔ اور آیت، ملائکہ ،شانزے ہمیشہ ساتھ اور ان کی ہیڈ تھی آیت بی بی۔ ہما اور رعنا ساتھ رہتی تھی جب پھپھو کراچی آتی تھیں۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"ہائے زینی بے بی کیسی ہو۔" وہ ابھی ابھی ملک والا میں داخل ہوا تھا۔ اور سامنے دادی آگ کا گولا بنی بیٹھی تھیں۔ داخل کڑی نظروں سے اس دیکھ رہی تھیں۔ جو کافی خوبرو تھا۔ بلیو جینز کے ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پہ بلیو ہی جینز کی جیکٹ پہنے سفید رنگ، تیکھی ناک اور دلکش نین نقوش۔ براون داڑھی اور برروائن ہی بال جو ماتھے پہ بکھرے تھے۔ وہ کافی ہینڈ سم تھا۔ لیکن آیت کی نظر سے دیکھیں تو بلکل چھچھوندر جیسا دکھتا تھا۔۔

وہ دادی کو زینی بے بی بلاتا تھا۔وہ بڑے سے ہال میں داخل ہوا۔سامنے ہی صوفے پہ دادی بیٹھی اسے کھاجانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔

"کہاں سے آرہے ہیں آپ صاحبزادے۔" داداجی بھی ہال میں داخل ہوچکے تھے۔باقی سب آفس میں تھے۔لڑکیوں کی آج کلاس نہیں تھی تو وہ یونی نہیں گئی تھیں۔احسن دوست کی طرف گیا تھا۔وہ یونی میں تھا تو پیچھے آیت نے دادی کے کان بھرے۔داداجی کو ابھی تک کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

"دادو میں یونیورسٹی سے آرہاہوں۔" داداجی اس کے گھر کے بچوں کے بیسٹ فرینڈ تھے۔سو وہ بہت فریلی ان سے بات کرتے تھے۔دادی تھوڑی سی سخت تھیں لیکن کیوٹ بھی بہت تھیں۔۔

"کیابات ہے دادو! آج زینی بے بی کا موڈ کچھ آف ہے،"وہ دادی کے تیور دیکھ کے داداجی سے بولا۔۔۔

"سچ بتا صفوان کہاں سے آرہے ہو۔" دادی غصے سے بولیں۔اس کی امی،تائی امی اور چاچی جو دوپہر کے کھانے کا انتظام کررہی تھیں۔باہر آگئیں۔۔۔۔

"اب ہوگا دھماکہ،" آیت اوپر سے کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صفوان کے ٹھکائی کے بارے میں سوچتی ایکسائٹڈ ہورہی تھی۔اوپر سے کھڑی مزے لے رہی تھی۔

"آیت ویسے تم نے جھوٹ بول کے میرے بھائی کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔" پاس کھڑی شانزے اسے خوش ہوتا دیکھ اور بھائی کی شامت آتے دیکھ منہ بنا کے بولی۔ اسے اپنے بھائی کے بارے میں سوچ سوچ کے بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔

"تمہارے اس چھچھوندر بھائی نے بھی میرے خلاف دادی کے کان بھر کے اچھا نہیں کیا تھا۔ اس کی وجہ سے پورے دو دن مجھے اس اتنتتنے بڑے گھر کی اکیلے صفائی کرنی پڑی۔ اب بدلہ تو بنتا ہے۔ میں نے صفائی کی تھی نا۔ جب تمہارا اکڑوا کریلا بھائی پورے دو دن تک سارے گھر کے کپڑے دھوئے گا۔ تو میری روح کو سکون ملے گا۔ تب میرا بدلہ پورا ہو گا۔" وہ ایک ادا سے اپنے پونی ٹیل میں قید کالے اور لمبے جھلاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی آیت،" ملائکہ نے کہا۔ جو ان کے ساتھ کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔۔

"وہ کیا ہے نا ملائکہ آیت کے ساتھ پنگا ازناٹ چنگا۔" وہ ابرو اچکاتے بڑے فخر سے بولی۔۔۔

"زینی بے بی میں تو یونی سے ہی آ رہا ہوں: کیوں کیا ہوا؟" صفوان دادی کے سوال اور لہجے سے حیران تھا۔ اس کچھ گڑبڑی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

"یونی میں تھے یا کسی ساقی کے ساتھ۔" دادی اسے شک بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ اور دادا جی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس کی امی بھی حیران تھی۔ یہ ساقی کون ہے۔

"کون ساقی زینی؟" اس نے سوال کیا۔۔۔

"ابھی بتاتی ہوں۔" دادی نے چھڑی لی اور صفوان کے بازو میں زور سے دے ماری۔ صفوان جو دادی کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"آہ یار دادی مار کیوں رہی ہیں؟" اس سے پہلے اس دوسری چھڑی لگتی وہ کود کے صوفے کی دوسری طرف چلا گیا۔ سب حیران تھے۔

"بیگم ہوا کیا ہے۔ آپ صفوان کو مار کیوں رہی ہیں؟" داداجی نے دادی کو غصہ دیکھ کے اصلی بات کے بارے میں پوچھا۔۔

"آپ کو پتا ہے یہ کل رات گھر شراب پی کے آیا تھا۔ اور اتنی رات تک کسی ساقی کے ساتھ تھا،" دادی نے بتایا تو سب کا منہ کھل گیا۔

"آئے ہائے بیٹا جی یہ کیا سن رہا ہوں میں۔ اور اگر تم اتنے ہی بے صبرے تھے تو مجھے بتا دیتے۔ شایان کے نکاح کے ساتھ تمہارا نکاح بھی کروا دیتا۔" داداجی حیران تھے کہ ان کا پوتا یہ سب کیا کر گیا تھا۔۔

"کیسیا دادی۔ یہ سب آپ کس نے کہا۔ سراسر جھوٹ ہے،" صفوان دادی کی لاٹھی سے بچتا دہائیاں دے رہا تھا۔ اوپر آیت کی ہنسی کو بریک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"یہ تربیت کی تھی میں نے تمہاری۔ تم اب شراب پیو گے،" اس کی امی جوتا اٹھاتی اسکی طرف بڑھیں۔ وہ کود کے دوسری طرف بھاگا آگے دادی تھیں۔ اسے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب کیا ہوا۔ دادی کی لاٹھی سے بچتا۔ وہ چلایا۔۔

"امی دادی آپ میری بات تو سنیں۔ میں کوئی شراب نہیں پیتا اور یہ ساقی کون ہے؟' وہ دہائیاں ہی دے رہا تھا۔۔۔

"اچھا ہم سے جھوٹ۔ ساقی وہی جس کے ساتھ تھا تو کل رات بھر۔" دادی غصے سے بولیں۔۔

"او تو تم دوستوں کے گھر کمبائن سٹڈی کو جارہا ہوں یہ بول کے اس ساقی کے پاس گیا تھا۔ ہائے اللہ یہی دن دکھانا تو نے مجھے۔ ایک بیٹا دیا تو نے اور وہ بھی بیوڑا، شرابی اور عیاش نکلا۔ یہ دن دیکھنے سے پہلے تو نے مجھے اٹھا کیوں نہیں لیا۔" اس کی امی سر پکڑ کے رونے لگیں۔ مائیں تو ہوتی ہی ایموشنل ہیں۔ پاس کھڑی فریال اور عامرہ انھیں سنبھال رہی تھیں۔۔

دادا جی تو شاک میں تھے۔۔۔

"ہائے اللہ امی یہ سب جھوٹ ہے۔ میں سچ میں اپنے دوستوں کے ساتھ تھا۔ آج صبح ہی گھر آیا تھا۔" وہ پریشانی سے بولا۔ لیکن ابھی تو کوئی اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔

"اچھا رک زرا۔بتاتی ہوں تجھے۔" وہ یہ کہنے امی تک آیا۔ جنھوں نے موقع ملتے ہیں جوتا اس کی طرف پھینکا۔اور اس جوتے نے ہمارے ہیرو کی کمر کو بہت اعلی طریقے سے سلامی دی۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہاہا۔" اوپر کھڑی آیت کے قہقہے چھوٹے۔اس کے دل کو تو ٹھنڈ پڑ رہی تھی۔

"دادو پلیز سمجھایے ناان دونوں کو د۔ونوں ایموشنل ہو کے میر استیاناس کر رہی ہیں۔" صفوان بچتا بچاتا دادا جی تک پہنچا اور ان سے دونوں خواتین کو روکنے کی التجاء کی۔ دادا جی کو اپنے شیطان پوتے کی حالت بہت مزہ دے رہی تھی پر انھیں صفوان کی چہرے کی معصومیت اور مظلومیت دیکھ کے ترس آہی گیا۔۔

"بس کیجیے بیگم دیکھے کتنا سانس پھول گیا ہے۔اور اس عمر میں اتنی اچھل کود اچھی نہیں ہوتی۔" دادا جی بھی کم شرارتی نہیں تھے۔موقع ملتے ہی مزاحیہ انداز میں شروع ہو گئے۔دادی نے ان گھوری سے نوازا۔وہ چپ ہونے کے بجائے انھیں صوفے پہ بٹھایا۔ہادیہ جو کھڑی یہ سب منظر بڑی حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔اس سے پانی منگوایا اور انھیں حوصلہ کرنے کو کہا۔۔۔

"منزہ بیٹا تم بھی بس کرو۔اور تم دونوں اس مظلوم کی بات سن تو لو۔" انھوں نے منزہ سے کہا تو مجبورا انھیں رکنا پڑا۔۔۔۔

دونوں رک گئیں تو صفوان کی جان میں جان آئی۔

"دادی امی میں آپ کو ایسا لگتا ہوں۔ میں شراب توبہ ٔ استغفر اللہ۔ کبھی نہیں۔ اور میں سچ میں دوستوں کے ساتھ تھا صبح ہی آیا ہوں۔ آپ کو مجھ پہ یقین نہیں ہے تو آپ احسن سے پوچھ لیجئے۔ وہ بھی تو ساتھ تھا۔ ہم پر جیکٹ پہ کام کر رہے تھے،" صفوان انھیں ساری حقیقت سے آگاہ کرنے لگا۔۔۔

"آپ کے دماغ میں یہ سب باتیں بھری کس نے؟" اس نے پوچھا دل میں اس انسان کو قتل کرنے کا پلان بنا چکا تھا۔۔۔

"کل رات تمھیں آیت نے دیکھا تھا۔ خود آیت نے بتایا مجھے۔" دادی طیش میں بولیں۔۔

"لو اب ولڈ وار تھری شروع ہو جائے گی۔" دادو نے آہستگی پاس کھڑی ہادیہ سے کہا۔۔

"ان کا کیا ہے دادو ہر وقت جنگ و جدل کے عالم میں ہی ہوتے ہیں دونوں۔" ہادیہ دادو کی بات پہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔ دادو نے قہقہے کا گلا گھونٹا۔ وہ اتنی سریس سچویشن میں ہنس نہیں سکتے تھے۔ ورنہ دادی نے انھیں نظروں سے ہی گھور گھور کے مار دینا تھا۔۔۔

"آیت کی بچی۔ بل بتوڑی چھوڑوں گا نہیں میں تجھے۔" وہ دانت پیس کے آہستگی سے بولا۔ اس کا دل آیت کا گلا دبانے کا کر رہا تھا۔ فساد پھیلا کے پتا نہیں کہاں گم تھی۔ صفوان سوچتے ہی اوپر مڑا تو دیکھا آیت ہنس رہی ہے اور مختلف شکلیں بنا کے اسے چڑا رہی ہے۔ وہ بس کڑوا گھونٹ پی کے رہ گیا۔۔۔

"دادی آپ نے اس کی باتوں پہ یقین کیا۔ آپ کو نہیں پتا میری جانی دشمن ہے وہ۔ مجھے پریشان کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے وہ۔" وہ مظلوم جیسی شکل بنا کے دادی سے مخاطب ہوا۔

"صفوان جی میں نے اسی طرح یقین کیا جیسے تمہاری باتوں پہ کیا تھا۔ اسے دو دن پورے گھر کی صفائی کرنے سزا ملی تھی نا۔ اب تمھیں ایک ہفتے تک سارے گھر کے کپڑے دھو گے۔" دادی کی عدالت نے اسے اس ناکردہ جرم کی سزا سنا دی۔ اوپر کھڑی آیت کے دل کو جو سکون پہنچا تھا یہ کوئی اس سے پوچھتا۔

"پر دادی۔"۔۔۔۔

"بس" وہ کچھ بولنے ہی والا تھا جب دادی نے ہاتھ کھڑا کر کے روک۔۔

"دس کیس از کلوزڈ" دادا جی ہنسی دباتے اونچی آواز میں بولے۔ سب جانتے تھے کہ آیت نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن صفوان نے آیت کو جھوٹ بول کے جو سزا دلوائی تھی یہ اس کی سزا تھی۔ امی اور دادی صفوان کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ چاچی، تائی امی ہادیہ اور دادو ہنسی دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اوپر کھڑی آیت قہقہے لگا رہی تھی۔ جو سب کو خاص کر کے صفوان کو سنائی دے رہے تھے۔ وہ آج اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

آیت کی بچی۔میں تمھیں آج زندہ نہیں چھوڑوں گا۔بل بتوڑی۔"

صفوان بڑوں سے اپنے عزت افزائی کروانے کے بعد اوپر آیت کے کمرے میں آیا جو بیڈ پہ بیٹھی موبائل یوز کر رہی تھی۔اس نے دھڑام سے دروازہ کھولا۔وہ آگ بگولا ہو رہا تھا۔غصے سے اس کا سفید رنگ سرخ پڑ رہا تھا۔آیت تو دروازے کی آواز سے ڈر گئی۔اس کا رنگ سفید پڑنے لگا۔۔۔

"بل بتوڑی، یہ کیا حرکت ہے۔"وہ غصے سے بیڈ کی طرف بڑھا تو آیت اپنا گلا تر کرتی بیڈ سے دوسری طرف کود گئی۔اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اس کا گلا ہی نہ دبا دے۔۔۔

"اا ے چھچھوندر، کیا بول رہے ہو؟کون سی ح حرکت؟"وہ اپنے آپ پہ قابو پاتی ڈگمگاتے لہجے میں بولی۔۔۔

"اچھا کونسی حرکت؟زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتا ہوں شکل سے جتنی معصوم نظر آتی ہو نا تم۔اتنی ہی چنڈ ہو تم۔لومڑی کہیں کی۔"۔۔۔

۔

"اے چھچھوندر مائنڈ یور لینگوئج۔تمیز سے بات کرو،"وہ انگلی اٹھا کے وارن کرنے لگی۔

وہ بیڈ کی دوسری طرف آیا اس پکڑنے ہی والا تھا کہ وہ کود کے دوسری طرف چلی گئی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔صفوان آج اسے بخشنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھا۔اسے کوئی نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔جو

اسے بچاتا۔ سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ مرد حضرات کاموں پہ تھے۔ عورتیں کچن کے کام دیکھ رہی تھی۔ دادی دادا کمرے میں تھے۔ اور ینگ پارٹی اپنا فیورٹ کام یعنی موبائلز پہ تھے۔۔۔

وہ نیچے جانے لگی تو صفوان نے راستہ بلاک کر دیا۔ وہ اس کے ہاتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔ اس لیے دوسری طرف کی طرف بھاگی اس طرف چھت تھی۔ وہ آگے آگے تھی اور صفوان پیچھے پیچھے۔

"رک جا! بل بتوڑی۔ تیری خیر نہیں۔" وہ اس کے پیچھے بھاگتا چھت پہ پہنچ گیا۔۔ آیت بھاگتے بھاگتے رک گئی۔ کیونکہ چھت ختم ہو چکی تھی۔ وہ اب بلاک ہو چکی تھی۔۔۔

"آگے کنواں؛ پیچھے کھائی۔ اب کیا کروں؟" وہ جس طرف جاتی تو وہ آگے آ جاتا۔۔۔

"ہاں اب آیا نا۔ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔"۔۔

"اوے ڈونٹ کال می اونٹ۔" آیت ناک پھلا کے بولی۔۔۔

"آں ہاں تمھیں اونٹ کہہ کہ میں اونٹ کی بے عزتی کیوں کروں گا۔ تم تو بل بتوڑی ہو۔" وہ دانت پیس کے ایک ایک لفظ چبا کے بولا۔۔۔

"یو کڑوے کریلے۔ کیا مسئلہ ہے جانے دو مجھے۔" وہ دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کرتی تو وہ سامنے آ جاتا۔ ایسے لگ رہا تھا کوئی کھیل کھیل رہے ہوں۔۔۔

"یو بل بتوڑی! دادی سے کیوں جھوٹ بولا تم نے۔ چڑیل کہیں کی۔"۔۔۔

"تو میں کیا کرتی تم نے بھی جھوٹ بولا تھا کہ مجھے کلاس سے باہر نکالا گیا تھا۔ اور میں یونی کے بہانے دوستوں کے ساتھ باہر گھومتی ہوں۔ پڑھائی میں زیرو ہوں۔ مجھے سزا ملی تھی اب دھو سارے گھر کے کپڑے اور کب نکالا گیا تھا مجھے کلاس سے۔ تمہاری انفارمیشن کے لیے بتاتی چلوں کہ میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں۔ اور تم مجھ جیلس ہوتے ہو۔ میں تم سے زیادہ انٹیلیجنٹ جو ہوں۔" اس نے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔

"ہاہاہاہا۔ نائس جوک۔ تم اور انٹیلیجنٹ!!! شکل دیکھی ہے اپنی۔ بندریا کہیں کی۔" وہ مصنوعی ہنسی ہنستے اس کا مذاق اڑانے لگا۔ آیت کی آنکھیں ابل کے باہر آ گئیں۔

"تم خود کو سمجھتے کیا ہو چھچھوندر کہیں کے؟" وہ آبرو اچکا کے کمر پہ ہاتھ رکھتی اسے کھا جانے نظروں سے دیکھنے لگی۔ دونوں اب رک چکے تھے۔ دوپہر کی دھوپ، جون کا مہینہ اور شدید گرمی دونوں سرخ ہو رہے تھے۔ پر انھیں کہاں پرواہ تھی انھوں کو ایک دوسرے کے بال جو نوچنے تھے۔۔

"مجھے چھچھوندر مت کہا کرو۔ بل بتوڑی۔"۔۔۔

"میں بل بتوڑی تو تم گنسنا۔ ببب بوس۔ ہاہاہاہاہاہا" وہ تالی مارت زور زور سے ہنسے لگی۔۔۔

"او چڑیل اپنے یہ دانت بند کر دو۔ بلکل ہارر مویز کی ڈائن لگ رہی ہو۔" صفوان نے اس سے بھی زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔

"تم خود تو کوے جیسے لگتے ہوئے۔ جو سارا دن بس کاؤں کاؤں کرتا رہتا ہے۔"۔۔۔۔

"میں کوا تو تم بھینس۔"۔۔۔۔۔

"دیکھ کڑوے کریلے کچھ بھی بول لیکن بھینس مت بول سمجھے "وہ دانت پیس کے انگلی اٹھاتی اسے وارن کرنے لگی۔۔

"میری بھینس کو برا لگا۔ بھاڑ میں جائے اگر برا لگا" وہ کیوٹ سی آواز میں بولتا اسے چڑاتا اسے بلکل زہر لگ رہا تھا۔۔

"اگر میں بھینس ہوں۔ تم میرے کزن ہو تو تم .Hippopotamus بارہ سو کلو والا۔ ہاہاہاہاہاہا،" وہ کہاں کم تھی۔ اس نے بھی حساب برابر کیا۔ دونوں نے اپنی لڑائی میں کوئی جانور، کوئی سبزی کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ بس لڑائی کر رہے تھے۔ اپنے فیورٹ کام۔۔۔۔

صفوان کو وہ پکڑنے نہیں دے رہی تھی۔ اس لیے صفوان لڑتے لڑتے اس تک پہنچا۔ جیسے اس نے صفوان کو اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ پیچھے ہونے لگی۔ اس کا اچانک پاؤں مڑا وہ نیچے گرنے لگی۔

صفوان جو آگے بڑھ رہا تھا۔ آیت کو گرتا دیکھ فوراً سے اس کی کلائی پکڑلی۔ آیت نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے ہی اسے محسوس ہوا وہ بچ گئی ہے۔اس نے آنکھیں کھولیں۔ایک پل کے لیے صفوان کی نظریں آیت سے ٹکرائی۔وہ اس کی آنکھوں میں کہیں کھو گیا۔۔ جیسے ہی اسے ہوش آیا۔اس نے آیت کی کلائی پہ اپنی گرفت کمزور کر دی۔ آیت سلپ ہونے لگی۔۔۔

"صفوان یہ کیا کر رہے ہو۔ مجھے بچاؤ۔میں گر کے مر جاؤں گی۔ "وہ غصے سے بولی۔۔

"تم نے مجھے پریشان کیا ہے۔اس لیے تو گر ہی جاؤ۔"صفوان اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔

"صفوان میں مر جاؤں گی۔پاگل مت بنو۔مجھے بچاؤ۔"،،،

"ایک شرط پہ پہلے معافی مانگو۔"صفوان نے شرط رکھی تو آیت کو اس وقت جان کی پڑی تھی۔

آئم سوری۔"وہ جلدی سے بولی۔

"ہاں مجھے کچھ سنائی نہیں دیا۔"۔۔۔

"صفوان صاحب میں اپنی خطاء پہ بہت ندام ہوں برائے کرم میری خطاء معاف فرمایے۔عین نوازش ہو گی۔"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے بولی۔

"ہاہاہاہا۔"اس نے قہقہہ لگاتے اسے اپنی طرف کھینچا۔وہ سیدھا اس کے سینے سے آ لگی۔۔۔ آیت نے نظریں اٹھا کے اس کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔

آیت اسے دھکا دیتی کھکھلاتی نیچے بھاگ گئی۔

"چھچھوندر تم مجھے کبھی نہیں پکڑ سکتے۔" صفوان اس کی آنکھوں میں گم تھا۔ آج اسے پہلی بار عجیب سی کشش محسوس ہوئی تھی۔ اچانک دھکے سے وہ سنبھل نہ سکا اور آیت فرار ہو گئی۔ اس حرکت پہ غصہ آنے کے بجائے پتا نہیں کیوں مسکرا اٹھا۔ بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ بھی نیچے چلا گیا۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

شام ہو چکی تھی۔ سب مرد حضرات آفس سے آ چکے تھے۔ سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔ ہادیہ شام کے کھانے کے لیے سبزی کاٹ رہی تھی۔ گھر کی وہ ہی سگھڑ اور کام کرنے والی بیٹی تھی. وہ اپنی دھن میں کام کر رہی تھی۔ اس نے پیلے رنگ کا لون کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ دوپٹہ کمر کے ساتھ باندھے۔ پسینے سے تر اس کی سنہری رنگت بہت دلکش لگ رہی تھی۔ لمبے بالوں کو کیچر میں جکڑے بالوں کی کچھ لٹیں اس کے چہرے پہ آ رہی تھیں۔ وہ کام میں مگن تھی کہ اس پہ پیچھے کسی نے گلا کھنگارا۔ وہ ڈر کے اچھلی۔ وہ جھٹ سے پیچھے مڑی تو دیکھا۔ سامنے کُرتا شلوار میں شایان کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس گھر کے سارے بیٹے بہت خوبرو تھے۔ ہادیہ کو تو شایان سے خوبرو کوئی نہیں لگتا تھا۔ آخر کو اس کا شوہر تھا۔۔

شایان آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سموئے اسے نہار رہا تھا۔ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا۔ ہادیہ اسے دیکھ کے نروس ہو گئی اور نروسنس پہ قابو پاتی بولی۔۔

"آ آپ یہاں۔کچ کچھ چاہیے تھا۔"اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

"ہاں چاہیے نا۔۔تم۔"وہ اس کے قریب ہوا۔وہ پیچھے ہٹنے لگی لیکن پیچھے تو شلف تھی۔اس نے شلف کے دونوں طرف ہاتھ رکھ لیا۔ہادیہ کو اس کی قربت سے پسینے آنے لگے۔۔۔

"شاہ شایان کیا کر رہے ہیں۔کوئی آجائے گا؟"وہ نظریں جکاتی ہوئی بولی۔شایان تو اس کے ہر انداز پہ نثار ہو جاتا تھا۔۔۔

"میری جان!کوئی نہیں آتا۔اور ویسے بھی تم میری بیوی ہو کوئی ہمیں کیا بولے گا۔"وہ اسکے بال چہرے سے ہٹاتے بولا۔اس نے ہادیہ کا رخ دوسری طرف موڑ دیا اور اس کی کمر کو اپنے سینے لگاتے اس مکمل طور پہ اپنے حصار میں لیا۔ہادیہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

"یار اب تمہارے بغیر گزارا ممکن نہیں ہے۔لگتا ہے دادو سے رخصتی کے بارے میں بات کرنی پڑی گی۔"وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

ہادیہ اس کی باتوں سے بلش کرنے لگی۔شایان نے ہولے سے اس کے گال پہ لب رکھے اور پیچھے ہو گیا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادیہ کا چہرہ لال ہو گیا۔شرم سے اس کی پلکیں بوجھل ہو گئیں۔شایان مسکراتا پانی جگ سے گلاس میں انڈیلتا پینے لگا۔لیکن شوخ نظریں اسی پہ تھی۔وہ پانی پی ہی رہا تھا کہ اچانک اسے فریال چچی کی آواز آئی۔۔۔

"ہادیہ بیٹا۔وہ" ان کی آواز پہ شایان کو اچھو لگا۔وہ کھانسنے لگا۔فریال کچن میں شایان کو دیکھ کے معنی خیز کا مسکرادی۔ہادیہ جو شایان کے کھانسنے پہ اس کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔خجل سی ہو گئی۔شایان بھی شرمندہ ہو گیا۔اس پہلے چچی کچھ بولتیں۔وہ فون کو کان سے لگائے باہر نکل گیا۔فریال اس کی حرکت پہ کھل کے مسکرائیں۔ہادیہ بھی ہڑبڑاہٹ میں چیزیں گرا رہی تھی۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

کیا صفوان کی آج پٹائی ہوئی۔"شانزے احسن ملائکہ اور ہماشام کو باہر لون میں بیٹھے تھے۔جب ملائکہ نے احسن کو آج کا واقعہ بتایا۔وہ حیران ہو گیا۔۔

"ہاں کیوں یقین نہیں آرہا کیا؟" آیت چپس کھاتی باہر آئی اور احسن اور باقی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"تم نے کیا نہ یہ سب؟" احسن اسی شکی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"ہاں تو اور کیا اس نے جھوٹ بولا تھا تو اس کا بدلہ تو بنتا تھا۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔۔۔

"ویسے احسن بھائی آپ کو پتا ہے صفوان بھائی کو دادی کی لاٹھی اور امی کے جوتے بھی پڑے تھے،" ملائکہ احسن کو اس کے دوست کی پھینٹی کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔

"ہیں ہاہاہاہاہاہاہا،" احسن زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔

"تو ہنس لے۔ بیٹا جتنا ہنسنا ہے ہنس لے۔" اوپر بالکنی میں کھڑا صفوان کڑھ رہا تھا اور اسے ہنستے دیکھ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آیت اور اس کا گلا دبا دے۔۔۔۔

"ویسے آیت آپی آپ نے بلکل بالی وڈ کی فلموں ک طرح پانسہ پلٹا ہے۔ کیسے بھائی کو پھنسایا ہے۔ بچارے اب ایک ہفتے دھوبی کا کام سرانجام دیں گے۔" بالی ووڈ کی دیوانی ہما پاس بیٹھی تھی۔ وہ جھٹ سے بولی۔۔۔

"ویسے تم نے اچھا نہیں کیا بھائی کے ساتھ۔" شانزے ابھی بھی منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

"او بھائی کی چمچی۔ تمہارے بھائی نے بھی اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔ میں تو صرف بدلہ لے رہی تھی۔

"Tit for tat" آیت بولی۔۔۔۔۔

"صیح بات ہے ویسے۔ بھی شانزے تمہارا بھائی کسی کام کا نہیں ہے۔" احسن جانتا تھا کہ شانزے کو اپنی بھائی کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں۔ اس لیے وہ صفوان کو بار بار برا بھلا کہہ کے اسے تنگ کرتا تھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ویسے احسن کام کے تم بھی نہیں ہو۔ فضول ہی دنیا پہ بوجھ بنے ہوئے ہو۔" شانزے احسن کو طعنہ مارنے لگی۔۔۔۔

"احسن کی ستھری ہو گئی۔ ہاہاہاہاہاہا۔" احسن کی مختلف شکلیں دیکھ کے آیت ہنسنے لگی۔۔

"دانت اندر رکھو تم بل بتوڑی۔ اور تم شانزے دی مسوٹ فالتو گرل آف دس ورلڈ اپنی چونچ بند رکھو۔ جب دیکھو اپنے ٹھنڈے جوک سے پکاتی رہتی ہو۔ تمہارے جوکس اتنے ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی بھی فریز ہو جائے۔" احسن اسے گھور رہا تھا۔ اس کی بات پہ شانزے کو شدید غصہ آیا۔

"اچھا تو احسن صاحب فاریہ کو آپ جانتے تو ہونگے۔ میں تو بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ لگتا ہے اب اس کا انٹرو تایا ابو اور تائی امی سے بھی کروانا پڑے گا۔" فاریہ احسن کی فرینڈ تھی۔ لیکن اسے پتہ تھا کہ شانزے اس امی ابو کو یہی بتائے گی کہ وہ اس کی گرل فرینڈ ہے۔ اور پھر گھر میں ایک اور جنگ ہو گی۔ اور اس دفعہ صفوان کی جگہ وہ امی اور دادی سے جوتے کھا رہا ہو گا۔۔۔۔

"دیکھو شانزے خبردار جو تم نے اس بل بتوڑی کی طرح دادی یا کسی کو بھی اکسایا۔ فاریہ صرف میری دوست ہے سمجھی تم۔" وہ انگلی اٹھا کے اسے وارن کرنے لگا۔۔۔

"ارے بھائی یہ فاریہ کون ہے۔ ہوں ہوں۔" ملائکہ جانتی تھی کہ وہ اس کی فرینڈ ہے لیکن پھر بھی اسے تنگ کر رہی تھی۔ اور ہنسی دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"شالو تم تو یہ سب باتیں مت کرو نا۔" گھر میں ملائکہ کو سب شالو بولتے تھے۔ احسن کے لہجے میں التجاء تھی۔۔

"اس کا مطلب فاریہ آپ کی گرل فرینڈ ہے۔ یہ کیا ہو گیا؟؟ یہ تو ہونا ہی تھا، "ہما حسب معمول بالی ووڈ کی ہیرو ئنز کی طرح ایکٹنگ کرنے لگی۔ سوری سوری اور ایکٹنگ۔ اور آخر میں گانا گانے لگی۔ احسن کا دل دیوار سر پہ مارنے کو کر رہا تھا۔۔۔

"ہما تم بھی۔ یار وہ صرف میری فرینڈ ہے۔" احسن اسے بے یقینی سے دیکھنے لگا۔ جو اسے بم پھوڑ کے مزے سے

کانوں پہ ہیڈ فونز لگائے گانا سننے لگی۔

"ہاں تو آلو وہ تمہاری فرینڈ ہے۔" آیت حسب عادت اس کا نام بگاڑ چکی تھی۔

"آیت۔" احسن نے آیت کو گھورا جس نے اسے دانت نکال کہ چڑایا اور اس نے کندھے اچکائے۔۔

"احسن فاریہ گرل ہے اور فرینڈ بھی۔ تو ہوئی نا وہ تمہاری گرل فرینڈ ہیں کہ نہیں۔" آیت نے شانزے کو تالی دی تو ملائکہ سمیت دونوں زور زور سے ہنسنے لگیں۔

"اور یہ بات تمھیں پتا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ وہ تمہاری گرل فرینڈ نہیں بلکہ فرینڈ ہے۔ پر یہ بات گھر والوں کو تھوڑی ہی پتا ہے۔"۔۔۔شانزے آنکھیں چھوٹی کرتی احسن کو شیطانی آئیڈیا بتا رہی تھی۔ وہ

منہ کھولے حیرانگی سے سب سن رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ صفوان کی طرح اس کی بات پہ بھی کوئی یقین نہیں کرے گا۔ اور اسے بھی امی چپل پڑیں گی۔

"اور ظاہر سی بات ہے آیت آپی اور شانزے آپی چنگاری لگائیں گی اور پھر گھر میں آتش فشاں پھٹے گا۔ اور اس کی لپیٹ میں آئیں گے احسن بھائی۔ پھر آپ گائیں گے۔

ہم روئیں گے اتنا: ہمیں معلوم نہیں تھا۔۔۔

بہہ جائے گی یہ ناک ہمیں معلوم نہیں تھا۔۔۔"

"ہما کانوں سے ہیڈ فون ہٹاتی۔ مصروف سے انداز میں بولی۔ جو ابھی بھی فون میں کوئی گیم کھیل رہی تھی۔ ہما نے گانے کی تباہی کر دی۔۔۔

"چھی ہما کتنی گندی ہو تم۔" ملائکہ نے عجیب سے شکل بنائی۔

"بس کر دو آپی۔ بلکل نائٹیز کی ہیروئن لگ رہی ہو۔ ایک دم زہر۔" ہما نے ملائکہ سے لاپرواہ انداز میں کہا۔ تو وہ کونسی کم تھی۔۔۔

"میں تو پھر بھی ہیروئن لگتی ہوں تم تو ولن بھی نہیں لگتی۔ جل ککڑی۔" ملائکہ منہ پھلا کے بولی۔۔۔

"ارے تم دونوں لڑنا تو بند کرو۔ ہاں تو میں کہاں تھی۔" شانزے نے دونوں کو ٹوکا۔۔

"وہ گرل فرینڈ۔" آیت نے شہادت کی انگلی کھڑی کر کے اسے یاد دہانی کروائی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں تو احسن صاحب عرف آلو صاحب اگر تم چاہتے ہو کے ہم دادی اور تایا ابو؛ تائی امی سے تمھیں جوتیاں نہ پڑوائیں۔ تو ہم سے تمیز سے بات کیا کرو گے۔" شانزے نے ٹشن سے کہا۔

"اور ہاں جب بھی ہم کہیں ہمیں آئسکریم کھانے جانا ہے تو ہمیں لے چلو گے۔" آیت نے ڈیمانڈ میں اضافہ کیا۔

"اور بھائی جب کہیں گے ہم سب کو شاپنگ پہ لے جائیں گے۔" ملائکہ بھی ایک ادا سے بولی۔۔۔

"ہما تمھیں بھی کچھ چاہیے۔ تو تم بھی بلیک میل کر دو۔" احسن ہما سے مخاطب ہوا۔ وہ موبائل پہ گیم کھیلتے ہوئے بولی۔۔ obviously"بھائی میں کروں گی بلیک میل۔"

احسن کا اس کی بات سن کے منہ کھل گیا۔ وہ تو ہما سے کسی اور بات کی امید لگا کے بیٹھا تھا۔ اس کی بات پہ سب کے منہ سے ہنسی کے فورے چھوٹے۔۔۔

"اب بول بھی دو نا۔ کہ میرے بوڑھے ہونے کا انتظار کر رہی ہو۔" احسن نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں جب جب تھیٹر میں کوئی مووی لگے گی۔ ہم دیکھنے جائیں گے۔ فرسٹ ڈے فرسٹ شو۔ اور آپ ہم سب کو لیے کے جائیں گے۔"۔۔۔۔۔۔

"ہما تو نیٹ فلکس پہ دیکھ لو نا۔" احسن نے ایک پلین پیش کیا۔۔

"تو بھائی جو مزہ تھیٹر میں جا کے پاپ کورن اور کولڈ ڈرنک کے ساتھ مووی کا م آتا ہے وہ نیٹ فلکس میں کہاں ؟؟؟"، ہمانے اس کے پلین کی ایسی کی تیسی کر دی۔۔۔

"ٹھیک ہے چڑیلو۔میرے پاس تم سب کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔کر لو جتنا ایمو شنل بلیک میل کرنا ہے۔میرا بھی وقت آئے گا۔"اس کی بات پہ ساری لڑکیاں ہنستی ایک دوسرے کو تالی دینے لگیں۔یہی سب تو انھیں چاہیے تھا۔احسن رونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تو ہمانے سٹائل سے ہاتھ سر کے پیچھے لے جاتے ہوئے بولی۔۔۔

"Pushpa I hate tears ra."

اس کی بات پہ وہاں موجود سب نے قہقہے لگائے۔اس گھر میں خوشیاں چھکتی ہیں۔جیسے ملک والا کہتے تھے۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"ہاں یار کل اناٹمی آف فلورنگ پلانٹ کی پرزنٹشن ہے۔اور میں نے ابھی تک بک بھی نہیں کھولی ہے۔کل میم روبینہ پکا کلاس سے باہر کریں گی۔"ملائکہ آیت کے کمرے سے اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی اسے پڑھنا تھا۔وہ اپنی دوست صالحہ سے بات کر رہی تھی۔اس کا دھیان ابھی صرف صالحہ کی باتوں پہ تھا۔۔

"تجھے لگتا ہے کہ میم روبنیہ جو ہم سے اتنی چڑتی ہیں جیسے ہم نے ان کا میک اپ چرا کے لگا لیا ہو۔ ہمیں چھوڑیں گیں۔ تیری خوش فہمی ہے۔" وہ اس سے بات کرتی کرتی جا رہی تھی تو سامنے سے آتے ایک نفس سے ٹکرائی۔ ٹکرا اتنی زور کی تھی کہ اس سے اس کا فون گر گیا۔ اس کے سر پہ بہت زور سے لگی۔۔۔

"اے اندھ۔" جیسے ہی ماتھا سہلاتی سیدھی ہوئی وہ کچھ کہنے والی تھی کہ سامنے والے کو دیکھ کے اس کی زبان کو بریک لگی۔ اسے لگا صفوان یا احسن ہوں گے۔ وہ ہی ایسے بے دھڑنگے انداز میں چلتے ہیں۔۔۔ پر سامنے تو امن بلیو تھری پیس میں؛ کالے سلکی بال پہ ماتھے پہ بکھرے تھے جو عموما جیل سے سیٹ ہوتے ہیں۔ ہلکی بیرڈ؛ تیکھے نین نقوش چہرے پہ ازلی سنجیدگی سجائے اسے گھور رہا تھا۔ وہ لیٹ آفس سے لوٹا تھا۔۔

ملائکہ تو ویسے ہی اس سے بہت ڈرتی تھی۔ سامنے آجائے تو اس کی جان نکل جاتی تھی۔ آج تو اس نے امن کے سامنے زبان کے تیور بھی دکھائے تھے۔۔

"ملائکہ دھیان کہاں تھا تمہارا۔ دیکھ کے چلا کرو۔ اگر سامنے میری جگہ سڑھیاں ہوتی۔ ہوش سے سے کام لیا کرو۔" وہ اپنی ازلی کھڑوس مزاج کی وجہ سے ملائکہ سے سخت لہجے میں بولا۔۔

ملائکہ کی تو اسکے سامنے زبان ہی جم جاتی تھی۔اس کی بات پہ اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔وہ سائڈ سے نکل کے جانے لگی تو امن نے اس کا راستہ روک لیا۔۔

امن نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔وہ جو سادھے سے پنک ٹراؤزر اور ڈھیلی ڈھالی بلیک شرٹ میں ملبوس گلے میں دوپٹہ لٹک رہا تھا۔اس کے پر کشش نین نقش امن کو اپنا دیوانہ بنا رہے تھے۔وہ تو اسے بڑی شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا لیکن ملائکہ کو لگ رہا تھا وہ اسے زندہ کھا جائے گا۔۔

"ایک کپ کافی لے کر میرے کمرے میں پہنچو۔ود ان ٹین منٹس۔" یہ کہہ کے وہ اپنی مغرور چال چلتا روم میں چلا گیا۔ پیچھے تو ملائکہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔وہ کیسے اس کے کمرے میں جائے۔

وہ کچن میں گئی کافی بنا کے اس نے سب کو تلاش کیا کہ کسی کے ہاتھ بجوا دے لیکن سب بزی تھے۔اسے مجبوراً جانا پڑا۔دروازہ بند تھا۔اس نے دستک دی۔اجازت ملتے ہی جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی تو دیکھا امن ابھی نہا کے نکلا تھا۔اس نے آرام دہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ملائکہ کا نپتی ٹیبل پہ کافی کی ٹرے رکھ کے بغیر کچھ بولے مڑ کے جانے لگی تو امن نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ملائکہ تو ٹنشن میں آ گئی۔اسکی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے تھی۔۔۔۔

امن نے اسے اپنی جانب کھینچا وہ سیدھی اس کے سینے سے آلگی۔امن نے زور سے اس کے گرد بازو لپیٹ لیے۔ملائکہ تو اس کا یہ روپ دیکھ کے حیران و پریشان تھی۔

"میں نے کہا جانے کے لیے۔ نہیں نا تو پھر۔" وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔

"وووہ مجھے پ پڑھنا ہے۔" اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔ امن محسوس کرتے ہلکا سا مسکرایا۔ ملائکہ کی بات پہ امن نے اس کی کمر پہ اپنی گرفت سخت کرلی۔۔ ملائکہ کو لگا آج وہ اس کی کمر کی ہڈی ہی توڑ دے گا۔۔۔

"پہلے میں نے جو پوچھا اس کا جواب دو۔" امن اس کے گال کو آنگوٹھے سے سہلاتا الگ ہی موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔

"وہ وہ۔" ملائکہ کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔

"کیا وہ وہ! تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔ جیسے میں تمھیں کھا جاؤں گی۔" وہ بہت آہستگی سے اس کے کان میں رس گھول رہا تھا۔۔۔

"ہہہہں ہے ہی ڈیکولا۔ مجھے لگتا ہے کسی دن میرا خون ہی نہ چوس جائے گا۔" وہ دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔

"کیا سوچ رہی شالو۔" اس نے جھک کے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ شالو کہنے پہ اس کے دل کی رفتار بہت تیز ہو گئی۔ آج تک اسے اپنا نام شالو اتنا اچھا نہیں لگا جتنا آج اپنے امن کے منہ سے سننے میں لگا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پہ بے ساختہ ہلکی سی مسکان آگئی۔

"وہ آپ کی کافی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔" وہ اسے کافی کا ہوش دلانے لگی۔ وہ مسکرایا۔ اس اپنی شالو کی بات سمجھ آگئی۔۔

اس نے اسے چھوڑا۔ جیسے ہی اس نے اسے آزاد کیا وہ کسی فرار قیدی کی طرح ایک سو بیس کی رفتار سے بھاگی۔ امن اس کی حرکت پہ گہرا سا مسکرایا۔۔

"آج جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو۔ آنا تو تمھیں اسی کمرے؛ اسی دسترس میں ہے۔" وہ کافی کا کپ ہونٹوں سے لگاتا اس سے مخاطب تھا۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

دادو میں اندر آجاؤں۔" آیت نے دادو کے کمرے پہ نوک کرتے ہوئے اجازت طلب کی۔ دادو اپنی روکنگ چیئر پہ بیٹھے تھے۔ دادی جو بیڈ پہ بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں آیت کے بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

"آنا پتر۔" دادو کے بولنے سے پہلے ہی دادی نے مسکراتے اندر آنے کو بولا۔ وہ مسکراتی اندر آئی۔ وہ کچھ اداس اداس سی لگی دادی کو۔ وہ آئی اور دادی کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گئی۔۔

"کیا بات ہے پتر۔ کیوں اداس ہے تو؟" وہ اس کی بالوں میں انگلیاں چلاتی پوچھنے لگیں۔ دادو بھی اٹھ کے اس کے قریب آئے۔۔

"دادی مجھے پاپا کی بہت یاد آرہی ہے۔" وہ اپنے آنسوؤں پہ ضبط کرتی بولی۔۔

"کیوں بیٹا جی! ہم ہیں جب تو آپ کو پاپا کی کمی کیوں محسوس ہو رہی ہے۔" دادا جی اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے بولے۔۔

"نہیں دادو آپ نے کبھی مجھے پاپا کی محسوس نہیں ہونے دی۔ لیکن کبھی کبھی جب میں دوسروں کو اپنے پاپا کے ساتھ دیکھتی ہوں تو مجھے پاپا کی شدت سے کمی محسوس ہوتی ہے۔" وہ اداس تھی۔ دادو مسکرائے اور آیت سے، مخاطب ہوئے۔

"کیوں کسی نے کچھ کہا میری بیٹی کو؛ صفوان سے جھگڑا ہوا ہے۔ اس نے کچھ بولا ہے۔" دادو نے لاڈ سے کہا۔۔۔

"نہیں دادو پر۔ مجھے اپنے پاپا کی یاد ہی نہیں ہے۔ وہ کیسے تھے۔ مجھ سے کتنا پیار کرتے تھے۔" وہ اپنی تکلیف دادی دادو کو بیان کرنے لگی۔۔۔

"بیٹا آپ کے پاپا آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ وہ چلے گئے آج وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے تمہیں ایسے دیکھ بہت دکھی ہوں گے۔ پلیز ایسے اداس مت ہو۔ تم ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہو۔" اس کے دادو اسے سمجھانے لگے۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"اچھا اب جلدی سے بڑی سے سمائل دے کے کولگیڈ کا اشتہار بن جاؤ۔" دادو نے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دی۔ دادی بھی دونوں کو دیکھ کے مسکرا رہی تھیں۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

اٹھ جاؤ آیت۔یونی کے لیے لیٹ ہورہا ہے" اگلی صبح فریال اس کا کمبل کھینچ کے اسے اٹھانے کی کوشش کررہی تھیں۔ لیکن وہ کمفرٹر مزید لپیٹ کے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔روز صبح اسے اٹھانا اپنے آپ میں ایک مشن تھا۔کیونکہ آیت بی بی نیند بہت پکی تھی۔وہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔۔۔

"اممم !بس دومنٹ اور ماما۔" آیت آنکھیں بند کیے خمارآلود لہجے میں بولی۔۔۔

"آیت تمہارے دومنٹ دو گھنٹے کے برابر ہوتے ہیں۔" فریال نے غصے سے کہا۔۔۔

"اٹھ رہی ہوں نا۔" آیت کروٹ بدلتے ہوئے بولی۔۔

فریال نے اے سی آف کر دیا۔ لیکن آیت کو تو کوئی فرق ہی پڑا۔ان کا دل دیوار پہ سر مارنے کو کر رہا تھا۔۔۔

صفوان باہر سے گزر رہا تھا۔اس نے چاچی اور آیت کی بات سنی۔اس کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔

صفوان آیت کے روم میں گیا اور سوتی آیت کو دیکھ کے برے برے منہ بنانے لگا۔۔۔

"چاچی ٹینشن ناٹ۔ آپ کی اس آفت کو جگانے میں، میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں۔" وہ چہرے پہ شاطر مسکراہٹ سجائے چاچی سے مخاطب ہوا۔ فریال جو آیت کو اٹھانے کی تگ و دو کر رہی تھیں۔ ایک دم اس کی طرف مڑی۔

"صفوان بیٹا اس آیت نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کس ٹائم سے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن میڈم کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔" وہ تھک ہار کے صفوان سے بولیں۔۔

"میری سویٹ سی چاچی۔ میں کس مرض کی دوا ہوں میں مدد کر دیتا ہوں۔" وہ لاڈ سے چاچی سے بولا۔ آیت تو مُردوں سے شرط لگا کے سو رہی تھی۔ صفوان بیڈ تک گیا۔ سائڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھایا اور فریال سے مخاطب ہوا۔

"اب دیکھنا چاچی کیسے نہیں اٹھتی یہ بل بتوڑی۔" اس نے مسکراتے کہا اور پورا پانی سے بھر جگ آیت پہ الٹ دیا۔

"ماما سیلاب آ گیا۔" وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔ اس کی بات پہ صفوان پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگا۔ فریال بھی ہنس رہی تھیں۔ "مجھ پہ پانی کس نے پھینکا۔" وہ تلملائی۔۔

تبھی اس کی نظر صفوان پہ پڑی تو اس کا پارہ ہائی ہو گیا۔۔

"اوتو چھچھوندر یہ تمہاری حرکت ہے ابھی بتاتی ہوں۔" وہ جھٹ سے بیڈ سے کودی۔ صفوان بھاگ کے فریال کے پیچھے چھپ گیا۔ فریال آگے آگئیں۔۔

"ماماہٹ جائیں آگے سے۔ میں آج اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھ پہ پانی پھینکنے کی۔ کریلا کہیں کا۔" وہ دانت پیستے ایک ایک لفظ چبا کے بولی۔ وہ بھیری شیرنی بنی اس پہ چھپٹ رہی تھی۔ اس کی ماما نے اسے روک دیا۔۔

"آیت میں نے ہی صفوان کو کہا تھا تمھیں جگانے کے لیے۔ تم جاگ ہی نہیں رہی تھی۔ اور یہ کریلا کیا ہوتا ہے۔ بہت بد تمیز ہو گئی ہو۔ بڑا بھائی ہے تمہارا تمیز سے بات کیا کرو۔۔۔" فریال نے اسے جھڑکا۔ بھائی لفظ پہ آیت اور صفوان دونوں کا دماغ خراب ہو گیا۔۔۔

"چاچی اس بل بتوڑی کا بھائی میں ہر گز نہ بنو۔" صفوان غصے سے بولا۔۔

"تو کیا شوہر بننا چاہتے ہو۔ سڑیل کریلے۔" اس نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے ٹکا کے جواب دیا۔ فریال اور صفوان دونوں کا منہ کھل گیا۔۔۔

"آیت یہ کیا بے ہودہ باتیں کر رہی ہو تم۔" ماما نے اسے ڈانٹا۔ صفوان منہ کھولے ابھی بھی فریال کے پیچھے چھپا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اسے قتل کر دے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماما خود ہی اس چول انسان نے کہا تھا۔ بھائی نہیں بننا چاہتا ہوں میں اس کا۔" وہ صفوان کی نقل اتارنے لگی۔۔

"او بل بتوڑی میں تمہارا شوہر بننے سے پہلے مرنا پسند کروں گا۔ پتا نہیں اس معصوم کا کیا ہو گا جو تم جیسی ایک نمبر کی مصیبت کا اپنے گھر لے جائے گا۔"۔۔۔۔۔

"اچھی بات ہے۔ تم مر ہی جاؤ۔ کم سے کم دنیا سے بوجھ تو کم ہو گا۔ اور جہاں تک بات میرے ہونے والے شوہر کی تو تم اس کی فکر مت کرو۔ تم اپنی سوچو۔ تمھیں تو کوئی مر کے کبھی اپنی لڑکی نہ دے۔ شکل سے جیل سے بھاگے ہوئے قیدی لگتے ہو۔" وہ غصے سے پھنکاری۔ فریال بیچ میں کھڑی سب دیکھ رہی تھیں۔ وہ کتنی بار دونوں کو ڈانٹ چکی تھیں۔ لیکن دونوں جب لڑنے لگتے تو ایسا لگتا ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ کسی بھی نہ سنتے۔ ابھی بھی فریال کی ڈانٹ اور گھوریوں کو نظر انداز کرتے لڑنے مرنے پہ تلے ہوئے تھے۔۔۔

"لڑکیاں تو میرے آگے پیچھے گھومتی ہیں۔ یونی کا سب سے ہینڈسم لڑکا ہوں میں۔" وہ مصنوعی کالر جھاڑتا اترا کے بولا۔ آیت زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

"تم اور ہینڈسم بہت ہی بھدا جوک تھا۔"، وہ اس کا مذاق اڑانے لگی۔۔۔

"تم کیوں جل رہی ہو۔ جل ککڑی۔ لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔" وہ انگلی اٹھا کے بولا۔۔۔

"صیح کہا لیکن غلط انداز سے نریٹ کیا جملہ۔ لڑکیاں تم پہ نہیں مرتی بلکہ تمھیں دیکھ کے مر جاتیں ہوں گی۔ دل کے دورے سے۔ ویسے بھی بلکل جوکر لگتے ہو۔" وہ اسے زبان دکھاتی چڑا رہی تھی۔۔۔

"بسسسس چپ کرو۔ تم دونوں ہر وقت کتوں کی طرح لڑتے رہتے ہو۔ جب دیکھو لڑائی سکون بھی کرلیا کرو کبھی۔" صفوان کچھ بولنے ہی والا تھا فریال پھٹ پڑیں۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا دونوں چپیڑیں لگائیں۔۔

"پر چاچی۔ اس نے جھگڑا شروع کیا تھا۔" وہ غصے سے اس کی طرف اشارہ کرتا بولا۔۔

"اچھا میں نے جھگڑا شروع کیا تھا پانی تم نے پھینکا تھا۔" وہ بھیگا چہرے لیے تلملا رہی تھی۔۔

"بس آیت جاؤ چینج کرو۔ لیٹ ہو رہا ہے۔ اور تم سفی جاؤ نیچے۔"۔۔

"پر۔" دونوں نے ساتھ کہا۔

"گو۔" وہ آیت کو دھکیلتی صفوان کو باہر جانے کا اشارہ کرنے لگیں۔ دونوں پاؤں پٹختے چلے گئے۔۔

"اف یا اللہ دونوں کو بس ہدایت دے دے" فریال نفی میں سر ہلاتی باہر چلی گئیں۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"السلام علیکم۔ دادو تایا ابو، بابا۔" آیت نے ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھتے سلام کیا۔ آیت رضوان صاحب: صفوان کے بابا کو بابا بلاتی تھی۔ یہ بات صفوان کو بلکل پسند نہیں تھی اس لیے وہ مسلسل کڑوے کڑوے منہ بنا رہا تھا۔ سب اسے دیکھ کے مسکرا دیے۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔" دادو نے جواب دیا۔ جو سربراہی کرسی پہ بیٹھے تھے۔ ان کے پہلو میں دادی بیٹھی تھیں۔ سب ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

"تایا ابو ملائکہ نہیں آئی ابھی تک۔" آیت کو اپنے ساتھ والی کرسی خالی دیکھی تو حسان صاحب سے پوچھ بیٹھی۔۔ آیت نے امن کے دل کی بات بول دی۔۔

"ہاں بیٹا آج اس کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ آج یونی نہیں جائے گی۔" عامرہ نے جواب دیا۔ دراصل کل کے بعد وہ امن کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے بہانہ گڑھ دیا۔

"کل تو بلکل ٹھیک تھی اچانک کیا ہوا۔" آیت کی کچھ بولنے والی تھی امن نے بے چینی سے کہا۔ اس کی بے چینی دیکھ کے سب مسکرا دیے۔۔

"اوہو بھائی اتنی بے صبری۔ کیا بات ہے؟" آیت معنی خیز مسکراتی امن سے بولی۔۔

"ہاں امن بیٹا بس سر کا ہی درد ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ فکر مت کرو" دادی بھی اس کی بے صبری پہ مسکرا رہی تھی۔

"ارے دادی۔ میں تو بس۔" وہ گردن سہلاتا کوفت زدہ مسکرایا۔ اسے اپنی اس بے صبری پہ جی بھر کے غصہ آیا۔ بچارا سب کے سامنے شرمندہ ہو گیا۔۔

"ابے کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ دی کھڑوس انسان آف دس والا ملائکہ کے لیے اتنا بے صبر ہو رہا ہے۔"صفوان نے پاس بیٹھے احسن سے سرگوشی کی جو اس کے دائیں طرف بیٹھے شایان نے سن لی۔۔

"صفوان صاحب محبت چیز ہی ایسی ہے۔ اچھے خاصے انسان کو دیوانہ بنانے میں ٹائم نہیں لگاتی۔۔"اس نے اپنے سامنے بیٹھی ہادیہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہادیہ بلکل بے خبر ناشتہ کرنے میں مگن تھی۔۔۔

"بھائی یہ سب محبت وحبت فضول کے چونچلے ہیں۔"صفوان آنکھیں گھماتے دھیرے سے بولا۔۔

"بیٹا جب تجھے محبت ہو گی۔ تب پوچھوں گا تجھ سے۔"شایان جوس کا گلاس لبوں سے لگاتا بولا۔۔

"بھائی صفوان ملک کو کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔"صفوان نے اکڑ کے کہا۔۔۔

"دیکھتے ہیں پھر۔"احسن جو کب سے دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ جھٹ سے بولا۔۔

"ہاں ہاں دیکھ لینا۔"صفوان نے کہا۔۔

"یہ تم تینوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔"دادو کب سے انھیں ہی دیکھ رہے تھے۔ انھیں شک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"کچھ نہیں دادو۔"شایان نے ایک دم جواب دیا۔۔۔

"دادی آپ کو یاد ہے نا آج سے صفوان نے سارے گھر کے گندے کپڑے دھونے ہیں۔" آیت نے دادی کو صفوان کی سزا یاد کروادی۔ صفوان آیت کو گھورنے لگا۔ جو پیچ کلر کے سادے سے ڈریس کے ساتھ دوپٹہ اوڑھے بالوں کو ہاف کیچر میں جکڑے۔ مزے سے ناشتہ کر رہی تھی۔ صفوان نے آیت کا گھوری سے نوازا لیکن اسے کہاں پروا تھی۔۔

"ہاں پتر مجھے سب یاد ہے۔ صفوان آج یونی سے آنے کے بعد کپڑے دھوئے گا۔" دادی نے حکم سنایا۔ دادو ہنسنے لگے۔ آیت بھی شاطر مسکراہٹ لیے صفوان کو دیکھ رہی تھی۔۔

"لیکن آیت بیٹا سزا کس بات کی۔ اس گدھے نے اب کیا کیا؟" رضوان صاحب نے صفوان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"ارے بابا اس گدھے میرا مطلب ہے کر یلے مطلب صفوان کو اس کے عمل کی سزا مل رہی ہے۔" وہ صفوان کو مسکراتے دیکھتی رضوان صاحب سے بولی۔۔۔

"جو بھی بہت اچھی سزا طے ہوئی ہے اس گدھے کے لیے۔ کچھ تو سدھار آجائے اس میں۔" رضوان صاحب اسے ہی گھور رہے تھے اور وہ آیت کو۔ آیت ڈھیٹ بنی اسے لوک دے رہی تھی۔۔

"پاپا پلیز۔" صفوان بس اتنا بول سکا کیونکہ اس کے بابا اسے کھا جانے کے موڈ میں تھے۔ پاس کھڑی امی کی طرف دیکھا وہ بھی ایسے گھور رہی تھیں۔ اسے کمرے پہ پڑنے والا جوتا یاد آگیا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اچھا رہنے دو رضوان۔ میں نے اسے سزا دے ہے جو کافی ہے۔" دادی نے رضوان صاحب کو کہا تو وہ چپ ہو گئے۔۔

"تایا ابو آج احسن کو بولیں کہ ہمیں یونی چھوڑ دے۔ یہ گدھا مطلب صفوان بائیک پہ آ جائے گا۔" آیت اسے نظر انداز کرتی حسان صاحب سے مخاطب ہوئی۔

"ہاں بیٹا چھوڑ دے گا۔ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔" حسان صاحب نے لاڈ سے کہا۔ آیت سب کی ہی لاڈلی تھی۔ کیونکہ اس کے والد کے انتقال کے بعد سب نے اس کی کوئی بات نہیں ٹالی۔ صفوان تو اسی لیے تکلیف میں تھا۔۔ صفوان نے کڑوا سا منہ بنایا۔ احسن اس دیکھ کے ہنسنے لگا۔۔

"احسن صاحب آپ ملیے یونی میں۔ کچھ حساب برابر کرنے ہیں۔" صفوان دانت پیستے احسن سے بولا جو سب نظر انداز کر گیا۔۔ سب مرد حضرات نکل گئے۔ امن کا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنی ملائکہ کو ایک بار جا کے دیکھ لے۔ وہ کیسی ہے۔ جاتے کاتے ایک نظر اس کے کمرے پہ مار گیا تھا۔ اس امید سے شاید دیدار یار نصیب ہو جائے۔ شایان نے چلتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

"ارے یار امن ملائکہ ٹھیک ہے تو ٹنشن مت لے۔" امن نے مسکرا کے صرف سر ہلایا۔۔ احسن بھی لڑکیوں کو لے کر یونی کے لیے نکل گیا۔ ہما بھی ساتھ ہی تھی۔ اور دن لڑکیاں ڈرائیور کے ساتھ آتی تھیں اور صفوان احسن اپنی ہیوی بائیک پہ لیکن آج صفوان اکیلے گیا تھا۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یار تمہارا کزن کتنا ہینڈ سم ہے۔" آیت ابھی ابھی یونی پہنچی تھی۔ شانزے اور احسن کچھ بات کر رہے تھے۔ صفوان بھی ابھی یونی میں انٹر ہوا تھا۔ آیت کو اس کی دوست فجر مل گئی تھی۔ دونوں بات کر رہی تھیں۔ کسی آسائنمٹ کے بارے میں۔ کہ اچانک اس کی نظر صفوان پہ پڑی جو سمپل سی وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے۔ گوگلز لگائے انہی کی طرف آ رہا تھا۔ دراصل یہ یونی کی انٹری تھی۔۔۔۔

"کون یہ؟" آیت نے مڑ کے صفوان کی طرف اشارہ کیا۔ فجر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"لگتا ہے تم اپنی آنکھیں اور دماغ گھر چھوڑ آئی ہو۔ یہ تمھیں کس اینگل سے ہینڈ سم لگ رہا ہے۔ سڑا کریلا۔" آیت فجر کو آنکھیں دکھانے لگی۔۔

"یہ مجھے ہر اینگل سے ہینڈ سم لگتا ہے۔" فجر نے نثار ہونے والے انداز میں کہا تو آیت جل بھن گئی۔،،

"دیکھ فجر میں دماغ نہ خراب کر۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"اب جو چیز انسان میں ہے ہی نہیں تو وہ خراب کیسے ہو سکتی ہے جی۔" صفوان نے ان تک پہنچتے آیت کی بات سن لی تھی۔ اس لیے کود پڑا اس سے لڑنے۔۔۔۔

"ہاں ہاں تم تو جیسے Einstein کے خاندان سے ہو۔ نہ عقل ہے نہ شکل ہے۔ چھچھوندروں کا جانشین۔" آیت کہاں کم تھی۔ اس نے ادھار رکھنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔

"یار شکل تو ہے اس کے پاس۔" فجر نے صفوان کو دیکھتے آیت کے کان میں کہا۔ صفوان آیت کی بات پہ تلملا ہی رہا تھا۔

"یو بل بتوڑی تمیز سے او کے۔ یہ یونیورسٹی ہے تمہارا گھر نہیں سمجھی۔" صفوان نے اسے انگلی اٹھا کے وارن کیا۔ آیت نے اس کی انگلی پکڑ کے مروڑ دی۔۔

"وہی تو تم بھی انسان بن جاؤ۔ بڑا اسکوپ ہے۔ اور آئندہ مجھ سے یونی میں تمیز سے بات کرنا۔ ورنہ آج انگلی مروڑی ہے کل منہ توڑ دوں گی۔" وہ دانت پیس کر اس کی انگلی مروڑتی بولی۔ صفوان درد سے کراہ رہا تھا۔ وہ لڑکی نہ ہوتی تو اسے بتا دیتا۔ لیکن اسے پتا تھا وہ اس ہی شیطان کزن بھی تو تھی۔ سب کچھ دادی اور پاپا کے سامنے اگل دیتی اس لیے وہ کچھ نہ بولا۔۔

شانزے بھی آگئی۔ آیت نے اس کی انگلی چھوڑی۔۔

"بل بتوڑی تجھے گھر چل کے دیکھ لوں گا۔" وہ اسے کہتا جانے لگا۔

"ہاں ہاں ڈرتی نہیں میں کسی سے۔ گھر جا کے دیکھ لوں گا کا بچہ۔" وہ اونچی آواز میں بولی۔ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ صفوان آیت کو گالیوں سے نوازتا احسن کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل پڑا۔

"یار آیت تم بھائی سے اتنا چڑتی کیوں ہو۔ کیا پتا کل کو تمھیں بھائی کے منہ لگنا پڑے۔" شانزے نے آیت کو ڈرتے ڈرتے کہا۔ آیت نے اسے ایسے دیکھا جیسے ابھی اسے قتل کر دے گی۔۔۔

"او عورت تھم جا۔ کیا بکواس کیے جا رہی ہے۔ تیرا بھائی اور میں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں کہاں اور وہ کہاں؟؟" وہ ہاتھوں سے اشارہ کرتی بولی۔۔ آیت کا دل کر رہا تھا کہ شانزے کا اس بکواس پہ منہ توڑ دے۔۔

"یار اتنا ہینڈ۔" اس پہلے فجر مزید بولتی آیت نے اسے چپ کروا دیا۔۔

"چپ فجر۔ ایک دم چپ اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے۔" وہ اسے انگلی اٹھاتی وارن کرنے لگی۔ وہ ہونٹوں پہ انگلی رکھتی سر ہلانے لگی۔ وہ بھی اپنی کلاس میں چلی گئیں۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

ویسے جی مجھے لگتا ہے۔ ہمیں اب ہادیہ اور ملائکہ کی رخصتی کر دینی چاہیے۔" دادی نے دادا جی سے کہا۔ جو ٹی وی لاونج میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ دادی کو اچانک خیال آیا تو اپنے شوہر سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

"بیگم آج اچانک کیسے یاد آ گیا آپ کو۔" دادا جی ان کی بات پہ حیرانگی سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔

"دیکھیے نکاح کو چھ مہینے ہو چکے ہیں۔اب ہمیں رخصتی کر دینی چاہیے۔میں نے تو اور بھی کچھ سوچ رکھا ہے۔" دادی نے دادا جی سے کہا۔۔

"چلو آج شام سب آجائیں تو بات کرتے ہیں۔" دادا جی نے اپنا چشمہ سائڈ پہ رکھا۔دادی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

"ویسے کیا سوچ رکھا ہے آپ نے۔" دادا کی نے ان سے استفسار کیا۔تو وہ پراسرار سا مسکرا دیں۔

"یہ تو شام کو ہی پتا چلے گا۔"۔۔۔

دادا جی سوچنے لگے کہ آخر انکے دماغ میں کیا خرافات پک رہی ہے۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"یہ دنیا؛یہ محفل میرے کام کی نہیں۔میرے کام کی نہیں" صفوان واشنگ مشین میں کپڑے ڈالتے گا رہا تھا۔یونی سے آنے کے فوراً بعد دادی اسے لانڈری لے گئیں اور کپڑوں کا ڈھیر دیے دھونے کے لیے۔۔۔

"اتنے سارے کپڑے؛ کہیں کپڑے دھوتے دھوتے میرا انتقال ہی نہ ہو جائے۔" جیسے ہی اس نے کپڑوں کا ڈھیر دیکھا اس کا منہ کھل گیا کہ وہ ب کیسے اتنے سارے کپڑے دھوئے گا۔پاس کھڑی دادی نے اس کے سر پہ چپت لگائی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"صفوان یہ صرف آج کے کپڑے ہیں۔ ابھی تو تجھے پورے ایک ہفتے کپڑے دھونے ہیں۔" دادی نے حکم سنایا۔ تو صفوان مصنوعی آنسو لیے انکی طرف مڑا۔۔۔

"زینی یہ آپ بھی جانتی ہیں میں نے کچھ نہیں کیا وہ آیت سب جھوٹ بول رہی تھی۔" صفوان نے بچارگی سے کہا۔۔۔

"میں دادی ہوں تم لوگوں کی جہاں تم لوگوں کی سوچ ختم ہوتی ہے وہاں سے چار قدم آگے میں کرسی لگا کے بیٹھتی ہوں۔ تمہارے باپ کی ماں ہوں میں۔ مجھے پتا ہے کہ آیت بھی جھوٹ بول رہی تھی اور تم نے بھی جھوٹ بولا تھا۔ اسے سزا ملی تھی تو تمھیں بھی ملنی ہی چاہیے تھی۔ اب چپ چاپ کام میں لگ جا۔" دادی اس کے کان کھینچ رہی تھیں۔ وہ حیران تھا کہ دادی کو کیسے پتا کہ اس نے آیت کے متعلق جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

"پر۔" وہ معصوم سی شکل بناتے بولا کہ دادی نے اسے لاٹھی دیکھائی وہ کام میں لگ گیا۔۔۔

"واقعی یہ دنیا اور محفل تم جیسے نکمے کے کسی کام کی نہیں ہے۔ اس لیے تم ایک کام کرو۔ مر ہی جاؤ۔ میری تم جیسے عذاب سے جان تو چھوٹے۔" آیت ڈھیر سارے کپڑے لیے ابھی لانڈری میں آئی تھی کہ اس کا کھانا سن کے ہنستی اس کے زخموں پہ نمک چھڑکنے لگی۔ اسے ایسے کام کرتا دیکھ اس کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔

"مجھے تو لگتا ہے تم اس دنیا صرف میرا خون چوسنے ہی آئی ہو۔ڈریکولن۔" وہ دانت پیس کے بولا۔

"چھچھوندروں کے ولی عہد، چپ چاپ کام کرو۔فضول میں اپنا اور میرا ٹائم مت ویسٹ کرو۔میرے کمرے کے پردے اور بیڈ شیٹ بہت گندلی ہو گئی تھی۔تو یہ بھی دھودو۔" وہ سارے کپڑے اس کے منہ پہ پھینکتی معصومیت سے بولی۔۔۔

"۔تم مجھ سے بدلہ لے رہی ہو نا۔یہ صاف پردے مجھ سے دھلوا رہی ہو۔کچھ تو خدا خوفی کر و یا۔مجھ غریب پر رحم کرو۔" آیت اس کی حالت کا مزہ لینے کے لیے صاف پردے اور بیڈ شیٹ اسے دینے آئی تھی۔کچھ دن پہلے تو پردے چینج ہوئے تھے۔۔

"ہاہاہاہاہاہا۔میری چغلی کی تھی نا۔اب بھگتو۔" وہ اترا کے بولی۔۔

"میں دیکھ لوں گا تمھیں۔" صفوان بس کڑھ ہی رہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا کہ آیت کو واشنگ میشن میں ڈال کر مشین آن کر دے لیکن وہ کوئی اور فساد بلکل بھی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"روز دیکھتے ہو نا۔پھر بھی اگر شوق ہے تو خوشی سے؛ تسلی سے دیکھ لینا۔کتنے زیادہ کپڑے ہیں۔ٹائم بھی لگے گا۔اب تم کام کرو اوکے بائے۔" وہ اسے چڑاتی جانے لگی لیکن اچانک کچھ یاد آنے پہ مڑی۔

"ارے ہاں

Happy laundry day."

وہ دانتوں کی نمائش کرتی اسے آگ میں جھونک گئی۔ صفوان کا بس جل ہی رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں بدلہ لینے کا پلان بنا رہا تھا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"ابے یار یہ اندر کیا میٹنگ چل رہی ہے۔" گھر کے سارے بچے لاونج میں بیٹھے تھے۔ صفوان بس آیت کو گھور رہا تھا۔ وہ اسے کچا چپا جانے کے موڈ میں لگ رہا تھا۔۔۔

آیت ڈھیٹ بنی ہنس رہی تھیں۔ سب بڑے دادو کے روم میں تھے۔ شایان اور امن بھی اندر انہی کے ساتھ تھے۔ باہر سب لوگ بڑے تجسس میں تھے کہ آخر اندر کھچڑی کیا پک رہی ہے۔۔۔

شام کو حسان صاحب اور رضوان صاحب شایان اور امن کے آنے کے بعد سب خواتین سمت دادو دادی نے انہیں کمرے میں بلا لیا۔۔۔

شانزے، آیت اور ملائکہ مسلسل لاونج میں چکرا رہی تھیں۔ انہیں بہت تجسس ہو رہا تھا۔ ہما اور صفوان انہیں چکراتے دیکھ بیزار ہو رہے تھے۔ احسن اپنے اندازے لگا رہا تھا۔۔۔

"کہیں گھر والوں کو ہمارے کسی کانڈ کے بارے میں تو نہیں پتا چل گیا۔ لیکن ہم نے کونسا ایسا کانڈ کیا ہے جس پہ سیکرٹ میٹنگ ہو رہی ہے۔" احسن سوچتے اندازے لگا رہا تھا۔ صفوان بس بیزار سے منہ بنا رہا تھا۔ ہادیہ اچانک کمرے سے نیچے آئی تو سب لڑکیاں لپک کے اس کے پاس پہنچی۔۔

"ہادیہ آپی آپ کو کچھ پتا ہے کہ دادی کے کمرے میں ارجنٹ میٹنگ کیوں ہو رہی ہے۔"۔۔۔۔

"مجھے تو کچھ بھی نہیں پتا۔" ہادیہ نے انکار کر دیا۔۔۔

"پر کچھ اندازہ تو ہو گا۔" ملائکہ انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی۔۔۔

"ارے ہادیہ آپی ان چڑیلوں کو کہیں کچھ دیر سکون کر لیں۔ پورے لاونج میں ایسے چکر لگا رہی ہیں جیسے یہاں کوئی میراتھون ہو۔ اور ان سب نے حصہ لیا ہو" صفوان نے کڑوا سا منہ بنا کے کہا۔۔۔

"کریلے تم چپ کرو۔" آیت نے اسے لتاڑ دیا۔۔

"تم دونوں بس ہر جگہ شروع مت ہو جایا کرو۔" ہادیہ نے دونوں کو ڈانٹا۔۔۔

"یار یہاں کھڑے رہنے سے پتا نہیں چلے گا۔ ہم چل دیکھتے ہیں۔ کہ آخر اندر کمرے میں کیا کچڑی پک رہی ہے۔" شانزے نے ترکیب دی۔۔

"ہاں یہ صیح ہے چلو۔" تینوں جانے لگی کہ احسن پیچھے سے بولا۔۔۔

"رکو! میں بھی چلوں گا۔" احسن کی بے چین روح اسے کہاں بیٹھنے دے سکتی تھی۔ اسے بھی جاننا تھا کہ آخر بڑے کیا کھچڑی پکا رہے تھے۔۔

صفوان؛ ہما اور ہادیہ وہیں تھے۔ انھیں کوئی دلچسپی نہیں تھی ان سب باتوں میں۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"سنو کیا بول رہے ہیں۔" چاروں جیسے ہی دروازہ تک پہنچے تو بند دروازہ سب کی ناک چڑا رہا تھا۔ آیت کان لگا کے سننے کی کوشش کرنے لگی کہ اندر چل کیا رہا ہے۔ پیچھے احسن شانزے اور ملائکہ بھی کھڑے سب سننے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

احسن کو جب کچھ سنائی نہیں دیا تو آیت سے بولا کہ وہ سننے کی کوشش کرے۔۔

آیت کے پیچھے تینوں کھسر پھسر رہے تھے تو آیت کو تپ چڑھی۔

"اوے تم لوگ اپنے منہ بند نہیں رکھ سکتے۔ کچھ سنائی نہیں دے رہا۔ یہاں آخر کیا ہو رہا تھا۔" آیت دانت پیس کے بولی۔۔

"اس بل بتوڑی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔" ملائکہ آیت کو سائڈ پہ کرتی خود کان لگا کے سننے لگی. کہ اچانک دروازہ کھلا۔ ملائکہ دروازہ سے ٹیک لگا کے سب سن رہی تھی کہ دروازہ کھولنے سے اپنا آپ سنبھال نہیں پائی اور سیدھا سامنے والے انسان کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔

سامنے امن کھڑا تھا۔ ملائکہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے تھا۔ امن اسے گھور رہا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ غصے سے بولا۔ سب بڑے پیچھے کھڑے مسکراہٹ دبائے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"وہ وہ میں: آیت کے کہنے پہ آئی تھی،" ملائکہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہاں پہ کسی کا نام نشان بھی نہیں تھا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا۔ سب ملائکہ کو چھوڑ کے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس نے اپنے پیچھے کسی کو نہ پا کے معصوم سی شکل بنائی۔۔۔

"وہ میں؛ وہ آیت۔" ملائکہ کی بوکھلاہٹ دیکھ کے امن کے چہرے پہ مدھم سے مسکراہٹ آئی۔۔

ملائکہ کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ الٹے پیر ایسے بھاگی جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔ اس کی رفتار کے دیکھ کے امن سمیت سب ہنسنے لگے۔۔۔

"آیت چڑیل؛ مجھے چھوڑ کے بھاگ گئی اور وہ بھائی اور شانزے بھی اس کے ساتھ مل گئے۔ چھوڑوں گی نہیں۔ گن گن کے بدلے لوں گی سب سے منحوس۔" وہ دانت پیستی سب کو القابات سے نوازتی جا رہی تھی کہ سامنے آیت اور گینگ نظر آیا۔ وہ فل غصے میں ان تک پہنچی۔۔

"بل بتوڑی! مجھے وہاں اکیلے اپنے ڈریکولا بھائی کے پاس چھوڑ کے آ گئی تھی۔ شرم آنی چاہیے تمھیں اور بھائی آپ اور شانزے بھی مجھے تن تنہاء اس جن کے جنگل میں چھوڑ کے آ گئے۔ پتا ہے کیسا گھور رہا تھا جیسا میں نے اس کی کوئی قیمتی چیز چرا لی ہو۔" وہ منہ پھلائے غصے سے سب بولے جا رہی تھی۔۔

سامنے آیت اور سب کے ایکسپریشنز ایسے تھے جیسے سچ میں اس کے پیچھے جن کھڑا ہو۔ وہ اسے مسلسل اشارے کر رہے تھے چپ رہنے کے۔ لیکن اسے اپنا غصہ بھی تو نکالنا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا شش شش!" وہ آیت کے چپ رہنے کے اشارے دیکھ کے بولی۔۔۔

"دیکھو آیت آج تم مجھے چپ نہیں کروا سکتی۔ تمہارا بھائی ایک نمبر کھڑوس، سڑو، بورنگ اور۔"۔۔۔

"اور۔۔" وہ مزید کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اسے اپنے کان کے قریب بھاری خمار آلود آواز سنائی دی۔ وہ غصے میں تھی تو بولی۔۔

"ارے ایک منٹ۔" اس نے جیسے ہی کہا تو اسے لگا پیچھے سے امن کی آواز آئی تھی۔ جھٹکے سے مڑی تو دیکھا امن سینے پہ دونوں بازو لپیٹے سب بڑے غور سے سن رہا تھا۔ اس نے پھر پیچھے دیکھا تو آیت اور گینگ پھر اسے دھوکہ دے کے بھاگ گیا تھا۔ اس نے معصوم سی شکل بنا کے امن کے کو دیکھا جو اسے بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن ملائکہ کو لگ رہا تھا کہ یہ اس کا آخری دن ہے۔۔

امن نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے اپنے اتنے قریب کیا کہ ان دونوں کے بیچ ایک انچ کا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔

"میری شالو کے منہ میں زبان بھی ہے۔ مجھے لگا تھا کہ تم گونگی ہو لیکن آج جب تمہارے منہ سے اپنے لیے تعریفی کلمات سنے تو لگا کہ سچ میں میری شالو کے منہ میں زبان ہے۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔ ملائکہ اس کی شرٹ ہاتھوں میں جکڑے خود پہ قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ بہت نروس ہو رہی تھی۔۔۔

"وہ اام امن وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔" وہ لڑکھڑاتے لہجے میں صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی۔ امن گہرا مسکرایا۔

"ابھی تم نے کہانا کہ تم نے میری کوئی قیمتی چیز چرالی ہے۔" اس کے لہجے میں محبت: سکون تھا۔ اپنی طبیعت کے بر خلاف وہ بہت نرمی سے بول رہا تھا۔ ملائکہ اس کے حصار میں پسینا پسینا ہو رہی تھی۔ اس کے سہارے ہی کھڑی تھی ورنہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔

"تم نے میرا دل چرایا ہے۔ اور اب اس کی سزا تمھیں ساری زندگی میری پناہوں میں رہ کے گزارنی ہے۔ اور جہاں تک بات اکھڑ طبیعت کی ہے تو تمہارے لیے میں بہت نرم مزاج ہوں۔" وہ اسکے چہرے پہ آتی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتا بولا۔۔۔

"م میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" اس نے نظریں جھکائے اپنی صفائی پیش کی۔ امن نے اس کی ٹھوڑی نے نیچے انگلی رکھ کے اس کا جھکا چہرا اٹھایا۔۔

"جو بھی مطلب تھا اب تمھیں اس جن کی دسترس میں آنا ہے۔ اس مہینے کے آخر میں رخصتی رکھی ہے دادی نے تو تیار رہنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہونے کے لیے۔" اس نے ملائکہ کے ماتھے کو چوما اور پیچھے ہو گیا۔ ملائکہ اس کی باتوں پہ حیران ہو گئی کہ اس مہینے کی آخر میں اسے اس جن کے پاس جانا ہو گا جس کی نظروں کی تپش وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیا دادی! شادی مطلب دھوم دھڑکا۔" سب بڑوں کے باہر آنے کے بعد دادی نے شادی کی خوشخبری دی کہ اس مہینے کے آخر میں رخصتی ہے ہادیہ اور ملائکہ کی۔۔۔

جیسے ہی دادی نے بتایا تو آیت کو تو بس مستی دھوم کرنی ہے تو شادی کا سن کے خوشی سے اچھل پڑی۔ رخصتی کا سن کے ملائکہ کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے لیکن ہادیہ کے چہرے پہ لالی آئی تھی۔۔

"پر دادی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ مطلب میری ڈگری ابھی کمپلیٹ نہیں ہے تو۔" ملائکہ نے بہانہ بنانے کی کوشش کی جو حسان صاحب نے ناکام بنا دیا۔

"پر بیٹا کون سا تم دور جا رہی ہو۔ یہیں رہو گی اور پڑھائی تو شادی کے بعد بھی ہوتی رہی گی۔" حسان صاحب نے تحمل سے کہا۔ ملائکہ کے چہرے پہ واضح دکھ تھا۔ امن کو اس کی اداسی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

"ملائکہ کوئی نہیں یار۔ اب نکاح جب ہو ہی چکا ہے تو رخصتی تو ہونی ہے۔ اب تو اداس مت ہو۔ کون سا تو دور جا رہی ہے جو ایسا سڑا ہوا منہ بنا رہی ہے۔ اب زیادہ ڈارمے بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" شانزے کندھے اچکاتی اسے ڈانٹنے لگی۔ ملائکہ نے اسے گھورا۔۔

"ہاں صحیح تو کہہ رہی ہے شانزے۔ ویسے بھی بہت ٹائم ہو گیا ہے گھر میں کسی فنکشن کو کتنا مزہ آئے گا۔" آیت ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔ آخر اس کے بھائی کی شادی جو تھی۔۔۔

"اب وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ۔ تو صبح سے ہی پلیننگ کرتے ہیں۔" احسن بھی کود پڑا۔۔

سب بڑے لاونج میں بیٹھے۔ شادی کی تیاریوں کی دسکشن کر رہے تھے۔ ینگ پارٹی کے اپنے بحث ومباحثہ چل رہا تھا۔ ہادیہ شایان کی نظروں سے شرمارہی تھی اور ملائکہ پریشان ہو رہی تھی۔ اور امن دنیا جہان کی محبت لیے اپنی محبوب بیوی کو نہار رہا تھا۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"کیا ہوا املائکہ تم منہ کیوں پھلا کے بیٹھی ہو۔" شادی کی تیاریاں عروج پہ تھیں۔ ساری خواتین شاپنگ کرنے گئی تھیں صفوان کے ساتھ تو مطلب صفوان کی آج بینڈ بجنے والی تھی۔ دلہنوں نے بعد میں جانا تھا۔ ملائکہ آیت احسن اور شانزے یہ سب اکثر ساتھ پائے جاتے تھے تو دادی نے ان کا نام شیطانوں کا ٹولا ا• رکھا تھا۔

سب ملائکہ کے کمرے میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے۔ ملائکہ نے جب سے شادی کا سنا تھا پریشان سی ہوگئی تھی۔ اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر آیت پوچھ بیٹھی۔۔

"اب ڈارمے کر رہی ہے۔ شادی کے لیے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں۔" احسن دانتوں کی نمائش کرتا اسے چڑانے لگا۔۔۔

"تمہیں تو ہر چیز ہی ڈارمہ لگتی ہے تم خود جو اتنے بڑے ڈرامے باز جو ہو۔ تمھیں کیا پتا گھر چھوڑنے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔" شانزے دکھی لہجے میں بولی۔ احسن زور زور سے ہنسنے لگا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اوے چڑیل کونسا یہ رخصت ہو کے دور جارہی ہے اسی گھر میں آئے گی واپس صرف کمرہ چینج ہو رہا ہے سمپل۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔۔

"ارے ہاں میں تو یہ بھول پی گئی تھی۔" شانزے اپنے سر پہ ہاتھ ماتی بولی تو احسن نے اس کے سر پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"ایک نمبر کی گدھی ہو۔"۔۔۔

"ارے آپ دونوں چپ کریں۔ ہم آپ ہیں کون میں مادھوری کی بہن مر گئی اور آپ دونوں کو لڑنے کی پڑی۔" ہماسوں سوں کرتی ان دونوں کو ڈانٹنے لگی۔ وہ ایموشنل سین دیکھ کر رو رہی تھی۔۔

"اب چپ کر چوہیا۔ بالی ووڈ کی چمچی۔" احسن نے اسے ڈانٹ دیا تو وہ کڑوے سے منہ بناتی چپ ہو گئی۔۔

"احسن تم تو چپڑ چپڑ بند کرو۔ تم بتاؤ ملائکہ۔" آیت احسن کو آنکھیں دکھاتی ملائکہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"یار آیت مجھے تمہارے جن بھائی سے بہت ڈر لگتا ہے۔"۔۔۔۔۔

"ہاں ویسے آیت۔ امن بھائی بہت کھڑوس سے ہیں۔ ہر وقت اتنے سریس رہ رہ کے تھکتے نہیں ہیں کیا۔" شانزے نے کہا۔ آیت بولی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یار امن بھائی اتنے سویٹ تو ہیں۔بس انہیں ہماری طرح مستی کرنا نہیں پسند۔ تھوڑے بورنگ بھی ہیں۔ لیکن کوئی بات نہیں کچھ نہیں ہوتا۔اور ملائکہ وہ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں۔یہ تو ہم سب جانتے ہیں۔بس تم چل کرو۔ دیکھنا بھائی تمھیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں۔اس لیے اب مسکرادیجئے میری پیاری بھابھی جان۔" آیت نے اسے سمجھایا تو وہ مسکرادی۔اسے امن کی محبت یاد آگئی۔تو اس کے گال لال ہوگئے۔۔۔

"ہاں ہاں تم تو امن بھائی کو اچھا بولو گی ہی نا تمہارے بھائی جو ٹھہرے۔ لیکن انہیں دیکھ کے ایسا لگتا ہے یار جیسے سچ میں مسکرانے پہ کوئی ٹیکس لگتا ہے۔" احسن نے برا منہ بنایا تو آیت نے غصے سے اس پہ کشن مارا۔۔۔

"بس کردو احسن ابھی ملائکہ تھوڑی پر سکون ہوئی ہے پھر تم اسے ڈرا رہے ہو۔"۔۔۔

"ٹرسٹ میں امن بھائی ملائکہ کو دیوانوں کی طرح چاہتے ہیں۔" آیت جانتی تھی کہ اس کا بھائی بچپن سے ہی ملائکہ کو چاہتا ہے۔۔

"کاش کوئی ہمیں بھی ایسے چاہے۔تم لکی ہو ملائکہ جو تمہیں اتنا محبت کرنے والا شوہر ملا ہے۔ تھوڑا سا سڑو ہے تو کیا ہوا۔تم ہینڈل کرلینا۔" شانزے ملائکہ کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتی بولی تو احسن کے چہرے پہ خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی۔۔

"اگر تمہیں مل جائے تو تم کیا کرو گی۔" احسن نے مسکراتے پوچھا۔۔

"کیا؟؟" شانزے نے الجھن میں پوچھا۔۔

"کوئی چاہنے والا۔"۔۔۔۔

"اگر مجھے مل گیا تو اس کے ساتھ مل کر شیطانی کروں گی۔اپنی شرارت کا بھنڈا اس کے سر پھوڑوں گی۔کسی بھی وقت اس سے جو کھانے کو مانگو وہ بنا کے دے گا۔وغیرہ وغیرہ۔بس اتنی سے ڈیمانڈز ہیں۔" شانزے انگلیوں پہ گن کے بتانے لگی۔آیت اور ملائکہ ہنس رہی تھیں۔احسن منہ کھولے سن رہا تھا۔۔

"تو تو گیا احسن اتنی ڈیمانڈز پوری کرتے کرتے تو تو قبر میں اتر جائے گا۔" احسن دل میں خود سے مخاطب ہوا۔وہ شانزے کو پسند کرتا تھا لیکن اکثر اسے تنگ بھی کرتا رہتا تھا۔۔۔۔

"آپ سب پلیز چپ کریں مجھے مووی دیکھنے دیں۔" ہما چلائی۔سب نے برے برے منہ بنائے اور چپ کر کے مووی دیکھنے لگے۔احسن کو شانزے کو تاڑ رہا تھا۔اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب شانزے اس کے دل میں گھر کر گئی۔کب اس کی دوست سے محبت بن گئی۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

وقت پنکھ لگا کے اڑ گیا اور پتا بھی نہ چلا۔شادی کی تیاریوں میں گھر کے کسی بھی فرد کو ہوش ہی نہیں تھا۔سب بہت بزی تھے۔ہنگامہ تھا ایک گھر میں۔ پھپھو شازیہ بھی آچکی تھیں ان کے ساتھ رافع اور

رعنا بھی آئے تھے۔کاموں میں بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔آیت صفوان کی لڑایاں بھی مسلسل جاری تھیں۔۔۔

آج مہندی تھی اور گھر میں بہت افرا تفری تھی۔کسی کے جوتے نہیں مل رہے تھے۔تو کوئی ابھی تیار نہیں ہوا تھا۔خواتین کاموں میں بہت بزی تھیں۔مرد حضرات باہر لون میں سجاوٹ کروا رہے تھے۔لڑکے تیار ہو چکے تھے۔سب نیچے تھے۔مہندی کا فنکشن کمبائن تھا۔۔

دلہنیں تیار ہو رہیں تھیں۔آیت شانزے انہی کے پاس تھیں۔ہما اور رعنا ڈی جے کا کام سر انجام دے رہی تھیں۔فنکشن بس شروع ہونے والا تھا۔دلہے آ چکے تھے۔امن نے سفید کپڑوں پہ پرپل اور شایان نے پیلی واسکٹ پہن رکھی تھی۔صفوان نے سبز جب کہ احسن نے بلیو کرتا پہنا تھا۔۔

"ہادیہ آپی یار کیا لگ رہی ہیں۔بہت حسین۔"شانزے ہادیہ کے سر پہ ڈوپٹہ سیٹ کرتی شیشے میں دیکھتی بولی۔ہادیہ جو بلیو اور پنک کنٹراسٹ والے شرارے میں ملبوس؛ہاتھوں میں اسی رنگ کی چوڑیاں بھرے؛لائٹ سا میک؛ہلکی سی جیولری میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے آج شایان بھائی آپ کو ایسے دیکھ کے ہوش ہی نہ کھو بیٹھیں۔"آیت نے شانزے کی بات میں اضافہ کیا۔ہادیہ شایان کا نام سنتے ہی شرم سے لال ہو گئی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ویسے میرے جن بھائی کی دلہن بھی کچھ کم نہیں ہے۔" آیت ملائکہ کی لپ اسٹک سیٹ کرتے بولی۔ آیت نے نظر بھر کے ملائکہ کو دیکھا۔ جو پرپل اور گولڈن کنٹراسٹ کے لہنگے؛ بالوں کو کھلا چھوڑے؛ گولڈن جیولری کے ساتھ ہلکے میک اپ کے بیچ اپ میں حسین لگ رہی تھی۔ اس کی ناک کی لونگ اس کے حسن میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

آیت نے دونوں کو دیکھا تو وہ بہت پیاری لگ رہیں تھیں۔ آیت بھی کم نہیں لگ رہی تھی۔ ملٹی کلر کے لہنگے میں بالوں کو کھلا چھوڑے؛ کانوں میں جھمکے؛ کندھے پہ دوپٹہ ڈالے میک اپ میں وہ سادہ سی آیت نہیں لگ رہی تھی۔ بہت پرکشش لگ رہی تھی۔ شانزے نے پمپکن کلر کا شرارہ پہن رکھا تھا۔ وہ بھی بہت اچھی لگ رہی تھی۔ فریال بیگم جب سب کو بلانے آئیں تو سب کو دیکھ کے حیران ہو گئیں۔ سب بہت حسین لگ رہیں تھیں۔ ان کی زبان سے ماشاءاللہ نکلا۔۔۔

ہادیہ کو ملائکہ ساتھ چل رہی تھیں۔ ساتھ ساتھ آیت اور شانزے بھی انہی کے ساتھ تھیں۔ شایان اور امن اپنی معصوم اور حسین سی شریک حیات کو دیکھ کے مسمرائز ہو گئے۔ دونوں کافی حسین لگ رہی تھیں۔ آیت اور شانزے نے دونوں کو اپنے اپنے دلہے کے پہلو میں بٹھایا۔ ان دونوں کی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بہت پیاری لگ رہی ہیں مسز شایان ملک۔" شایان نے آہستگی سے ہادیہ کے کان میں رس گھولا۔ ہادیہ جو پہلے ہی شرم سے دوھری ہو رہی تھی۔ اس کی بات سے مزید مسکرانے لگی۔۔۔

ملائکہ جیسے ہی امن کے پہلو میں بیٹھی امن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ملائکہ بوکھلا گئی۔ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ امن جھکا اور اس کے کان میں بولا۔۔

"شالو آج مارنے کا ارادہ ہے کیا؟" اس نے ہلکا سا اس کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالا۔ ملائکہ کی پلکیں بھاری ہو گئی۔ اس کے کال دہک اٹھے۔ امن اسے بلش کرتا دیکھ مدھم سا مسکرایا۔۔۔۔

ہما نے میوزک آن کیا تو جیسے احسن میں کوئی جن حاضر ہو گیا ہو۔ باولوں کی طرح ناچنے لگا۔ اس کے سٹیپس دیکھ کے سب ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ احسن نے شانزے، آیت اور صفوان کو بھی گھسیٹا لیکن آیت اور صفوان انکار ہو گئے۔۔ احسن جب ڈانس کر کے کے نیچے آیا تو صفوان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہا ہے؟" احسن کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔

"یہ تو نے کیا کیا؟" صفوان نے حیرت سے پوچھا۔۔

"کس بارے میں بات کر رہا ہے تو۔" احسن کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ابے گدھے یہ تیرے ڈانس کی بات کر رہا ہے۔" رافع نے ہنستے ہوئے کہا۔رافع دونوں سے چھوٹا تھا لیکن تینوں کی بنتی بہت تھی۔۔

"کیوں یار ڈانس میں مادھوری کو پیچھے چھوڑ دیا میں نے۔" احسن مصنوعی کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔۔

"تجھے پتا تجھے ناچتے ہوئے دیکھ کے کیا لگ رہا تھا؟؟" صفوان بولا۔۔

"کیا لگ رہا تھا؟" احسن نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ کہ تجھے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔اس لیے پاگلوں والی حرکتیں کر رہا ہے۔" رافع اپنی ہنسی دبانے کے چکر میں لال ہو رہا تھا۔۔۔

"اس نے ایسا ڈانس کیا توبہ۔تو نے ہر جانور کے سٹیپس کیے بندر؛کتے کے؛گدھے کے۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ تو انسان ہے لگ رہا تھا چڑیا گھر سے بھاگ کے آیا ہے۔" صفوان نے ہنستے ہوئے رافع کو تالی ماری تو احسن نے منہ پھلا لیا۔۔

"لومڑی کو اگر انگوروں تک پہنچ نہ ہو تو انگور کھٹے ہیں۔تجھے ڈانس نہیں آتا تو میرے ڈانس کو غلط بول رہا ہے۔"۔۔۔۔۔

"سچ میں احسن تو نہ ٹک ٹاکرز سے بھی واہیات ڈانس کرتا ہے۔ایسا لگ رہا تھا کہ تو یہاں سب کو اپنے ڈانس سے ہارٹ فیل کرنا چاہتا تھا۔" رافع اسے مزید چڑانے لگا۔۔

"جلو تم جل ککڑو۔ منحوس اپنے دوست کی تعریف برداشت ہی نہیں ہوتی تم سے۔" احسن انھیں گھورتے ہوئے بولا۔ اور غصے سے پاؤں پٹختا شانزے کے پاس چلا گیا۔ پیچھے صفوان اور احسن زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

چھچھوندر تم یہاں ؟" صفوان دانتوں کی نمائش کرتا آیت کے پاس آیا جو اکیلی ایک ٹیبل پہ بیٹھی سلیفی بنانے میں بزی تھی۔ صفوان کو اپنے پاس آتا دیکھ کے حیران تھی۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے آرہا تھا۔ ورنہ وہ تو ہمیشہ ایسے دیکھتا تھا جیسے بھوکا شیر اپنے شکار کو۔۔

"ہاں کیوں ؟ میں نہیں آسکتا کیا؟" صفوان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"نہیں کچھ ہوا نہیں ہے لیکن آج تم کیوں ٹوتھ پیسٹ کا ایڈ بنے ہوئے ہو۔ خیر تو ہے ویسے ہر وقت تم مجھے کھانے دوڑتے ہو۔" وہ حیرانی میں اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ویسے ایک بات بولوں ؟" صفوان نے پوچھا۔۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ بھناگ تو نہیں پی کے آئے ہو جو اتنے تمیز سے بات کر رہے ہو۔" آیت کی حیرانگی کی کوئی انتہاء نہیں تھی۔ وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"نہیں سوچا تو کہ تمھیں کومپلیمنٹ دے دوں۔" صفوان نے نرمی سے کہا۔۔

"کہیں میں بے ہوش ہی نہ ہو جاؤں۔" آیت نے سر پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آیت تم نا اس ملٹی کلر کے لہنگے میں بلکل رینبو لگ رہی ہو۔" وہ یہ کہتا تالی مار تا زور زور سے ہنسنے لگا۔ آیت کا منہ کھل گیا۔۔

"آ گئے نا اوقات پہ۔ ویسے اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ اس گرین کرتے میں بلکل کڑوا کریلا لگ رہے ہو۔ بولتے بھی کڑوا ہو۔ کتنا اچھا نام دیا ہے میں نے تمھیں۔" آیت نے دانت پیستے ہوئے صفوان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

شانزے بھی وہاں پہنچ گئی تھی۔ "یار آیت دیکھ دادو لگتا ہے دادو کوئی اناؤنسمنٹ کرنے والے ہیں۔" ابھی فنگشن شروع نہیں ہوا تھا۔ جیسے ہی شانزے نے کہا

آیت اور صفوان سٹیج کی طرف غور سے دیکھنے لگے جہاں دادو کھڑے تھے۔۔۔

"یہ کیا اناؤنس کرنے والے ہیں۔" صفوان نے دھیرے سے کہا۔

"فکر مت کرو۔ تمہاری شادی نہیں اناؤنس کر رہے۔" آیت نے صفوان کو طعنہ مارا۔۔۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین جیسا کہ آپ سب کو پتا ہے کہ میرے دونوں بڑے پوتے اپنے زندگی کا اہم سفر شروع کرنے والے ہیں۔ لیکن آج مجھے یہ اناؤنس کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے پوتے صفوان ملک کی منگنی ہم اپنے مرحوم بیٹے کے لخت جگر آیت ملک سے کروا رہے ہے

ہیں۔اور احسن ملک کی شانزے ملک سے۔ آج اسی فنکشن کے دوران ان کی بھی منگنی ہو گی۔" ان کی بات پہ سب نے تالیاں بجائیں۔بڑے سارے بہت خوش تھے۔۔۔

"کییییا!" دادو کی بات سنتے ہی آیت نے صفوان جھٹکے سے کھڑے ہوئے۔انھیں تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔

"منگنی اور اس سے ہر گز نہیں۔" دونوں نے ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے فوراانکار کر دیا...

شانزے کا تو منہ کھل گیا اور احسن کا دل تو بھنگڑے ڈالنے کا کر رہا تھا۔۔۔

آیت اور صفوان ایک دم دادی دادا کے پاس پہنچے احتجاج کرنے۔۔

"دادی یہ سب کیا آپ نے بغیر بتائے ہم دونوں کی منگنی طے کر دی۔ آپ کو تو پتا ہے مجھے یہ بل بتوڑی بلکل بھی نہیں پسند۔میں کیسے اس لڑاکا طیارے سے شادی کر سکتا ہوں۔" صفوان کا دل کر رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی شادی اس کی جانی دشمن سے تہہ کر دی گئی تھی۔۔۔

"ہاں میں تو جیسے مری جارہی ہوں نا تم سے شادی کرنے کے لیے۔" آیت بھی دانت پیسے اسے کھا جانے کے موڈ میں تھی۔۔

"دادو پلیز یہ رشتہ کینسل کر دیجیے۔ پلیز بابا۔" سب فیملی والے وہیں تھے۔ ان دونوں کاری ایکشن دیکھ کے ہنسی دبانے کی کوشش کر رہے تھے۔ آیت التجائی نظروں سے رضوان صاحب کی طرف دیکھتی تو کبھی اپنی ماما کی طرف۔ وہ بلکل رونے والی تھی۔۔۔

"بیٹا یہ فیصلہ تمہاری دادی کا ہے۔ ہم اعتراض نہیں کر سکتے۔" رضوان صاحب نے کہا تو دونوں آیت اور صفوان کا منہ دیکھنے والا تھا۔۔۔

"آیت شانزے احسن کو دیکھو وہ کچھ بول رہے ہیں نہیں نا۔ تم دونوں بھی چپ چاپ منگنی کر لو۔ اگر کوئی بکھیڑا کھڑا کیا تو تم دونوں کا ابھی اسی وقت نکاح پڑھوا دوں گی سمجھے۔ اب مجھے کوئی آواز نہ آئے۔" دادی نے بارعب انداز میں انہیں جھڑکا۔ دونوں کی شکلیں دیکھنے والی تھیں۔

"پر دادی ایسے کیسے۔" دونوں معصومیت سے بولے۔۔

"تم لوگ پھر بولے ابھی رکو رافع زرا مولوی کا بندوبست کرو۔" دادی نے پاس کھڑے رافع کو کہا تو دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔۔

"نہیں نہیں دادی ہم تیار ہیں۔ منگنی کے لیے۔" دادی کی بات سنتے ہی آیت نے کچھ سوچا اور جھٹ سے بولی۔ صفوان اس کی بات سن کے حیران ہو گیا۔۔

"اوے بل بتوڑی یہ کیا بول رہی ہو۔" صفوان غصے سے بولا۔۔ آیت نے اسے چپ کروا دیا۔۔۔

"اچھی بات ہے جلدی عقل آگئی تم دونوں۔اب تیار رہو۔" دادی نے گھورا۔سب گھر والے بہت خوش تھے۔آیت بھی پھیکا سا مسکرائی پر صفوان تلملا رہا تھا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"بات سن چھچھوندر،"مہندی کے فنکشن کے بعد منگنی ہونی تھی۔تو ابھی فنکشن جاری تھا۔اچانک صفوان کا موبائل کا بپ ہوا۔تو دیکھا میسج تھا۔بل بتوڑی نمبر سیو تھا آیت کا۔۔

"کیا ہے۔"غصے والے ایموجی کے ساتھ مسیج سینڈ کیا۔۔

"دیکھ بات کرنی ہے اکیلے میں ضروری ہے۔منع مت کرنا منگنی کے متعلق ہے۔پلیز۔" آیت نے معصوم والی ایموجی ساتھ میسج بھیجا۔اس نے نظر اٹھا کے سامنے دیکھا تو آیت اسے ہاتھ جوڑ کے اشارہ کر رہی تھی۔اسے آیت پہ ترس آگیا۔وہ مسکرایا۔اور میسج ٹائپ کرنے لگا۔۔

"اچھا مجھے گھر کے پیچھے والی سائیڈ پہ آکے ملو۔"اس نے سینڈ کیا۔آیت نے میسجر دیکھ کے سر ہلایا اور سب سے نظر بچا کے مطلوبہ جگہ پہ پہنچ گئی۔صفوان بھی پہنچ گیا۔۔

"بول بل بتوڑی کیوں بلا رہی تھی۔"اس نے اکڑ کے کہا۔۔

"یہ ایٹیٹوڈ کسے دکھا رہے ہو۔تمہارے اس سستے ایٹیٹوڈ کا کچومر بنا کے چور بازار میں بیچ آؤں گی سمجھے۔"وہ اسے انگلی دکھا کے وارن کرنے لگی۔۔

"ہاں ہاں اب زیادہ پھیلو مت۔جو بولنا ہے جلدی بولو۔"،،،،

"دیکھو صفوان ابھی منگنی میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ مت ڈالنا۔" آیت اسے سمجھانے لگی تو وہ جھٹ سے بولا۔۔

"مطلب تم اس منگنی سے خوش ہو۔"صفوان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

"ارے نہیں میں تو تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تم سے شادی کیا خاک کروں گی۔اگر ہم نے اس منگنی میں زراسی بھی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی دادی ہمارا نکاح کروادیں گی۔اور دادی کا کوئی بھروسہ نہیں یہ نہ ہو کہ رخصتی بھی آج ہی کروادیں۔" آیت اسے تحمل سے سمجھانے لگیں۔۔

"تو پھر۔"صفوان نے پریشانی سے پوچھا۔

"تو میرے پاس ایک زبردست پلین ہے جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔" آیت کے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔

"یار ایک تو محاورے مت مارو۔سیدھے سیدھے بتاؤ۔"صفوان اس کی باتیں سن کے کوفت کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔

"دیکھو صفوان شادی کو کم از کم دو مہینے کا ٹائم ہے۔دادی بتا رہی تھیں کہ ہمارے ایگزمز کے بعد ہے شادی۔تو تم کسی دن اپنی گرل فرینڈ لے آنا اور یہ کہہ دینا کہ تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتے کیونکہ تم

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نے اس لڑکی سے شادی کر لی ہے اور پھر مجبوراً بڑوں کو رشتہ توڑنا پڑے گا۔" آیت کی باتیں وہ جیسے جیسے سن رہا تھا اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔

"بل بتوڑی تم یہ کیا بول رہی ہے دادی اور پاپا یہ سن کے مجھے زندہ جلا دیں گے۔ میری شادی۔ نہیں نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تم نے بہت ہی گھٹیا آئیڈیا دیا ہے۔ مجھے سب ویلن سمجھیں گے۔" صفوان نے غصے سے کہا۔۔۔

"دیکھو کر لیے! میرے ساتھ شادی سے بہتر ہے کہ تم ویلن بن جاؤ۔ وقتی بھلے ہی سب ناراض ہوں گے پر وہ مان جائیں گے۔ دیکھو پھر تمہاری جان بھی چھوٹ جائے گی اور تمہاری گرل فرینڈ سے شادی بھی ہو جائے گی کیسا۔" آیت کے سمجھانے پہ سب سمجھ رہا تھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے میں شادی کر لوں گا پر ایک مسئلہ ہے۔" صفوان کنفیوز سا بولا۔۔

"اب کیا مسئلہ ہے۔" آیت نے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

"یار میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔" صفوان نے کہا تو آیت کا منہ کھل گیا۔

"کیا تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔ اور کہاں سب کے سامنے بونگیاں مارتے رہتے ہو کہ لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پہ بلا بلا۔" آیت ہاتھ ہوا میں کر کے اس کی نقل اتار رہی تھی۔۔۔

"یار اب نہیں ہے تو کیا کروں۔کچھ کر نہیں سکتے کیا۔بس یہ شادی رک جائے کسی طرح۔"صفوان نے معصومیت سے کہا۔آیت کا دل کر رہا تھا کہ اپنا سر دیوار پہ دے مارے۔۔

"ایک راستہ ہے تم کوئی گرل فرینڈ بنالو۔لیکن تمہیں تو صفائی والی بھی منہ نہ لگائے۔مجھے ہی کچھ کرنا پڑا گا تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈنی پڑے گی۔"آیت نے اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں یہ صحیح ہے۔اب مل کے کوئی لڑکی ڈھونڈتے ہیں تا کہ مجھے تم سے جھٹکارا مل سکے۔"آخری بات آہستگی سے کہی۔۔

"لیکن اگر ہمیں ساتھ مل کر ہی کام کرنا ہے تو اب ہم لڑیں گے نہیں۔ہمیں دوست بننا ہو گا تو فرینڈز۔"آیت نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

"وقت آنے پہ تو گدھے کو بھی دوست بنانا پڑتا ہے تو فرینڈز۔"اس نے مسکرا کے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔

"تو اب سے مشن صفوان کی گرل فرینڈ کی تلاش شروع۔"آیت نے کہا تو صفوان نے تمزاپ دیا۔۔

پھر فنگشن کے دونوں نے برے برے منہ بناتے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی۔شانزے کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا ری ایکشن دے۔احسن کا دل جھوم رہا تھا۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ابے او بل بتوڑی یہاں کیا کر رہی ہو۔" فنگشن ختم ہونے کے بعد سب اپنے کمروں میں خواب خرگوش کے نزے لے رہے تھے لیکن جس کی نیند اڑ چکی تھی۔ وہ تھا صفوان۔ اور آیت بھی اس کے دکھ میں برابر کی شریک تھی۔ صفوان کو نیند نہیں آ رہی تھی تو وہ باہر لون میں آیا کچھ تازہ ہوا کھانا تا کہ تھوڑا پر سکون ہو سکے۔ پر جیسے ہی لون میں پہنچا تو سامنے آیت کو چیئر پہ بیٹھا دیکھ کے حیران ہوا۔۔۔

آیت اس کی آہٹ پہلے ہی سن چکی تھی اس لیے بنا مڑے بولی۔۔۔

"ہاں کر یلے تمہاری طرح میری نیند بھی اڑ چکی ہے۔ یہ سوچ سوچ کے خون خشک ہو چکا ہے کہ یہ منگنی کیسے ختم کی جائے۔" اس نے اپنی انگلی میں چمکتی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے اداسی سے کہا۔ صفوان کو اس کی اداسی بہت بری لگ رہی تھی۔۔۔

"دیکھو آیت تم ایسے پریشان مت ہو۔ ہم نے پلان بنایا ہے تو ہم اس پہ عمل بھی ضرور کریں گے۔" صفوان اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھتا بولا۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ آیت کے بال اڑ کے چہرے پہ آرہے تھے۔ صفوان کو آج پہلی بار آیت بہت خوبصورت لگی تھی۔ وہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"لیکن صفوان اگر ہمارا پلان فلاپ ہو گیا تو۔" آیت نے خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

"چانس ہی نہیں ہے۔ تم نے فل پروف پلان بنایا ہے۔ اب کل سے ہی کام پہ لگ جاتے ہیں۔" صفوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آج پہلی بار وہ دونوں اتنے سکون سے بات کر رہے تھے۔ ورنہ تو دونوں ہر وقت جنگ کی حالت میں ہوتے تھے۔۔۔

"ایک کام کرتے ہیں صفوان ویسے بھی ہم دونوں کو نیند نہیں آ رہی تو کیوں نہ ابھی سے ہی کام پہ لگ جائیں۔ ہم دونوں اپنی طرف سے اپنے جاننے والی لڑکیوں کی لسٹ بناتے ہیں۔ جو تم سے شادی پہ راضی ہو سکتی ہیں۔ کیسا۔" آیت ایک دم ایکسائٹڈ ہو گئی۔۔۔

"یہ صحیح ہے۔ میں نوٹ پیڈ اور پین لے کے آتا ہوں۔" صفوان اس کی بات کی تائید کرتا اندر کی جانب دوڑا اور نوٹ پیڈ اور پین لے آیا۔۔

آیت نے لڑکیوں کے نام بولے جسے وہ جانتی تھی اور صفوان نے بھی لکھے جنہیں وہ جانتا تھا۔ لسٹ تیار ہو گئی۔۔۔

"یہ لسٹ تو بن گئی۔ میں کوشش کرتی ہوں کہ اپنی فرینڈز جو سنگل ہیں یا ان کی رشتے دار۔ کوئی بھی بس ہمیں لڑکی چاہیے۔ تاکہ اس سے میں تمہارا نکاح کروا دوں اور سکون کا سانس لوں۔" آیت نے کہا۔ صفوان نے سر ہلایا۔

"تو پھر ملتے ہیں پاٹنر مشن کے لیے اوکے بائے۔" صفوان کھڑا ہو گیا۔

"اوکے پاٹنر۔" آیت اور صفوان نے ایک دوسرے کو تالی ماری اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

اگلے دن رخصتی تھی۔ سب تیار ہو چکے تھے۔ رخصتی ہال سے ہونی تھی۔ دلہن والے جن میں لڑکیاں اور حسان صاحب، عامرہ اور منزہ تھے۔ وہ پہلے ہی ہال کی طرف نکل گئے۔ لڑکیاں اور دلہنیں پالر گئیں تھی۔ احسن کی زمہ داری لگارکھی تھی دادو دادی نے لڑکیوں کو لانے کی۔۔۔

بارات ملک ولا سے ہی نکلنی تھی۔ دلہے والوں کی طرف سے رضوان صاحب، فریال، شازیہ پھپھو اور دادو دادی تھے۔۔۔۔

ہادیہ نے میرون کلر کا لہنگا پہن رکھا تھا۔ ماتھا پٹی ماتھے پہ سجائے بھاری زیوارت؛ میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ ملائکہ کا لہنگا گولڈن اور ڈیپ ریڈ تھا۔ اس کی جیولری بھی کافی خوبصورت تھی۔ ناک کی نتھ بہت خوبصورت تھی۔ اور کافی حسین لگ رہی تھی۔ بار بار امن کا خیال اسے مزید لال کر رہا تھا۔۔۔

آیت نے آج ساڑھی پہن رکھی تھی۔ نیوی بلیو اور ریڈ کلر کی۔ کانوں میں بھاری جھمکے، میک اپ اور بالوں اور ایک سائیڈ پہ ڈالے کافی اچھی لگ رہی تھی۔ شانزے نہ پاؤں کو چھوتی فراک پہنی تھی جو پنک کلر کی تھی۔ وہ بھی کافی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

سب ہوٹل پہنچ چکے تھے۔بارات بھیاگئی تھی۔شایان نے میرون اور بلیک اور امن نے گولڈن اور گرین کنٹراسٹ کی اچکن پہنی تھی۔دونوں بہت خوش تھے۔کافی ہینڈسم بھی لگ رہے تھے۔۔۔

دلہے سٹیج پہ بیٹھے تھے دلہنوں کولا کے ان کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔دونوں بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھ رہے تھے۔ہادیہ اور ملائکہ بہت شرما رہی تھیں۔۔۔

صفوان کو بھی آیت بہت پیاری لگ رہی تھی۔اس سے پہلے کبھی نہیں لیکن آج آیت سے اسکی نظر ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔احسن کا بھی یہی حال تھا شانزے کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا وہ مسلسل۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جوڑوں کا فوٹو شوٹ ہوا۔پھر کھانا اور رخصتی کا شور مچا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

ملائکہ ابھی امن کے کمرے میں بیڈ کے بیچوں بیچ لہنگا پھیلائے بیٹھی تھی.وہ امن کا انتظار کر رہی تھی۔اس کی ہتھیلیاں بھیگ رہی تھیں۔وہ کافی نروس لگ رہی تھی۔اس دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

امن جیسے ہی کمرے میں جانے لگا تو آیت ؛شانزے ہمارا ستے میں آ گئے۔اور راستہ بلاک کر کے کھڑے ہو گئے۔آیت نے ہاتھ آگے کیا تو امن نے مسکراتے ان کے ہاتھ میں کافی سارے پیسے رکھ دیے۔آیت اور اس کا گینگ سائڈ پہ ہو گئے۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا اس کی شالو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے محو خواب ہے۔اس کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ آگئی۔اس نے شیروانی اتار کے صوفے پہ رکھی۔اور بیڈ پہ اس کے قریب بیٹھ گیا۔بڑی محبت سے اسے دیکھنے لگا۔کچھ شرارتی لٹیں اس کے چہرے پہ آرہی تھیں۔امن نے ہاتھ بڑھا کے وہ جیسے ہی پیچھے کیں ملائکہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔" امن نے اس کی تعریف کی تو وہ مسکرانے لگی۔۔امن نے اس کا ہاتھ لبوں سے لگایا۔اور اپنے سائیڈ ڈرار سے ایک مخملی ڈبی نکلی اس ڈبی میں بریسلیٹ تھا۔امن نے ملائکہ کے بازو میں پہنا دیا اور وہاں اپنے لب رکھ دیے۔ملائکہ تو غش کھانے کو تھی۔امن نے اس کا ماتھ چوما۔۔۔

"کیا تم زندگی کے حسین سفر میں میری ہمسفر بنو گی۔" اس نے ہاتھ پھیلایا تو ملائکہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔اور اثبات میں سر ہلایا۔اور امن نے اسے سینے سے لگا لیا۔ملائکہ بھی پرسکون اس کے سینے سے لگی اپنی زندگی کے حسین خواب سجانے لگی۔۔۔

شایان رافع احسن رعنا اور صفوان سے جان چھڑا کہ کمرے میں پہنچا تو اس کی متاع جان بیڈ پہ بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔وہ مسکراتا اس تک آیا اور جیب سے ایک نفیس لاکٹ نکال کے اس کی گردن کی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زینت بنائی۔ہادیہ مسکرا رہی تھی۔اس نے ہادیہ کے گال کو ہونٹوں سے چھوا۔ہادیہ بس اسے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

دونوں نے زندگی کے خوشی غم ساتھ گزارنے کا وعدہ کیا۔۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

وقت کا کام گزارنا ہوتا ہے سو گزر گیا۔ہادیہ ملائکہ دن بہ دن حسین ہوتی جا رہی تھیں۔ان کے ہمسفر نے انہیں بہت محبت دی تھی۔جو ان کے چہروں پہ صاف چھلکتی تھی۔ولیمہ بھی خیر و عافیت سے ہو گیا تھا۔۔اب صفوان اور آیت کو اپنے پلان پہ عمل درآمد کرنا تھا۔سو آج احسن کی جگہ آیت صفوان کے ساتھ بائیک پہ آئی۔سب گھر والے دونوں کا دوستانہ انداز دیکھ کے حیران تھے۔لیکن انھیں کیا معلوم تھا کہ دونوں کیا کھچڑی پکا رہے ہیں۔۔۔۔

"ویسے چھچھوندر آج تم اپنی کلاس کی لڑکیوں پہ ٹرائے کرنا میں اپنی کلاس میں ٹرائی کروں گی۔اوکے۔"صفوان بائیک چلا رہا تھا اور آیت پیچھے بیٹھی اسے انسٹرکشن دے رہی تھی۔۔

"ھھھھھم"صفوان نے صرف اتنا کہا۔۔۔۔

دونوں یونی پہنچ گئے لیکن یونی پہنچ کہ ان کی حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب سب انھیں منگنی کی مبارکباد دینے لگے۔فجر نے پوری یونی میں مشہور کر دیا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور سر پیٹ لیا۔۔۔۔۔

"اب کیا کریں گے۔ہمارا پلین کا تو بیڑا غرق ہو گیا۔" آیت نے دانت پیس کے کہا تو صفوان نے اس کے کان میں سر گوشی کی۔۔

"اس میں تمہاری اس دوست فجر کے ساتھ احسن بھی شامل ہے دیکھو کیسے سب کو خوش ہو کے بتا رہا ہے۔" احسن شانزے سمیت پہلے ہی یونی پہنچ چکا تھا اور سب کو مٹھائی کھلا رہا تھا۔ آیت اور صفوان کا دل کر رہا تھا کہ اسے قتل کر دیں۔۔

"اب کیا کریں۔ پلان پہ کام کیا تو یہ بات گھر تک پہنچ جائے گی اور پھر ایک اور جنگ ہو گی۔" آیت کو صفوان مسلسل گھسر پھسر کر رہے تھے۔ آیت نے صفوان کو سرگوشی کی۔۔۔

"ہاں اب ویسے بھی پوری یونی کو پتا چل چکا ہے۔تو میری گرل فرینڈ کون بنے گی۔" صفوان نے منہ لٹکا کے کہا۔۔۔

"اے یار یہ کیا منہ گھٹنوں تک لٹکا رکھا ہے۔ویسے بھی دنیا میں بہت لڑکیاں ہیں۔ میں کسی کالج یا سکول فرینڈ سے بات کرتی ہوں۔تم فکر مت کرو۔یہ کام تو ہم کریں گے۔" آیت پر عزم اور پر اعتماد تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یونی میں کلاسسز لینے کے بعد آیت اور صفوان بائیک پہ نکل گئے۔احسن تو آج کل شانزے کے ساتھ ہی رہتا تھا۔شانزے کو بھی وہ اچھا لگنے لگا تھا۔وہ اس کے ساتھ بہت خوش تھی۔دونوں کی دوستی بھی بہت پکی تھی جواب محبت میں بدل رہی تھی۔۔

"صفوان اس راستے پہ چلو۔" آیت صفوان کے پیچھے بیٹھی تھی۔کراس آتے ہی اس نے صفوان کو گھر سے مخالف سمت کا راستہ دکھایا۔۔

"پر کیوں ابھی تو ہم گھر جارہے ہیں نا۔"صفوان نے کہا۔۔

"نہیں ہم کسی سے ملنے جارہے ہیں۔" آیت نے کہا تو صفوان فوراً بولا۔۔

"کسی لڑکی سے۔"،،،،

"ابے کریلے لڑکیاں کیا درخت پہ اگتی ہیں جو میں تجھے توڑ کے دے دوں۔بہت ہی اتاولا ہو رہا ہے۔تھوڑا تحمل رکھ۔ہم لڑکی سے ملنے نہیں بلکہ یتیم خانے جارہے ہیں۔"صفوان نے آیت کے بتائے ہوئے راستے پہ بائیک ڈالی۔صفوان حیران ہوا۔وہ لوگ یتیم خانے کیوں جارہے ہیں۔

"ہم لوگ وہاں کیوں جارہے ہیں۔"صفوان نے سوال پوچھا۔۔

"یار ایسے ہی بس تم سوال مت کرو۔یہاں کسی شوپ کے سامنے روک دو۔"،،،،

"کیوں۔"

"یار بچوں سے ملنے جائیں گے۔ تو خالی ہاتھ تھوڑی جائیں گے۔ اس لیے کچھ چاکلیٹس اور بیلونز لے لیتے ہیں۔" آیت نے اسے بتایا تو صفوان حیران ہوا۔ اس نے مسکراتے ہوئے بائیک روکی آیت سارا سامان لے آئی۔۔۔

جیسے ہی آیت یتیم خانے میں داخل ہوئی سارے بچے جو باہر کھیل رہے تھے۔ اسے دروازے سے اندر آتے دیکھ اس کی طرف لپکے۔ اس کے گلے لگ گئے جیسے سالوں سے اسے جانتے ہوں۔ صفوان انھیں ایسے دیکھ کر کافی حیران تھا۔۔۔

"آپی اس دفعہ آج آپ بہت لیٹ آئی ہیں۔" آیت سے ایک بچی نے شکوہ کیا۔ آیت بچوں میں گھری آگے آگے چل رہی تھی۔ صفوان حیان ان کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں بچوں کے لیے چاکلیٹس اور بیلونز تھے۔۔

"آپی یہ بھائی کون ہیں۔" ایک بچے نے مڑ کے صفوان کی طرف دیکھا۔۔۔

"ارے یہ میرے کزن ہیں۔ہائے بولو۔" آیت نے ایک چھوٹے سے بچے کو اٹھار کھا تھا۔۔۔

"ہائے۔" صفوان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ وہ سب گرواونڈ میں پہنچ چکی تھی۔ اسنے سب بچوں کو چاکلیٹس دیں بیلونز دیے۔ سب خوش تھے اس کے یہاں آنے سے ہی۔ وہ سب کے ساتھ کھیلنے میں بزی تھی تبھی ایک ادھیڑ عمر کی واڈرن وہاں آئیں اور بولیں۔

"آپ آیت کے ساتھ آئے ہیں" وہ آیت کو ایسے کھوئے کھوئے انداز میں دیکھ رہا تھا۔اسے آیت کی خوشی بہت اچھی لگ رہی تھی۔اسے آیت بہت دلکش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

"جی میں آیت کے ساتھ آیا ہوں پر مجھے نہیں پتا تھا کہ آیت یہاں آتی ہے۔"اس نے وادرن سے کہا اس کی نظر بچوں کے ساتھ ہنستی کھیلتی آیت پہ ہی تھی۔واڈرن بھی اسے مسکراتے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"آیت کئی سالوں سے یہاں آتی ہے۔ہر مہینے۔بچوں کے ساتھ کھیلتی ہے ٹائم سپینڈ کرتی تھی۔بچے اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ان بچوں کو کچھ دیر کے لیے اپنی محرومی بھلانے کے لیے۔بہت اچھی بچی ہے۔"واڈرن نے صفوان کو جو بھی بتایا شاید اس بات کا اندازہ اسے بلکل نہیں تھا۔اس نے آج تک آیت کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ دونوں تو زیادہ تر لڑا ہی کرتے تھے۔ایک بچہ صفوان تک آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر آیت کے پاس لے گیا۔دونوں بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنے لگے۔۔۔۔

صفوان نے بچوں کے لیے پیزا منگوایا۔آیت کو بچوں کے ساتھ بچہ بنا دیکھ وہ کافی حیران تھا اور خوش بھی تھا۔۔ان دونوں کو کافی دیر ہوگئی تھی۔رات ہونے والی تھی۔اس لیے وہ گھر کے لیے نکل گئے۔۔

"تم نے کبھی بتایا نہیں ان بچوں کے بارے میں۔"صفوان بائیک چلا رہا تھا اچانک اس نے آیت سے پوچھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہم دونوں کے دو میاں جھگڑوں کے علاوہ کبھی کوئی نارمل بات ہوئی ہے۔" آیت نے الٹا جواب دیا۔۔

"ویسے بل بتوڑی تم یہاں ہر مہینے کیوں آتی ہو۔" صفوان مسلسل اپنے دماغ میں امڈنے والے تمام سوالات اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"صفوان ان بچوں کی محرومی میں اچھے سے سمجھ سکتی ہوں کیونکہ میرے پاپا نہیں ہیں لیکن میرے پاس ماما ہیں دادو ہیں دادی ہیں۔ تایا ابو اور بابا ہیں۔ ایک بڑی فیملی ہے لیکن ان کے پاس تو کوئی نہیں ہے۔ یہ تو بلکل اکیلے ہیں اس لیے بس تھوڑی دیر کے لیے ان بچوں کی یہ تکلیف کم کرنے کے لیے میں یہ سب کر رہی ہوں۔ دس اٹ۔" آیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفوان تو آیت کا یہ روپ دیکھ کے حیران تھا۔ یہ وہی آیت تھی جو بے دھڑنگی باتیں کرتی تھی۔ صفوان کو اسے کی باتیں اچھی لگنے لگیں تھی۔ اس نے کبھی آیت کی عادات پہ غور ہی نہیں کیا۔ بس ہمیشہ ان دونوں کا جھگڑا رہا تھا۔ لیکن آج پتہ نہیں کیوں آیت پہ فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"صفوان بائیک روکو۔" آیت نے اچانک صفوان سے کہا۔ وہ دونوں ابھی بھی راستے میں ہی تھے

"یار کیا ہے۔ دیکھو کتنا لیٹ ہو گیا ہے۔ رات ہو چکی ہے۔" صفوان نے کہا۔۔

"پلیز صفوان وہ دیکھو آئسکریم پالر۔ ہم آئس کریم کھاتے ہیں۔ پلیز آج پہلی بار مانگ رہی ہوں۔" اس نے سامنے آسکریم پالر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ صفوان بہت کوفت کا شکار ہوا۔۔۔

"کیا آیت۔ اچھا ٹھیک ہے۔" صفوان سے آج پہلی بار کچھ مانگا تھا تو وہ کیسے انکار کرتا۔ اس نے بائیک روکی۔ آیت اچھلتی کودتی وہاں تک پہنچی اور وینلا فیلور کی آئسکریم لی۔ صفوان کو چاکلیٹ فیلور پسند تھا۔ اس نے اسی فیلور کی آئسکریم لی۔ آیت بائیک پہ بیٹھی آئسکریم کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔ صفوان نے ہاتھ میں آئسکریم لیے بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ گرے کلر کے شارٹ فراک میں پنک کلر کا ڈوپٹہ کندھے پہ ڈالے: بالوں کی پونی ٹیل بنائے؛ گندمی رنگت آج صفوان نے پہلی بار اسے اتنے غور سے دیکھا تھا۔ وہ کافی پر کشش تھی۔۔

صفوان اسے غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک سامنے بائیک پہ بیٹھے لڑکے آیت کو دیکھ کے سیٹی بجانے لگے۔ صفوان کو بہت غصہ آیا۔ آیت نے دھیان نہیں دیا۔۔

"آیت چلو یہاں سے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔

"کیا ہوا صفوان میری آئسکریم ابھی ختم نہیں ہوئی۔ میں کھا لوں پھر چلتے ہیں۔" آیت کی بات پہ صفوان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے نیچے اتارا اور اپنی آئسکریم اسے دے کر بائیک سٹارٹ کرنے لگا۔۔

"اوہو بے بی ہمیں بھی اپنی خدمت کا موقع دو۔ ویسے کیا چیز ہے۔" صفوان کچھ کہتا ایک لڑکے نے آیت کو دیکھ کہ آواز لگائی۔ صفوان غصے سے لال ہو رہا تھا۔ بھلے ہی وہ سے جھگڑتا تھا لیکن کسی کو اسے پریشان نہیں کرنے دے سکتا تھا۔۔۔۔۔

صفوان اترا کہ ان کا علاج کر سکے۔ آیت نے اپنی آئسکریم صفوان کو تھمائیں۔ اور آستینیں چڑھاتی ان تک پہنچی۔ اور کمر پہ ہاتھ رکھ کے بھاری آواز میں غرائی۔۔۔

"اوے لونڈو یہ چیز کیا ہوتا ہے۔ میں تم لوگوں کو کوئی چیز دکھتی ہوں۔ تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی آیت ملک کو چھیڑنے کی۔ تم لوگ نہیں جانتے کس آفت سے پنگا لیا ہے تم لوگوں نے۔"،،،،

صفوان پیچھے کھڑا اس کا دبنگ روپ دیکھ کر حیران تھا۔

"کیا کرے گی تو۔ مارے گی۔" لڑکے ایک دوسرے کو تالی مار اس کا مذاق اڑانے لگے۔۔۔

آیت مسکراتی سائیڈ تک گئی۔ وہاں پڑا ایک چھوٹا سا ڈنڈا اٹھایا اور ایک کی ٹانگ پہ بجا دیا۔ پھر دوسرے کو۔ جو دو لڑکے زیادہ بول رہے تھے آیت نے اس کی صیح ٹھکائی کی۔۔۔۔

"دیکھو میڈم ہم لیڈیز پہ ہاتھ نہیں آٹھاتے" ایک لڑکا مار کھاتا بولا۔

"ہاں لیکن گندی نظریں ضرور اٹھا سکتے ہو۔ مجھ پہ لائنیں مارو گے۔ آیت ملک کو چھیڑو کے بڈھو لوگوں کی بیٹی کی عمر کی ہوں میں۔" آیت غصے سے بولتی صفوان اور اپنی آئسکریم ان کے چہروں پہ مل

دی۔ صفوان اب لڑکوں کی حالت پہ ہنس رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ وہ ان کا سر پھاڑ دیتی صفوان نے اسے پیٹ سے پکڑ کے اٹھایا اور بائیک پہ بٹھا دیا۔ آیت دوسری طرف مڑ کے بیٹھی تھی۔ آیت کی کمر صفوان کی طرف تھی۔ اس نے فورا بائیک سٹارٹ کر دی۔۔۔

"ابے گدھے مجھے چیز بول رہے تھے۔ ان کی ایسی کی تیسی۔ یار مطلب کلاس ہی نہیں ہے کوئی۔" صفوان کی بائیک ہوا سے باتیں کر رہی تھی اور آیت مسلسل چپڑ چپڑ کر رہی تھی۔ صفوان نے ان سے کافی دور آ کے بائیک روکی۔ آیت اتری اور پاؤں پٹخ کے بولی۔۔

"لفنگے: چھچھورے۔" اس نے غصے سے کہا۔ صفوان منہ کے نیچے ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آیت نے اس کی طرف دیکھا وہ بلکل چپ ہو گئی۔ پھر دو سیکنڈ کی خاموشی کے بعد فضا میں صفوان اور آیت کے قہقہے گونجے۔ دونوں ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ صفوان ہنستے ہنستے روکا اور آیت کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔ آیت کے بال اس کی پونی ٹیل سے نکل کے باہر آ رہے تھے۔ صفوان نے آیت کی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔ تو آیت کی ہنسی کو بریک لگی۔ اسے آج صفوان کا دیکھنے کا انداز بہت الگ لگ رہا تھا۔ وہ گڑبڑائی۔۔۔

"ص صفوان چلیں کافی دیر ہو رہی ہے۔ سب گھر میں انتظار کر رہے ہوں گے۔" آیت کہہ کے بائیک پہ بیٹھ گئی۔ صفوان نے مسکراتے بائیک سٹارٹ کر دی۔ آج صفوان کو آیت کے بہت پہلو جاننے کا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

موقع ملا تھا۔اسے پتا چل گیا کہ آیت کا دل بہت خوبصورت ہے۔لیکن تھوڑی سی سر پھری بھی ہے۔۔۔

دونوں ہنستے گھر میں داخل ہوئے۔سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔دونوں کو ایسے دیکھ سب بہت حیران تھے۔وہ کل تک ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں تھے آج ساتھ ساتھ تھے۔لیکن انھیں نہیں پتا تھا کہ وہ کسی مقصد کے تحت ساتھ ساتھ تھے۔۔۔۔

"کیا بات ہے برخوردار۔لگتا ہے منگنی کا کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے ساتھ گھوم رہے ہو۔۔" دادا جی نے دونوں کو گھر ہنستے دیکھ حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیا میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی۔" شانزے نے پلکیں جھپکا جھپکا کے یقین دہانی کرنی کی کوشش کی۔۔صفوان اور آیت نے گھر والوں کا یہ رویہ بے انتہاء برالگ رہا تھا۔وہ لگاتار انہیں طعنے مار رہے تھے۔۔۔

"بس ہم دونوں کو عقل آگئی ہے کہ ساتھ رہنے میں ہی بہتری ہے۔"صفوان نے جواب دیا آیت نے بھی سر ہلا کے اس کی تائید کی۔۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

امن اٹھ جائیں نا پلیز بہت ٹائم ہو گیا ہے۔" ملائکہ مسلسل امن کو جھگانے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن وہ ابھی بھی سو رہا تھا۔ ملائکہ کو امن نے بہت محبت دی تھی۔ اب اس کا ڈر بھی کم ہو گیا تھا۔۔

اچانک امن کا ہاتھ کمفرٹر سے نکلا اور ملائکہ کی کلائی پکڑ کے کھینچی۔ وہ کٹی پتنگ کی طرح اس کے اوپر گر گئی۔ شادی کو تین ہفتے ہو چکے تھے۔ وہ ابھی تک یونی نہیں گئی تھی۔۔۔

امن نے اپنے بازو اس کے گرد لپیٹ لیے۔ ملائکہ اس کے حملے سے بوکھلا گئی۔۔

" ھھھھم تو مسز امن کیا کہہ رہیں تھیں۔ مجھے زرا آواز نہیں آ رہی تھی اب آپ میرے قریب ہیں اب حکم کیجیے۔" آمن نے مسکراتے پہلو بدلہ اب ملائکہ نیچے اور امن اوپر تھا۔ ملائکہ نے نظریں جھکاتے کہا۔۔

"امن آپ کو آفس نہیں جانا کیا۔" امن اس کے مزید قریب ہو گیا۔ اس کے گال پہ لب رکھ دیے۔ ملائکہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"جانا تو ہے جانم لیکن کیا کروں اپنی نئ نویلی دلہن کو چھوڑ کے جانے کا دل نہیں کر رہا۔" اس نے معصومیت سے کہا تو ملائکہ کو اس پہ بے انتہاء پیار آیا۔ امن نے اسکا ماتھا چوما اور اوپر سے ہٹ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

گیا۔ ملائکہ نے اٹھتے ہی اس کے گال پہ لب رکھ دیے۔ امن کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ مسکراتے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"اب چلیے تیار ہو جائیے۔" ملائکہ اسے باتھروم میں دھکیلتی مسکراتی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

"او کریلے ایک گڈ نیور ہے۔" صفوان ابھی یونی کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ کہ اچانک آیت نے دھڑام سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ ان دونوں کو لڑکی ڈھونڈتے ہوئے ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا۔ پہلی بات کوئی ملتی نہیں تھی اور جو ملتی تھی وہ انگیجڈ ہوتی تھی۔ اور صفوان کی کہانی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی تھی۔ بچارا کیا کیا نہیں سوچ رکھا تھا اس نے۔۔۔۔

"آیت یار آرام سے۔ ایسے آتی ہو جیسے کوئی آندھی۔" صفوان نے جھنجھلا کے کہا۔۔

"اوے بات ہی ایسی ہے مجھ سے صبر نہیں ہوا۔" آیت نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا اب بولو۔"،،،،

"ارے ہاں وہ میری دوست ہے ناحنا کالج والی فرینڈ اس کی کزن تانیہ تم سے ملنے کے لیے تیار ہے۔ آج شام کو میں نے تم دونوں کی میٹنگ بھی ارینج کر دی ہے۔ آج شام یونی کے پاس والے کیفے میں۔" آیت نے بتایا تو صفوان بولا۔۔

"چلو یہ تو صبح ہو گیا۔اب تم بھی ریڈی ہو جاؤ ساتھ چلتے ہیں یونی۔"صفوان نے مسکراتے ہوئے اس کہا۔اس نے اپنا حلیہ دیکھا جو ابھی بھی ٹائٹ ڈریس میں تھی۔اس کی آنکھ ہی حنا کی کال سے کھلی تھی۔ جیسے ہی اس نے بتایا وہ بھاگتی صفوان کے روم میں پہنچی تھی۔صفوان پہلے اس کی حرکتوں دے بہت چڑتا تھا لیکن اب اسے ہی ساری باتیں کیوٹ لگ رہیں تھی.

دونوں ساتھ ناشتے پہ پہنچے۔سب حیران تھے۔پچھلے ایک ہفتے سے ایک ساتھ نکلتے تھے اور شام کو ساتھ آتے تھے۔۔

"ضرور دونوں کے دماغ میں کچھ تو پک رہا ہے۔کوئی بڑا دھماکہ کرنے والے ہیں دونوں۔"شانزے نے ساتھ بیٹھی ہما کے کان میں کہا۔ہما نے سر ہلا کے تائید کی۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"یار وہ ابھی تک آئی نہیں؛تمہاری دوست کی کزن۔"صفوان ابھی کیفے میں بیٹھا۔تانیہ کا ویٹ کر رہا تھا۔آیت بھی اس کے سامنے والے ٹیبل پہ بیٹھی تھی۔کانوں بلوٹوتھ ڈالے ایک دوسرے سے رابطے میں تھے۔آیت اس گائیڈ کر رہی تھی۔کہ ایک لڑکی کو کیسے امپریس کیا جاتا ہے۔۔۔۔

"یار تین کپ کافی کے پی چکا ہوں اور چار تم پی چکی ہو۔ابھی تک نہیں آئی۔"صفوان نے بے صبری سے گیٹ کی طرف دیکھا جہاں سے لڑکیاں آجا تو رہی تھیں۔لیکن مطلوبہ نہیں۔۔۔

"کر یلے تم سے صبر نہیں ہو تا کیا۔ آجائے گی۔ تھوڑا حوصلہ رکھو۔ویسے بھی لڑکیوں کو تیار ہونے میں ٹائم لگتا ہے اور ویسے بھی اس کی ڈیٹ ہے تو دیر سے آنا تو بنتا ہے۔" آیت اس کے سامنے بیٹھی اسے حوصلہ دے رہی تھی۔ تبھی ایک ماڈرن سی لڑکی شارٹ کرتی کے ساتھ جینز پہنے۔فل میک اپ میں صفوان کے پاس آئی۔ آیت اسے دیکھ چکی تھی اس لیے جیسے ہی وہ اندر آئی اسے چوکنا کر دیا۔۔۔

آیت کو وہ بلکل اچھی نہیں لگی۔ پتہ نہیں کیوں۔وہ عجیب وغریب شکلیں بنانے لگی۔ تانیہ تو صفوان تو دیکھ کے ہی فلیٹ ہو گئی۔وہ کافی ہینڈسم جو تھا۔دنیا کے لیے آیت کے لیے چھچھوندر تھا۔۔۔

" آپ صفوان ہیں۔ہائے میں تانیہ۔"اس نے ہاتھ آگے کیا۔صفوان نے اس کا ہاتھ تھام لیا لیکن آیت جل بھن گئی۔۔

"ہائے تانیہ۔"صفوان نے مسکراتے جواب دیا۔۔

دونوں میں رسمی سی گفتگو شروع ہوئی۔۔

"میرے خیال میں کچھ آڈر کرتے ہیں۔"صفوان نے ہڑبڑی میں الٹا مینو اٹھا کے دیکھنے لگا۔تانیہ اپنا مینو کارڈ دیکھنے میں بزی تھی۔ آیت نے صفوان کی نروسنز دیکھ کے سر پیٹ لیا۔۔۔

"او جاہل انسان مینو الٹا پکڑا ہے۔ اس تانیہ کو تاڑنا بند کر۔ پہلے کچھ آڈر کر لے۔ بعد میں تاڑیو۔" آیت نے دانت پیس کے ایک ایک لفظ چبا چبا کے کہا۔ تو صفوان ہوش میں آیا۔ اس نے فوراً مینو سیدھا کیا۔ صفوان نے کافی اور سینڈوچ منگوایا۔ جبکہ تانیہ نے پاستہ آڈر کیا۔۔۔۔۔

"اب بات کیا شروع کروں آیت کچھ بتا یار۔" صفوان کو کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے دھیمے سے آیت اے مدد مانگی۔۔

"صفوان جو میں بتاؤں گی وہی بولنا اوکے۔" آیت کی آواز اس بلوٹوتھ پہ ابھری۔۔۔

"آپ کیا کرتی ہیں؟" صفوان نے اس سے سوال کیا۔۔

"میک اپ" آیت نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔ صفوان نے اسے چپ رہنے کو کہا۔۔۔

"او میں ایک ولوگر ہوں۔ فیشن ولوگر۔" وہ منہ کے سٹائل بناتی انگلش لہجے میں بولی۔

"ہاں وہ تو دکھ ہی رہا۔ نقلی انگریز۔" آیت نے کڑھتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ صفوان کو عجیب لگا۔۔

آیت کی آواز ابھری تو صفوان جو مسکرا رہا تھا آہستگی سے بولا۔۔۔

"آیت کی بچی چپ ہو جا۔"۔۔۔۔۔

"کچھ کہا آپ نے۔" تانیہ نے بڑبڑاہٹ سن کے کہا تو صفوان چونک گیا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں نہیں تو۔"صفوان کی دائیں طرف آیت بیٹھی تھی اس نے نظر بچا مڑ کے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔ آیت بھی ڈھیٹ آگے سے ہنسنے لگی۔۔۔

"ویسے حنا نے آپ کے بارے میں بتایا کہ آپ کو جلد از جلد شادی کرنی ہے۔"تانیہ ادا سے بولی۔ آیت نے اس کی نقل اتاری۔۔۔

"جی آپ نے صحیح سنا۔"صفوان نے جواب دیا۔۔

"ہو ہائے شرافت تو دیکھو ایسے لگ رہا دنیا میں اس سے شریف کوئی ہو ہی نہ۔" آیت نے منہ بنا کے کہا۔۔

"ویسے بات آگے بڑھے اس سے پہلے میں آپ کو بتا دوں کے۔میں بہت لاڈلی ہوں۔اس لیے میں شادی کے بعد جو دل آئے وہ کروں گی۔جب دل آئے گا گھر آؤں گی۔کام بلکل نہیں کروں گی۔اپنی مرضی کی مالک ہوں گی۔"صفوان اور آیت منہ کھولے اس کی ڈیمانڈز سن رہے تھے۔جو یہ بتا رہی اسے سن کے وہ بے ہوش ہونے کو تھے۔۔

"آہا مطلب نقلی انگریزن کی ڈیمانڈز تو دیکھو جیسے ملکہ برطانیہ ہو۔جو میرے دل میں آئے وہ کروں گی۔صفوان میں بتا رہی ہوں یہ بہت بڑی چول ہے ابھی بھی وقت ہے ہم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔دنیا میں لڑکیوں کی کمی نہیں ہے ہم کوئی اور لڑکی ڈھونڈ لیں گے۔اس مصیبت سے جان چھڑاو۔" آیت نے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسے سمجھایا۔ان دونوں کا آڈر بھی آچکا تھا۔وہ کھانے میں بزی تھی۔صفوان کو بھی وہ اچھی نہیں لگی۔عجیب سی اکڑ سے بات کر رہی تھی۔اگر وہ اسے گھر لے جائے اور بڑوں سے ایسے بات کرے تو گھر والے اس سمیت اسے گھر سے باہر پھینک دیں۔۔۔

"پر جان کیسے چھڑاؤں۔"اس نے آہستہ سے آیت سے کہا۔۔۔

"جو میں بتا رہی ہوں وہ بولنا اوکے۔"آیت نے اسے سب بتایا اور ہدایت کرنے لگی۔۔۔۔

"تانیہ شادی سے پہلے میں تمھیں اپنی کچھ عادات بتا دوں۔۔میں تمھیں اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہتا۔مجھے سٹے کی عادت ہے۔میں کبھی کلب بھی جاتا ہوں۔میری فیورٹ ڈرنک وائن ہے۔اور میں ہیروئن کا بھی عادی ہوں۔کیا تم مجھے میری ان ساری عادات کے ساتھ قبول کرو گی"اس نے معصومیت دھڑا دھڑا جھوٹ بولے۔آیت ہنس رہی تھی اور بہت صفوان کا دل اسے مارنے کا کر رہا تھا۔۔۔

"اومائی گوڈ آپ کو بھی gambling پسند ہے۔میں تو اس میں چمپین ہوں۔اور کلبز اور پارٹیز بھی مجھے بہت پسند ہیں۔بٹ آئی ڈونٹ لائیک وائن مجھے وسکی پسند ہے۔"وہ ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے بتا رہی تھی۔کہ وہ ایک جواری ہے۔اور نشئی بھی۔صفوان اور آیت کو تو وہ جھٹکے پہ جھٹکا دے رہی۔اب اس سے جان چھڑانے کا ایک ہی طریقہ تھا۔آیت نے بلوٹوتھ اتاری اور اس بھی اتارنے کو بولی۔کال

کر کے کہا کہ اسے کہا اریجنٹ کام سے جانا ہے۔ صفوان نے جلدی سے ویٹر کو بلایا۔ بل پے کیا۔ اور ایکسوز کرتا باہر نکل گیا۔ آیت بھی پیچھے پیچھے گئی۔۔۔

"ہاہاہاہاہا چھچھوندر! پہلے تمھیں لڑکی مل ہی نہیں رہی تھی اور جو ملی وہ بھی جواری؛ نشئی اور آئٹم ۔ہاہاہاہا۔" صفوان بائیک کے پاس کھڑا اپنی قسمت کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ آیت اس کے زخموں پہ نمک چھڑک رہی تھی۔۔۔۔

دونوں گھر پہنچے۔ شام ڈھلنے کو تھی۔ اچانک تیز بارش شروع ہو گئی۔ صفوان کمرے میں گیا۔ فریش ہو کے بالکنی میں بارش انجوائے کرنے لگا۔ اچانک اس کی نظر نیچے گئی۔ جہاں آیت لون میں کھڑی بارش میں بھیگ رہی تھی۔ وہ بانہیں پھیلائے بارش کے ٹھنڈے قطروں کو محسوس کر رہی تھی۔ صفوان اسے ایسے دیکھ کے کہیں کھو ہی گیا۔ پتا نہیں کیوں پچھلے کچھ دنوں سے اسے آیت بہت اچھی لگنے لگی تھی۔ اس کی باتیں اس کی عادتیں؛ سب کیوٹ لگنے لگی۔ اس نے آیت کو جانا تھا۔۔۔ صفوان کو آیت بارش میں بھیگتی اپنا دیوانہ بنا رہی تھی۔ صفوان کی نظریں ہٹنے سے انکاری تھیں۔ آج وہ مسکراتا اپنے دل کی نظر سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ آج اپنا آپ بے بس محسوس کر رہا تھا اس کے سامنے۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

آج آیت کی طبیعت کافی خراب تھی۔اسے بخار ہو رہا تھا۔کمزوری بھی بہت زیادہ تھی.اسے اور صفوان کو مزید ایک ہفتہ ہو چکا تھا لڑکی ڈھونڈتے۔کوئی مل ہی نہیں رہی تھی اور جو مل رہی تھی نمونے تھے۔لیکن اس عرصے میں آیت اور صفوان کافی قریب آ چکے تھے۔صفوان کے دل میں آیت کی محبت انگڑائی لے چکی تھی۔صفوان کو اب آیت کی محبت محسوس ہو رہی تھی اور وہ اب قبول کرنے لگا تھا کہ آیت اس کے دل میں قبضہ جما چکی ہے۔۔

آیت کے ایگزمز آنے والے تھے تو وہ تیاری کر رہی تھی۔ آج جانا ضروری تھا۔وہ اور شانزے یونی کے لیے نکل گئے۔آج صفوان کی کلاس لیٹ تھی تو وہ لیٹ آیا تھا۔ورنہ تو آیت لگاتار صفوان کے ساتھ جاتی تھی۔آیت کو بھی صفوان کے ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا۔دونوں لڑتے بھی تھے لیکن دونوں کی دوستی مثالی بن چکی تھی۔سب گھر والے بھی خوش تھے۔دونوں کو ساتھ دیکھ کے۔۔۔۔

"آیت رکو یار۔"صفوان کلاسسز لینے کے بعد آیت کے پاس آیا۔جو آہستہ آہستہ کیفٹریا کی طرف جا رہی تھی۔آیت کو بخار تھا۔اس لیے کافی کمزوری محسوس کر رہی تھی۔شانزے احسن کے ساتھ پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔۔

"صفوان آیت تک پہنچا۔"آیت۔"آیت کا جواب نہ پا کر آیت کو اپنی طرف موڑا۔آیت کا تو ویسے ہی سر پھر رہا تھا۔آیت کو چکر آئے اور نیچے گرنے لگی۔صفوان نے ایک دم اسے کمر سے تھام لیا۔۔۔

"آیت آیت آنکھیں کھولو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔" صفوان نے اس کے گال تھپھپاتے۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کا رنگ زرد پڑ رہا تھا۔ صفوان آیت کو اس حالت میں دیکھ کے کافی پریشان تھا۔ آج اسے سچ میں آیت کے ساتھ اپنی جان وابستہ محسوس ہوئی۔۔۔

"او نو تمہیں تو بہت بخار ہے۔" صفوان نے اس کے بے ہوش وجود کو بانہوں میں اٹھالیا۔ احسن اور شانزے بھی ان تک پہنچ گئے۔ احسن اور شانزے بھی کافی پریشان ہو گئے۔۔۔

صفوان نے اسے فوراً گھر پہنچایا۔ سارے گھر والے کافی پریشان تھے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ تیز بخار کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ اور کچھ نہیں۔۔۔۔

فریال کی آنکھوں سے تو آنسو ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔ وہ مسلسل رو رہی تھیں۔ آیت کو ہوش آچکا تھا۔۔۔

اس کی ماما اسے سوپ پلا رہی تھیں۔ صفوان روم میں آیا۔۔۔

"او کریلے ایسے منہ کیوں لٹکا رکھا ہے۔ میں ٹھیک ہوں بلکل۔" آیت نے مزاحیہ انداز میں کہا۔ فریال باؤل کچن میں رکھنے چلی گئیں۔۔۔

"ویسے اگر تیری طبیعت خراب تھی تو کیا ضرورت تھی یونی جانے کی۔ تجھے پتا ہے میرا کیا حال ہو رہا تھا تجھے ایسے دیکھ کر۔" صفوان نے پریشانی سے کہا۔۔۔

"ابے تجھے کیوں اتنی ٹنشن ہے۔" آیت نے سوال کیا۔۔۔

"ہم بیسٹ فرینڈز ہیں ناتو بس اسی لیے۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔۔

"پر ہم تو جانی دشمن تھے نا۔"۔۔۔

"تھے پر اب فرینڈز ہیں۔یا شاید اس سے بھی کچھ زیادہ۔" صفوان کا اچانک لہجہ بدلہ وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔ آیت اس کے دیکھنے کا انداز عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔وہ جھکا تو آیت کھسک کے بیڈ کراؤن کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

"ص صفوان یہ تم کیا کر رہے ہو۔" آیت نے صفوان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور کرنے کی کوشش کی۔اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔ صفوان نے اس کے چہرے پہ آرہے بال اپنی انگلی سے پیچھے کیے۔اور بولا۔۔۔۔

"آیت تم میرے بہت خاص ہو چکی ہو۔اپنا خیال رکھا کرو۔" صفوان کی لو دیتی نظریں آیت بہت زیادہ پریشان ہو گئی۔اس کا بدلہ بدلہ سا لہجہ رویہ سب کچھ۔۔۔۔

دادو دادی روم میں آئے آیت کی طبیعت کا پوچھنے تو صفوان فوراً پیچھے ہٹ گیا۔

آیت دادی دادو سے ہنس ہنس کے باتیں کر رہی تھی۔ لیکن صفوان کی لو دیتی نظروں کو اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی۔ وہ سامنے صوفے پہ بیٹھا اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ آیت تو اس کی محبت بن چکی تھی اور اس بات کا اندازہ وہ لگا چکا تھا۔۔۔۔

"اوہو آجکل تو برخوردار کے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے ہیں۔" شایان اور احسن اس کے روم میں آتے ہی بولے۔ وہ صوفے پہ بیٹھا اپنے موبائل پہ آیت کی تصویر دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔ اچانک ان کے آنے بوکھلا گیا اور فوراً موبائل بند کر دیا۔۔۔

"کیا مطلب شایان بھائی۔" اسنے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

"مطلب یہ کہ آج کل بڑا آیت یہ آیت وہ خیر تو ہے نا۔ مطلب صبح ساتھ نکلتے ہو۔ ساتھ واپس آتے ہو۔ ہر جگہ ساتھ پائے جاتے ہو۔ کیا بات ہے۔" شایان بھی کم نہیں تھا۔ اس نے صفوان کی ٹانگ کھینچی۔۔۔

"ارے بھائی کل جب آیت بے ہوش ہوئی تھی بلکل باولا ہو گیا تھا۔ لگتا تھا اس کا دیوانہ ہو۔" احسن نے اضافہ کیا۔۔

"سچ بتا میرے بھائی محبت کرتا ہے نا تو اس سے۔" شایان نے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ تو وہ مسکرایا اور بولا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں بھائی بہت محبت کرتا ہوں میں اس سے۔جب سے اسے جانا ہے لگتا ہے آیت جیسا کوئی نہیں ہے۔سب سے الگ ہے وہ۔اب اس کے بغیر جینا گوارا نہیں ہے مجھے۔" آخرکار اس نے اپنی محبت کا اظہار کر ہی دیا تھا۔وہ اس سے کتنی محبت کرنے لگا۔۔۔

شایان اور احسن مسکرانے لگے۔اب وہ بھی دیوانوں میں شامل ہو چکا تھا۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا کہ تجھے محبت ہو جائے گی۔دیکھ ہو چکی ہے۔" شایان نے کہا۔

"ہاں بھائی ہو گئی صفوان ملک کو بھی محبت ہو گئی ہے۔وہ بھی اپنی سب سے بڑی دشمن سے۔اب اسے اپنا بنانا باقی ہے۔" وہ آیت کا تصور کرتا مسکرایا۔اب بس اسے آیت کو اپنا بنانا تھا اور اپنی محبت سے روشناس کرانا تھا۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"صفوان ن۔" آیت صفوان کے کمرے آئی تو دیکھا وہ وہاں نہیں تھا۔

"پتا نہیں کہاں چلا گیا کریلا۔جب ضروری کام ہوتا ہے تب ہی اسے غائب ہونا ہوتا ہے۔" آیت خود سے باتیں کرتی اسے برا بھلا کہہ رہی تھی۔اچانک واشروم کا دروازہ کھلا اور وہ بال رگڑتا باہر آیا۔شاید نہا کے نکلا تھا۔آیت کو دیکھ کے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

"تم یہاں آیت عرف بل بتوڑی کچھ کام تھا کیا۔" صفوان بولا۔آیت اس کی آواز سے ڈر گئی کیونکہ اس نے دروازہ کھلنے کے آواز نہیں سنی تھی۔وہ خود کو نارمل کرتی ہوئی بولی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اف ڈر دیا تم نے کر لیے۔ہاں کام تھا۔" آیت صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیا کام تھا میڈم اب بولو بھی۔ کہ انویٹیشن دوں۔"صفوان بھلے ہی اس سے محبت کرتا تھا لیکن اسے تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔

"اب زیادہ ٹیپکل الفاظ یوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں تمہیں یہ بتانے آئی تھی کہ ہمارا کام ہو گیا ہے۔" آیت جھٹکے سے صوفے پہ بیٹھی۔ صفوان بھی صوفے پہ بیٹھا۔اس کی بات پہ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"کونسا کام۔"۔۔۔۔

"ارے وہی لڑکی والا۔ ہر بار کی طرح بھنڈ نہ ہو جائے تو میں اس لڑکی سے مل آئی ہوں۔ لڑکی بہت اچھی ہے۔وہ مان گئی ہے۔بس اس کے پیرنٹس کو منانا باقی ہے۔"وہ کھڑی ہو کے اس ایک ایک بات بتانے لگی۔ صفوان جو جھٹکا لگا وہ تو اس کے ساتھ رہنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ آیت مڑی کے صفوان کے چہرے پہ خوشی کی لہر دیکھ سکے لیکن یہ کیا اس کے چہرے پہ خوشی کی جگہ غصہ تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہو صفوان تم خوش نہیں ہو گیا۔" آیت اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔ صفوان آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ آیت کو اس کا رویہ عجیب لگ رہا تھا۔ آیت پیچھے کو کھسک رہی تھی۔ صفوان کے قدم

اس تک آرہے تھے۔ کھسکتی وہ دیوار سے جالگی۔ صفوان نے آیت دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ کے فرار کے سارے راستے بند کردیے۔۔۔

"اب بولو کیا بول رہی تھی۔" صفوان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے خمار آلود لہجے میں کہا۔۔۔

آیت کو تو اس کی قربت سے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

"وہ می میں بول رہی تھ تھی لڑکی۔" اس گڑبڑانے لگی۔ صفوان مسکرایا۔۔۔

"تم اب اس لڑکی کو منع کردو کہ میں شادی نہیں کرسکتا۔" اس نے بڑے آرام سے آیت کے سرپہ بم پھوڑا۔۔۔

"لیکن کیوں۔ تم پاگل ہو کتنی مشکل سے ہمیں اچھی لڑکی ملی ہے۔" آیت کو اس کی بات پہ جھٹکا لگا۔ وہ حیران تھی کہ آخر اسے ہو کیا گیا ہے۔۔۔

"کیونکہ میں تم سے اب شادی کروں گا۔ تم میرا سب کچھ بن چکی ہو۔ میں تمہیں چاہنے لگا ہوں۔ سمجھی۔" وہ آیت کے بالوں سے کھیلتا اس کے کان میں جان لیوا سرگوشی کررہا تھا۔ آیت بہت حیران تھی اور نروس بھی ہورہی تھی۔ اس نے صفوان کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے کوئی فرق نہ پڑھا۔۔۔

"تت تم پاگل ہو گئے ہو۔ سچ میں مجھے لگتا ہے تم نشہ کرنے لگ گئے ہو۔ صفوان تت تم تو میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے نا۔" آیت نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس کا لہجہ ابھی لڑکھڑا رہا تھا۔ صفوان دھیرے سے اس کی بات پہ مسکرایا۔۔۔

"میری جان پاگل ہو گیا ہوں تمہارے لیے۔ اب تمہیں اپنا بنا کے ہی رہو گا۔ تم صرف میری ہو۔ اب شادی کے لیے تیار رہو۔ اوکے۔" صفوان نے اظہار کیا لیکن ایت کی تو جان ہی نکل گئی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ صفوان اس کے عشق میں مبتلا ہو جائے گا۔۔۔

"میں یہ ش شادی ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔ سمجھے صفوان ملک۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے غصے سے دھاڑی۔ ایک آنسو لڑی کی مانند اس کے گال سے پھسلا۔۔

"اور یہ شادی ہر حالت میں ہو کے رہے گی۔ اور اپنے یہ قیمتی آنسو ضائع مت کرو جانا۔ تم میری ہو کے رہو گی۔ کیونکہ صفوان ملک جو چیز چاہتا ہے حاصل کر کے رہتا ہے۔ پلیز میری ضد اور جنون کو ہوا مت دو۔ بعد میں تمہیں ہی تکلیف ہو گی۔" اس نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے۔ آیت کو اس کے لہجے میں جنون محسوس ہوا۔ اتنے کم عرصے میں وہ اتنا جنونی کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

صفوان پیچھے ہو گیا۔ آیت کی جان میں جان آئی۔ وہ موقع ملتے ہی بھاگ کے روم میں چلی گئی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس نے دھڑام سے دروازہ بند کر دیا۔اس کا تنفس بری طرح بگڑ چکا تھا۔وہ لمبے لمبے سانس لے کے خود کو نارمل کر رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔اسے صفوان سے یہ امید بلکل نہیں تھی۔کہ وہ ایسے کرے گا۔وہ تو آج تک جھگڑتے آئے تھے۔اچانک فیلنگز کا بدل جانا عجیب تھا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"ہائے فیوچر وائفی۔"شانزے لون میں بیٹھی ایگزمز کی تیاری کر رہی تھی۔احسن اور صفوان کا ایم بی اے بس کمپلیٹ ہونے والا تھا۔۔ایگزمز کے بعد شادی تھی۔۔۔

احسن نے لون میں آتے ہی دھیرے سے اس کے کان میں کہا جس سے شانزے ڈر گئی۔۔۔

"احسن کے بچے ڈرا دیا تم نے۔"شانزے نے دل پہ ہاتھ رکھتے کہا۔

"ارے یار احسن کے بچے کہاں ہیں۔اگر شادی کے بعد تم ساتھ دو تو ہو جائیں گے۔"احسن نے آنکھ مارتے شرارت سے کہا۔شانزے اس کی بات سمجھ کے شرما گئی۔احسن اسے بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"احسن جاؤ یہاں سے تنگ نہ کرو مجھے پڑھنے دو۔"شانزے نے جان چھڑانے کی کوشش کی۔۔

"اچھا ناجا رہا ہوں۔"احسن مسکراتا چلا گیا۔کیونکہ شانزے پڑھ رہی تھی۔۔۔

"ہادیہ یار ایک کپ کافی بنادو۔"شایان روم میں آیا تو دیکھا ہادیہ واڑروب سیٹ کر رہی تھی۔وہ ابھی ابھی آفس سے تھکا ہارا آیا۔ہادیہ نے واڑروب سے سر باہر نکالا اور مسکراتی اس تک آئی۔شایان بہت تھکا تھا لیکن اسے دیکھ کے اس کا موڈ فریش ہو گیا۔۔۔

"بس دس منٹ۔" یہ کہہ کے ہادیہ باہر جانے لگی۔ کہ شایان نے اس کی کلائی کھینچی۔ہادیہ سیدھے شایان کے سینے سے آلگی۔شایان نے اس کے گرد بازو لپیٹ لیے۔ہادیہ بوکھلا گئی۔۔

"ش شایان آپ کو کافی چاہیے تھی نا۔"۔۔۔

"ہاں چاہیے تو تھی لیکن اب نہیں۔"شایان نے اس کا گال سہلاتے خمار آلود لہجے میں کہا۔ہادیہ کی پلکیں اٹھنے سے انکاری تھیں۔۔۔

"شایان آپ تھک گئے ہوں گے۔پلیز چھوڑ دیجیے آپ کے لیے کافی لا دیتی ہوں۔ہادیہ نے معصومیت کہا۔۔

"تمہیں دیکھ کے میری ساری تھکاوٹ اتر جاتی ہے۔میری جان"شایان جھکا اور اس کے کال پہ لب رکھ دیے۔ہادیہ بلش کرنے لگی۔شایان ہادیہ سے بہت محبت کرتا تھا۔اس نے شادی کے بعد بہت محبت دی کہ اسے اپنا آپ خوش قسمت محسوس ہوتا تھا۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہ آیت مجھ سے کیوں چھپتی پھر رہی ہے۔"صفوان کے اظہار کے بعد آیت بہت پریشان ہو گئی۔وہ اب اس کے سامنے نہیں آتی تھی۔نہ ہی اس سے کوئی بات کرتی تھی۔اسے مسلسل اگنور کر رہی تھی۔۔۔

ابھی صفوان بیڈ پہ لیٹا اسی بارے میں سوچ رہا تھا۔رات ہو چکی تھی۔سب سو رہے تھے۔لیکن صفوان کی نیند اڑ چکی تھی۔وہ بیڈ سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔وہ گیلری میں گھوم رہا تھا۔وہ اپنے اور آیت کے بارے میں سوچ کے کافی بے چین تھا۔اچانک اس کی نظر کچن میں جاتی آیت پہ پڑی۔۔۔

وہ مسکرایا۔ابھی اس سے بات کرنے کا بہترین موقع تھا۔وہ سڑھیاں پھلانگتا فوراً کچن میں پہنچا تو دیکھا آیت پانی پی رہی ہے۔آیت جیسے ہی مڑی تو ایک دم ڈر گئی۔کیونکہ دروازے پہ کوئی کھڑا تھا۔اس کا سایہ نظر آیا۔اس پہلے اس کی چیخ نکلتی۔ایک بھاری ہاتھ نے اس کے لبوں پہ قفل لگا دیا۔۔۔

صفوان نے دیکھا کہ آیت چیخنے والی ہے۔اس نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ کے دیوار سے پن کیا۔۔۔

"او بل بتوڑی کیوں گلا پھاڑ پھاڑ کے سب کو جگانا چاہتی ہو۔کیوں مجھے پٹوانا چاہتی ہو۔"صفوان بولا تو آیت اسے پہچانتے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔صفوان نے اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

"تم!کیوں آئے ہو یہاں۔"آیت نے غصے سے کہا۔۔

"یار تم سے ملنے آیا تھا۔ بہت دن ہو گئے تمہیں دیکھے۔ اور ویسے بھی تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔ تو وجہ بھی پوچھنی تھی۔ تو ذرا بتانا ضروری سمجھیں گی کہ آپ مجھے اگنور کیوں کر رہی ہیں۔" صفوان اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیے آنکھوں میں جھانکتا بولا۔۔۔

"تم جانتے ہو کہ میں یہ کیوں کر رہی ہوں۔ اب مجھ سے دور رہو۔" آیت نے اسے وران کیا۔۔

"اگر نہیں گیا تو۔" اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔

"تو میں شور مچا کے سب کو جگا دوں گی۔ اور آگے تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔" آیت نے اسے دھمکی دی۔۔

"مچاؤ شور۔ میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہو گا۔ ویسے ہونے والی مسز صفوان ملک اس اکڑ کو چھوڑ کے میرے کمرے میں آنا شادی کے بعد۔ یہ مت سوچنا کہ ابھی کہہ رہا ہوں۔ اتنا بھی بے شرم نہیں ہوں میں۔" صفوان نے آنکھ مارتے شرارت سے کہا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔ نہیں کروں گی میں تم سے شادی سمجھے۔" آیت غصے سے بولی۔ صفوان ضبط کرتے بولا۔۔

"آں ہاں ایسے کیسے نہیں کرو گی شادی۔ جانا تم میری ہو گی۔ یاد رکھنا۔ ھھھم" اس کا گال تھپتھپا تا وہ پیچھے ہٹا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"میں بھی دیکھتی ہوں۔کیسے ہوتی ہے یہ شادی۔" آیت نے آٹوٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

"شادی ہو گی؛ضرور ہو گی۔یہ وعدہ ہے تمہارے کر یلے کا۔"صفوان یہ کہتا۔سیٹی بجاتا چلا گیا۔پیچھے آیت پیر پٹختی رہ گئی۔۔۔

"مجھے کیسے بھی کر کے آیت کے دل میں اپنی محبت جگانے ہو گی۔"صفوان کے دماغ نے ایک پلین ترتیب دیا۔اب بس اس پلان پہ عمل کرنا باقی تھا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

آیت صفوان کو کچھ لڑکے بہت مار رہے ہیں۔"فجر بھاگتی بھاگتی لائبریری پہنچی۔آیت پیپرز کے لیے نوٹس بنا رہی تھی۔صفوان سے اس رات کے بعد سامنا نہیں ہوا تھا۔وہ جتنا ہو سکے اسے avoid کر رہی تھی۔صفوان اسے مسلسل زچ کر رہا تھا۔۔

آج احسن نہیں آیا تھا۔شانزے بھی گھر جا چکی تھی اسکی طبیعت کافی خراب تھی۔وہ پڑھائی میں بری طرح بزی تھی کہ اچانک فجر اس تک پہنچی۔اس کا سانس بری طرح پھول چکا تھا۔۔

اس نے آتے ہی آیت کو صفوان کے بارے میں بتایا۔کہ صفوان کو کچھ لڑکے مار رہے تھے۔۔۔

"کیا۔۔۔لیکن صفوان کو کیوں مار رہے ہیں؟" آیت ایک دم پریشان ہو گئی۔

"پتا نہیں یار۔نیچے گراؤنڈ میں وہ لڑکوں سے گھتم گھتا تھا۔وہ اکیلا تھا جبکہ وہ تین تھے۔وہ تینوں مل کے اسے بہت بری طرح مار رہے تھے۔صفوان کا تو خون بھی بہہ رہا ہے۔"فجر نے بتایا تو آیت کی آنکھوں

سے آنسو نکلا۔صفوان کے بارے میں سن کے دل میں عجیب سا درد ہوا۔اسے بہت تکلیف ہوئی یہ سن کے اس کا خون بہہ رہا تھا۔۔۔

"خ خون!"لڑکھڑاتے لہجے میں کہتی وہ باہر کی طرف بھاگی۔اپنی کتابیں اور بیگ وہیں پھینک کے دیوانوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔وہ کبھی کس سے ٹکراتی کبھی کس سے۔گرتی سنبھلتی ڈیپارٹمنٹ سے باہر پہنچی تو دیکھا۔تینوں لڑکے اسے مار رہے تھے۔وہ اکیلا ان سے مقابلہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔کافی لوگ جمع تھے ان کے آس پاس۔وہ لڑکے اسے زمین پہ نڈھال چھوڑ کے چلے گئے۔آیت بھاگتی اس تک پہنچی۔۔۔

"صفوان صفوان ہوش میں آؤ۔"آیت نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔اس کا گال تھپتھپاتے لگی۔اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کے دیکھا تو سامنے اس کی آیت آنکھوں میں آنسو لیے پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔۔صفوان اس دیکھ کے مسکرایا۔

"ہنس کیوں رہے ہو۔دیکھو کتنا خون نکل رہا ہے۔"صفوان اٹھ کے بیٹھا آیت نے آنسو لیے اسے ڈانٹ رہی تھی۔کسی سے پانی لے کر اس کے لبوں سے لگایا۔صفوان آیت کا یہ روپ دیکھ کے مسکرایا۔اس وہ اپنی فجر کرتی بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"یار میں ٹھیک ہوں۔" آیت نے اس کا بازو کندھے پہ رکھا اور اسے چلنے میں مدد کرنے لگی۔ وہ اس لے کر ایک درخت کے پاس آئی وہاں اسے نیچے زمین پہ درخت سے ٹیک لگا کے بٹھا دیا۔

"جھوٹ مت بولو۔ کتنا مارا ہے انہوں نے تمہیں۔ دیکھو ہاتھ اور سر کے خون نکل رہا ہے۔ اور تمہیں ان لفنگوں سے بھڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم جانتے ہو نا وہ یونیورسٹی کے گنڈے ہیں۔" آیت روتے اسے ڈانٹ رہی تھی۔ اچانک ایک لڑکی وہاں آئی شاید نیو ایڈمیشن تھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ مجھے ان بد تمیز لڑکوں سے بچانے کے لیے۔" وہ لڑکی صفوان کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔ آیت حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا مطلب۔" آیت کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"میں یونی میں نئی ہوں وہ لڑکے مجھ سے بد تمیزی کر رہے تھے۔ انہوں نے میرا راستہ روک رکھا تھا۔ انہوں نے مجھے بچایا۔ میری وجہ سے آپ کو اتنی چوٹ لگ گئی،" وہ لڑکی آیت کو سب بتانے لگی۔ آیت نے صفوان کو دیکھا جو مسکرا کے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آیت کے دل میں صفوان کے لیے عزت بڑھ گئی۔۔

"آیئے میں آپ کی مرہم پٹی کر دوں۔" اس لڑکی نے صفوان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آیت جل گئی۔ آیت غصے سے لال ہو رہی تھی۔ وہ لڑکی اس کے سامنے صفوان پہ لائن مار رہی تھی۔،،

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میں کر دوں گی۔ تم جاؤ۔" آیت غصے سے بولی۔وہ لڑکی کچھ کہتی آیت نے اسے آنکھیں دکھائیں۔وہ سمجھ گیا کہ آیت جل رہی ہے۔وہ جانتا تھا کہ آیت اس سے محبت کرتی ہے۔بس مان نہیں رہی۔اسے آیت سے سب اگلوانے کا طریقہ مل چکا تھا۔جیلسی حسد۔۔۔

وہ لڑکی سر ہلاتی چلی گئی۔آیت نے دیکھا صفوان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا ہے اس کے پاس کچھ نہیں تھا اس نے اپنا دوپٹہ پھاڑا اور اس کے ہاتھ میں باندھ دیا۔صفوان کو اپنے یہ زخم بھی اچھے لگ رہے تھے۔جس سے آیت اس کے قریب آرہی تھی۔صفوان بس مسکرائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

"صفوان میں نے ڈرائیور کو فون کر دیا ہے۔بس ہم چلتے ہیں گھر۔"صفوان نے سر ہلایا۔۔۔

آیت اسے لے کے گھر پہنچی۔راستے میں ایک کلینک میں اس کی ڈریسنگ کروادی تھی۔گھر والے سب صفوان کو اس طرح پٹیوں میں جکڑا دیکھ کافی پریشان ہو گئے۔آیت نے انہیں سارے معاملے کے بارے میں بتایا تو امن اور شایان کا خون کھول اٹھا۔انہوں نے پولیس میں رپورٹ کروائی۔۔۔

صفوان کے سر اور ہاتھ پہ پٹی بندھی تھی۔۔۔

شایان؛احسن اندر آئے اس کا حال چال پوچھنے۔وہ آیت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے کیا سوچ رہا ہے تو۔"شایان نے پوچھا۔۔۔

"بھائی ضرور آیت کے بارے میں سوچ رہا ہو گا۔"احسن نے لقمہ دیا تو مسکرایا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تو نے اسے دل کی بات بتائی۔" شایان بولا۔۔۔

"بھائی وہ مان ہی نہیں رہی میں کیا کروں۔ وہ مجھے پسند کرتی ہے بس بتانا نہیں چاہتی۔" وہ منہ لٹکا کے بولا۔۔۔

"تو تو اس سے اظہار کروانا چاہتا ہے۔" احسن بولا۔۔۔

"ہاں۔"۔۔۔۔

"تو اس کی اٹنشن حاصل کر۔ مطلب تو اس کے پیچھے پیچھے گھومتا ہے اسے اگنور کر۔ اسے جیلس فیل کروا۔ اسے ان سکیور کر۔ مطلب کے اسے ایسے شو کر کہ تو اس کے بغیر بھی رہ سکتا ہے۔" شایان نے اسے پلین بتایا وہ سب سمجھ گیا۔۔۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"صفوان میں تمہارے لیے سوپ لائی ہوں۔" آیت نے صفوان کے کمرے میں آتے ہی کہا جو بیڈ پہ نیم دراز تھا۔ صفوان نے نظر اٹھا کے دیکھا جہاں آیت سفید فراک میں گلے میں دوپٹہ ڈالے دھلے دھلے چہرے کے ساتھ ہاتھ میں ٹرے پکڑے کھڑی اس دل میں اتر رہی تھی۔ آ بھی ابھی شایان اور احسن اسکے کمرے سے گئے تھے۔ اس نے آیت کو دیکھنے کی خواہش کی تھی اور وہ اس کے سامنے تھی۔ صفوان نے پلین کے مطابق کے اگنور کرنا شروع کیا۔ وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

"صفوان میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ تمہاری ممی نے سوپ بھیجا ہے تمہارے لیے۔" آیت غصے سے بولی۔ اس نے اگنور کیا تو آیت کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

"ھھھھم سن لیا۔ یہاں رکھ دو۔" یہ کہہ کے وہ اپنے موبائل کے ساتھ لگ گیا۔ آیت کو اس کا روکھا سا رویہ بہت برا لگ رہا تھا. اس کی آنکھوں نا چاہتے ہوئے بھی بھیگنے لگیں۔۔

"صفوان تم ٹھیک ہو۔ تمھیں درد تو نہیں ہو رہا نا۔" آیت نے اس کے لہجے کو اگنور کیے اس سے پریشانی سے پوچھنے لگی۔ اسکی پریشانی دیکھ کے صفوان دھیما سا مسکرایا لیکن مہارت سے مسکراہٹ چھپا گیا۔ آیت کو اس کی حالت دیکھ کے بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔

"ھھھم ٹھیک ہوں۔" اس نے بس اتنا جواب دیا۔ آیت نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔۔۔

"ت تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو صفوان۔" آیت سسکتے ہوئے بولی۔ صفوان کو اس کے آنسو بہت برے لگ رہے تھے۔ وہ اس پہ دھونس جماتی اچھی لگتی تھی۔ روتی نہیں۔۔۔

"وٹس رونگ ود یو آیت۔ تمہارے پاس آؤ تو تمہیں تکلیف ہوتی ہے دور جاؤں تو تمہیں تکلیف۔ کیا کروں میں۔ آخر چاہتی کیا ہو تم" وہ دھاڑا آیت ڈر گئی۔ آیت کے ہاتھ سے سوپ کا باؤل زمین پہ گر گیا۔ گرم سوپ چھلک کے اس کے ہاتھ کو جلا گیا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"سسس آہ!" وہ سسکی۔ اس کا ہاتھ جل گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ صفوان اس تک پہنچا۔ اسے بہت دکھ ہوا۔ اپنے رویے کا۔۔

"آیت آئیم سو سوری۔ میں نے جان بوجھ کے۔" وہ ہاتھ کا ہاتھ اپنے لیتا جائزہ لیتے پریشانی سے بولا۔ آیت نے روتے ہوئے اپنا ہاتھ کھینچ گئی۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔" یہ کہتی وہ بھاگتی باہر نکل گئی۔ صفوان اس کی تکلیف دیکھ کے تڑپ اٹھا۔ اسکا ہاتھ کافی جل چکا تھا۔ لال ہو رہا تھا۔۔۔

"ہمیشہ کیوں سب خراب ہوتا ہے." صفوان نے پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

"" ت تم نے اچھا نہیں کیا صفوان۔ تمہارے رویہ نے مجھے بہت ٹھس پہنچائی ہے۔" آیت صفوان کے کمرے سے سیدھا اپنے کمرہ میں آئی اور خود کو کمرہ میں بند کر لیا۔ وہ بیڈ پہ اوندھے منہ پڑی بہت رو رہی تھی۔ بہت زیادہ۔ پیچھے صفوان بھی تکلیف میں تھا۔ محبت چیز ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں درد ہوتا ہے۔ آج صفوان اور آیت بھی اس تکلیف سے گزر رہے تھے۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

آیت بیڈ پہ پڑی بلکل نڈھال تھی۔ اس کے ہاتھ کافی جل چکا تھا۔ اسے بہت درد ہو رہا تھا۔ صفوان کے کمرے سے آنے کے بعد وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔ صفوان کے رویہ نے اسے ٹھیس پہنچائی تھی۔ وہ

کھانا کھانے بھی نہیں گئی تھی۔رات کافی ہو چکی تھی۔اچانک اس کے کمرے کی کھڑکی سے صفوان اندر کودا۔۔۔

"مجھے معاف کردو میری جان۔میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے۔" چاند کی چاندنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی تو اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔وہ اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اس سے باتیں کرنے لگا۔آنسو کے مٹنے نشان صفوان کو اس کے رونے کا پتہ دے رہے تھے۔صفوان کو خود پہ بہت غصہ آیا اس کی وجہ سے اسے اتنی تکلیف جھیلنی پڑی۔۔۔

صفوان نے اس کا جلا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔وہاں کوئی دوا نہیں لگی تھی۔اور نہ ہی آیت نے کسی کو جلنے کے بارے میں بتایا تھا۔اسکا ہاتھ کافی سرخ ہو رہا تھا۔صفوان کو بہت دکھ ہوا۔یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔۔

آیت کو نیند میں ایسا لگا جیسے کوئی اس سے بات کر رہا ہے۔اس نے آنکھیں نیم وا کر کے دیکھا تو سامنے صفوان تھا۔اس نے چیخنا چاہا لیکن صفوان اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔آیت رات کے اس پہر اسے یہاں دیکھ کے حیران تھی۔اسے دن کا رویہ یاد آگیا۔اس کے آنسو پھر بہنے لگے۔

"کک کیوں آئے ہو یہاں۔مجھے اور تکلیف دینے۔" وہ روتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کے بولی۔اس کی تکلیف وہ سمجھ سکتا تھا۔اسنے ہاتھ بڑھا کے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔میں سچ میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔میں چاہ کے بھی اس تمہیں درد نہیں دے سکتا۔جو ہوا غلطی سے ہوا۔" وہ اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لیتا بولا۔آیت نے خود پہ قابو کیا۔آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے کسی نے دیکھ لیا تو مصیبت ہو جائے گی پلیز۔" اس نے کہا تو صفوان مسکرایا۔۔

"ایسے نہیں۔پہلے تمہیں دوائی تو لگا لوں۔اور تم کچھ کھایا بھی نہیں ہے تو یہ چاکلیٹ لایا ہوں تمہارے لیے۔" صفوان نے ڈرار سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔آور آیت کے ہاتھ پہ آئنمنٹ لگانے لگا۔اور پھونکیں بھی مار رہا تھا۔آیت کو اس کی کیئر بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔اسے اپنے دل میں صفوان کے لیے محبت پنپتی محسوس ہوئی۔صفوان کی دی گئی چاکلیٹ وہ کھا رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دو۔آیت پلیز۔" صفوان نے پھر اس سے معافی مانگی اور آیت نے کہا۔

"میں نے تمہیں معاف کیا۔اب جاؤ یہاں سے۔" آیت نے کہا تو صفوان مسکراتا کھڑکی سے کود گیا۔آیت اس کا سوچ کے مسکرا رہی تھی۔اس کے چہرے پہ لالی تھی۔اس نے چاکلیٹ کھائی اور سو گئی۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

صفوان اس بعد بات کرتا تو رسمی سی۔ آیت کو بہت برا لگ رہا تھا اسے اگنور کرنا۔ وہ اب بھی اسے اگنور کرتا تھا۔۔ ابھی آیت یونی میں اسے ڈھونڈ رہی تھی کہ سامنے اس نے صفوان کو دیکھا جو شاید اسی لڑکی سے بات کر رہا تھا۔ اور ہنس بھی رہا جس کو اس نے اس دن بچایا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی تو صفوان کے ساتھ چپک ہی گئی ہے۔ اور صفوان کو دیکھو کیسے مجھے اگنور کر رہا ہے اور اس کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ بڑے محبت کے دعوے کر رہا ہے یہ ہے اس کی محبت۔" وہ بس کڑھ ہی رہی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ اسے زندہ نہ چھوڑے۔ وہ بھاگ کے صفوان تک آئی۔۔

"صفوان گھر چلیں۔" وہ اس لڑکی کو اگنور کرتی بولی۔۔۔

"نہیں یار میں ان کے ساتھ کافی پینے جا رہا ہوں۔ ہاں میں تو نام بتانا ہی بھول گیا۔ ان کا نام ہے اقراء۔ اور اقراء یہ میری کزن آیت۔" صفوان بامشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولا۔ آیت بس جل رہی تھی اس کا رنگ لال ہو رہا تھا۔ آیت اقراء کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی۔۔۔

"کزن اور منگیتر بھی۔" اس نے دانت پیس کے کہا۔۔

"ارے ہم جا رہے ہیں کیفے۔ تم ہمیں جوائن کرو گی۔" صفوان نے اسے آفر کی۔۔

"نہیں تم ہی جاؤ شوق سے میرے پاس فضول کاموں کے لیے وقت نہیں۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔۔

"اچھا جیسی تمہاری مرضی۔" صفوان نے کندھے اچکائے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"چلیں ہم صفوان۔"اس نے صفوان کے بازو پہ ہاتھ رکھا تو آیت نے اسے ترچھی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"ویسے آپ کو دوسروں کے منگیتر کے ساتھ زیادہ فری ہونا سوٹ نہیں کرتا۔" آیت نے اسے گھورتے اس کا ہاتھ صفوان کے بازو سے ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔

"ویسے میڈم آپکے فیانسی نے خود مجھے کافی کی آفر کی تھی اور میرے ساتھ فری ہو رہے تھے۔ویسے بھی ہم فرینڈز ہیں۔کیوں صفوان۔"اس نے صفوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آیت کی آنکھیں میں نمی اتری۔اس نے صفوان کی طرف دیکھا اور غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔۔

"تھینکس سسٹر آپ نے میری کافی ہیلپ کی ہے۔"صفوان نے آیت کو جیلس کرنے کے لیے اسے ایسا کرنے کو کہا تھا۔

"کوئی بات نہیں آپ نے میری ہیلپ کی تھی میں آپ کی فیانسی کو منانے میں آپ کی مدد کر رہی ہوں۔ویسے وہ بہت پیاری ہیں۔"اس نے آیت کی تعریف کی

"وہ تو ہے میری آیت بہت حسین ہے۔ویسے تھینکس ونس ایگین"۔صفوان مسکراتا شکریہ ادا کرتا چلا گیا۔اس لڑکی کو آیت پہ رشک آرہا تھا کہ صفوان اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔

"تمہارا بھائی ایک نمبر چکا چھچھورا ہے۔ اسے ذرا تمیز نہیں ہے۔ اپنی ہونے والی بیوی کے سامنے کسی او لڑکی سے فلرٹ کر رہا تھا۔ شرم نہیں آتی ہے اسے۔" آیت یونی سے آنے کے بعد کافی آگ بگولہ ہو رہی تھی۔ شانزے جو صوفے پہ بیٹھی بیزاری سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔ آیت جلے پیر کی بلی کے مانند پورے کمرے میں چکرا رہی تھی۔ اسے بہت غصہ آرہا تھا صفوان پہ۔ اور اس لڑکی پہ بھی۔ اس کے سامنے بار بار دونوں آرہے تھے۔۔۔

"یار تو تم کون سا بھائی سے محبت کرتی ہو۔ جو اتنا جل بھن رہی ہو۔ وہ کسی لڑکی سے بات کریں یا ڈیٹ تمھیں کیا۔ تمھیں تو وہ پسند نہیں تھے تو پھر اب کیا۔" شانزے نے لاپرواہی سے کہا۔

"یار نہیں ہوتا مجھ سے برداشت۔" وہ جھنجھلا کے بولی۔

"لیکن کیوں۔"،،،،

"کیونکہ محبت کرنے لگی ہوں میں اس سے۔ نہیں دیکھ سکتی میں اسے کسی اور کے ساتھ۔" آیت نے سب قبول کر ہی لیا۔ سب۔ شانزے کے چہرے پہ اس کی بات سن کے جاندار مسکراہٹ آئی۔۔۔

یہ بات باہر کھڑے صفوان نے بھی سن لی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ناچے۔ اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے۔ بس اب اس سے قبول کروانا باقی تھا۔۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

"بھائی آ گئی شروع کیجیے اور ایکٹنگ تھوڑی کم کیجیے گا او کے۔" احسن بھاگتا بھاگتا آیا۔ آیت اسی طرف آ رہی تھی۔ اس نے شایان کو ہدایت جاری کی اور دونوں نے ایسی شکلیں بنائیں جیسے کوئی بڑا حادثہ ہو گیا ہو۔۔۔

"کیا۔ لیکن تم نے صفوان کو کڈنیپ کیوں کیا ہے۔ جتنے پیسے چاہیے بس میرے بھائی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔" وہ زور زور سے فون پہ بات کرنے لگا۔ آیت جو اسے کھانے پہ بلانے آئی تھی۔ وہیں تھم گئی۔ اسے لگا کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔ وہ ایک دم دروازہ کھولتی اندر آئی۔ اسے حواس باختہ دیکھ احسن اور شایان سمجھ گئے وہ کامیاب ہو چکے ہیں۔۔

"بھائی کیا ہوا صفوان کو۔ احسن تم ہی بتا دو پلیز۔ کیا ہوا ہے۔ کس نے کڈنیپ کیا ہے اسے۔" وہ آتے ہی سوال پہ سوال کرنے لگی۔ اس کے چہرے سے بے چینی واضح چھلک رہی تھی۔۔ شایان دھیما سا مسکرایا لیکن پھر سنجیدگی چہرے پہ طاری کر لی۔ فون بند کرنے کے بعد شایان بولا۔۔۔

"آیت تم نے سب سن لیا۔" شایان نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

"بھائی کچھ بتائیں نا۔ کہاں ہے صفوان۔" اس نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

"آیت صفوان کا کڈنیپ ہو گیا ہے اور ان لوگوں نے پچاس لاکھ مانگے ہیں۔اور یہ بات گھر میں کسی کو بھی نہیں معلوم ہے۔پلیز کسی کو مت بتانا۔سب پریشان ہو جائیں گے۔اور یہ نہ ہو پولیس کو انوال کرلیں گے اسے خطرہ ہے۔"شایان نے مصنوعی پریشانی سے کہا۔۔۔

"میں کسی کو نہیں بتاؤں گی آپ مجھے بھی ساتھ لے چلیے۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔۔

"پر۔"شایاں ہچکچایا۔

"پر ور کچھ نہیں۔"آیت نے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"شایان نے ہاں کہہ دی آیت باہر نکل گئی۔شایان اور احسن کو اپنا پلان کامیاب ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

"شایان بھائی کونسی جگہ بلایا ہے کڈنیپرز نے۔"آیت شایان اور احسن گاڑی میں بیٹھ گئے۔آیت نے گاڑی میں بیٹھتے ہی پوچھا۔وہ تینوں گھر والوں سے چھپ کے جا رہے تھے۔سب کے سونے کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

"پتا نہیں آیت ایک کھنڈر سی جگہ ہے۔بس دعا کرو کے صفوان کو کچھ نہ ہو۔"احسن بولا۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا صفوان کو۔میرا صفوان بلکل ٹھیک ہو گا۔"آیت نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

شایان اور احسن اسکی بات پہ مسکرانے لگے۔وہ مطلوبہ جگہ پہ پہنچے جہاں بہت اندھیرا تھا۔کافی سنسان جگہ تھی۔۔

آیت احسن اور شایان اترے کے اچانک ان کے سامنے ایک ماسک والا شخص نمودار ہوا۔۔وہ ان تک آیا۔۔

"پیسے لائے ہو۔"،،،،،

"ہاں لیکن پہلے صفوان کو بھیجو۔" آیت نے شایان کے بولنے سے پہلے ہی دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

" بھیجواسے۔" کڈنیپر نے اونچی آواز سے کہا۔صفوان سامنے آیا۔کافی بری حالت میں تھا۔آیت اسے ایسے دیکھ کے رونے لگی۔۔۔

اس کڈنیپر نے صفوان کے سر پہ گن رکھ دیا۔۔۔

"اے چھوڑو صفوان کو۔پیسے لائے تو ہیں۔" آیت غصے سے بولی۔

"ارے پیسوں کی کسے ضرورت ہے ملکوں کے بچوں کو یہاں بلانا مقصد تھا۔جو پورا ہوا۔پکڑو سب کو۔" کچھ لوگوں نے آیت احسن آور شایان کو پکڑ لیا۔سب کے سر پہ گن تان لی۔وہ انسان زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

"اب سب مریں گے۔"اس نے بھاری آواز میں کہا لیکن آیت کو اسکی آواز جانی پہچانی لگی۔۔سب نے ٹریگر پہ انگلی رکھ دی۔سامنے کھڑا صفوان آیت کی تکلیف دیکھ سکتا تھا۔اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔۔۔

"شوٹ کرو۔"اس نے کہا۔اس پہلے وہ شوٹ کرتا آیت بولی۔۔۔

"صفوان مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ہم مرنے والے ہیں لیکن مرنے سے پہلے میں تم سے اپنی محبت کا آظہار کرنا چاہتی ہوں۔صفوان میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔"آیت نے زور زور سے صفوان کو دیکھ کر محبت کا اظہار کیا۔وہاں کھڑے سب مسکرائے۔سب کڈنیپرز نے تالیاں بجائی اور انھیں چھوڑ دیا۔سب ہنسنے لگے۔آیت کو عجیب لگا۔جب سب نے ماسک اتارے ۔اس کے پیچھے رافع تھا اور اس کے کچھ دوست۔آیت نے سب کو غصے سے دیکھا تو اب نے کان پکڑ کے سوری بولا اور ان دونوں کو اکیلا چھوڑ دیا۔آیت صفوان کو دیکھ رہی تھی۔جیسے کھا جائے گی۔صفوان سینے پہ بازو لپیٹے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی نظروں میں دنیا جہاں کی محبت تھی۔۔۔

آیت اس تک گئی اور اسے مارنے لگی۔۔۔

"او تو یہ تمہارے کام۔کتنا ڈر گئی تھی میں پتا ہے تمھیں۔شرم نہیں آئی ایسا کرتے ہوئے بھی۔"آیت اسے مارتی روتی ہوئی بولی۔صفوان ہنستے ہوئے مار کھا رہا تھا۔۔۔

"ہاں تو تم ضدی نمبر ون تم سے اظہار بھی تو کروانا تھا۔"،،،

"ہاں جھوٹ بول کے۔ تم نہیں پتا میری کیا حالت ہو رہی تھی۔ یہ سوچ سوچ کے کہیں تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔" وہ سسکتے ہوئے تو صفوان نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔

"کچھ ہوا۔ نہیں نا۔ چلو کوئی بات نہیں اب تم نے بھی اظہار کر لیا ہے تو۔۔۔

"Will you marry me."

صفوان ایک گھٹنے کے بل بیٹھتا پرپوز کر رہا تھا۔ آیت نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھما دیا اور ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"Yes I'll."..

آخر کار آیت مان ہی گئی۔ اس نے اپنی محبت کا اظہار کر ہی لیا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

دو مہینے بعد۔۔۔۔۔

آیت اس وقت لال رنگ کے جوڑے میں بیڈ پہ بیٹھی صفوان کا انتظار کر رہی تھی۔ آج ان کی شادی تھی۔ اور آیت اپنا سب کچھ صفوان کے حوالے کر چکی تھی۔ وہ شرماتی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باہر سے قدموں کی بھاری آواز آئی تو اسے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔ آج اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ صفوان اندر آیا دروازہ بند کرکے شیروانی اتاری اور بیڈ پہ بیٹھ کے اسے نہارنے لگا۔ وہ کیل کانٹوں سے لیس اس کی جان لینے پہ تلی تھی۔۔۔

"آج تمہیں دیکھ کے پتا ہے کیا لگ رہا ہے۔" اس نے آیت کا اپنے ہاتھوں میں لیتے ہی اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

"کیا لگتا ہے۔" ایت نے مسکراتے پوچھا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچنے لگی لیکن گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

"جیسے کسی چڑیل کو لال جوڑا پہنا دیا گیا۔ لیکن شکل اس کی بدلی نہ وہ پھر بھی چڑیل ہی لگتی ہو۔" اس نے ہنسی دبانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور اس کا قہقہہ چھوٹا۔ آیت کو منہ کھل گیا اور اس کی کمر پہ تھپڑ رسید کیا اور غصے سے بولی۔۔۔

"او تم ڈیکولا لگ رہے تھے اس کالی شیروانی میں۔ کریلے تو ہو ہی کڑوا تو بولو گے۔" آیت کا دل کر رہا تھا کہ اسے مار دے۔۔

ان دونوں کی حسب معمول بحث شروع ہو چکی تھی۔ یہ تو کبھی نہیں سدھر سکتے۔ اس کہانی سے ہمیں سیکھ ملی کہ زندگی کا مزہ اپنوں کے ساتھ آتا ہے۔ یہی کھٹے میٹھے رشتے ہمیں زندگی کی مشکلوں کا سامنا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔۔۔

تو خوش رہیں خوشیاں بانٹیں۔فی امان اللہ۔

✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦✦

ختم شد